رسائل
۳۸۹۱
باسمہٖ تعالیٰ عزّ شانہٗ
مُسلم ہوں میرا شیوہ دیرینہ ہے تسلیم اسلمت پکاروں گا بسنّتِ ابراہیم
اقبال
مُسلم
بچّوں کا واحد ہمدرکن
اصلاحی و ادبی جذبات پیدا کرنا۔
بچکانی اور عام فہم اردو میں مذہبی و دنیوی معلوماتِ عامّہ کا پیش کرنا۔
وقت اور زمانہ کی مناسبت سے مسلم بچّوں میں بلاتفریق پاک و حقیقی صلاحیت پیدا کرنے کی سعی کرنا۔
رسالہ ماہوار
جو
حیدرآباد دکن سے
ہر ماہ ہلالی کی پندرہ تاریخ کو
شائع ہوگا
مُدیر
محمد صدیق جمال صدیقی
قیمت سالانہ .. .دو روپے آٹھ آنے
فی پرچہ - ... .. چار آنے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلم

جلد (۱) | ماہ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ | شمارہ (۱)

عزیز بچو! آج ہمیں فخر حاصل ہے کہ مملکت آصفیہ یعنی (حیدرآباد دکن) سے سارے ہندوستان کے مسلم بچوں کے ادبی و اخلاقی اور مذہبی رہبری کیلئے ایک رسالہ ماہوار موسوم "مسلم" تمہارے ہاتھوں میں تمہاری خدمات کا ذمہ لئے ہوئے تمہارے روبرو ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہم کارکنوں نے یہ تہیہ کر لیا ہے جیسا کہ والدین عملی طور پر بچوں کے نگہبان و رہبر ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ مخزن بچوں کے مذہبی و اخلاقی نمو کا نگہبان ہو۔ اور ان کی چھوٹی عمر ہی میں ان کی خام اور معصوم ذہنیت کو اچھے اور حقیقی رہبری کے ذریعہ ان کی آنے والی زندگی کو ایک شہرت رکھنے والی زندگی سے بدلے۔ اور تم میں ایسی خوبیاں پیدا کرے جن کی قوم و زمانے کو سخت ترین ضرورت ہے تاکہ تمہارے آنے والے دور میں تم بھی تمہاری زبان سے یاد کیے جاسکیں۔

میرے عزیز بچو! میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ اوپر بیان کئے ہوئے تینوں حیثیت سے یہ پرچہ تمہارے لئے دلچسپی کا سبب ہوگا۔ اور یہ یاد رکھو کہ اس پرچہ کے مضامین تمہاری طبیعتوں کا لحاظ کرتے ہوئے نہایت ہی آسان زبان میں دل کو لبھانے والے جو نصیحت سے پُر ہوں گے جس کا مطالعہ حقیقی معنوں میں تمہارے لئے درستگی کا سبب ہوگا۔ اور میں تم سے پُرزور الفاظ کے ذریعہ متمنی ہوں کہ تم اپنے والدین سے مطالبہ پیش کرو کہ وہ تمہارے لئے اس پرچہ کی فراہمی کی ذمہ داری لیں اور تم بھی اپنے لئے یہ طے کر لو کہ مہینہ بھر کے چار ہفتوں میں ہر ہفتہ ایک ایک مرتبہ چند گھنٹوں کے لئے اس کا مطالعہ لازمی ہوگا۔ جو تمہارے لئے آنے والے دور میں فال نیک ہو سکے ۔

والدین سے بچوں کا مطالبہ

(از محمد علی عثمانی حیدرآبادی)

عزیز بچو! تم کو اپنے والدین سے اپنی اصلاح اور درستگی کی خاطر چند مطالبات پیش کرنکی سخت ترین ضرورت ہے تاکہ تم بھی حقیقت میں ایک مسلم بچے سے آئندہ کے لئے ایک نامور مسلمان بن سکو۔

ف ۱۔ ہر بچے کے لئے روزانہ ورزش جسمانی و کرتب سپاہیانہ کی تعلیم و تربیت کے لئے استاد و مرکز کا والدین سے مطالبہ و درخواست تاکہ ہماری صحت جسمانی اور قوائے جسمانی تا عمر اچھے رہ سکیں۔

ف ۲۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ یعنی جمعہ کے دن ہفتہ بھر کی بچوں کی ضروریات کے تحت والدین اپنی اولاد کو یکجا کر کے ان سے دریافت کریں اور اپنی اپنی طاقت کے موافق ان کی ضروریات کو پورا کریں جو ہر مسلم والدین اور انکے بچوں کیلئے ضروری ہیں۔

ف ۳۔ والدین اپنی پیاری سی پیاری اولاد کو اپنے ہمراہ لہو لعبی (تماشہ) میں لے جانیکی ہرگز جرأت نہ فرمائیں جو آئندہ ہمارے لئے مخرب اخلاق کا باعث بنے۔

ف ۴۔ والدین ہم بچوں کے ساتھ ہماری معصوم عمر میں سختی و ترشی کا برتاؤ نہ فرمائیں جس کی وجہ ہم والدین کو شیر و سانپ سمجھ کر اپنی آئندہ زندگی کو ان سے دور رکھنے اور اپنی تباہی کے در پے ہو جاتے ہیں۔

ف ۵۔ اولاد کے ساتھ سنجیدگی اور خوش اخلاقی۔ نرم گفتگو انکے لئے نیک رہبری کا باعث بنتی ہے۔

ف ۶۔ بچوں سے زیادہ تر الفت و محبت کا ناجائز اظہار ان کی تباہی کا باعث ہے۔

(باقی آئندہ)

از محمد عبدالجبار خاں المسلم حیدرآبادی

ننھے مجاہدو! اسلام کے معنی ہیں حکم ماننا اور چین و سلامتی حاصل کرنا' عسکریت کے معنی ہیں سپاہی بننا اور قوت حاصل کرنا۔

اسلام اور عسکریت کے معنی ہیں خدا کا حکم مانتے اور فرماں برداری کرتے ہوئے چین و سلامتی حاصل کرتے ہوئے اللہ والی او سلامتی والی قوت حاصل کرنا۔ پہلے اسلام اور بعد عسکریت یعنے پہلے خدا اور بعد قوت چونکہ مسلمان کا کام امن حاصل کرنا اور امن قائم کرنا ہے اس لئے وہ اپنی زندگی میں جو بھی کام کرے گا اس کام میں خود بھی سلامت رہے گا اور دوسروں کو بھی سلامت رکھے گا۔ گویا یوں سمجھو کہ مسلمان اپنی زندگی کے ہر کام میں پہلے مسلمان ہے اور بعد مجاہد یعنے سپاہی جس طرح دنیا کی حکومتوں کے فوج کے سپاہی کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ روزانہ بگل کی آواز پر حاضر ہوجاتا ہے اور اپنے افسر کے حکم پر ایک قطار میں کھڑا ہوجاتا ہے۔ لفٹ رائٹ کرتا ہے۔ کوئک مارچ کرتا ہے۔ ڈبل مارچ کرتا ہے۔ بندوق پکڑنا۔ بندوق رکھنا' بندوق اٹھانا سیکھتا ہے۔ بندوق میں بارود بھرتا ہے اور نشانہ پر بندوق چلاتا ہے' کبھی کھڑے ہوکر کبھی بیٹھ کر' کبھی دوڑ کر' کبھی لیٹ کر بندوق چلانے کی مشق کرتا ہے' تم یہ بھی دیکھتے ہو کہ جب کبھی یہ سرکاری فوج جنگل میں کیمپ کرتی ہے تو خوب پریڈ کرتی ہے اور رات رات بھر سپاہی پہرہ دیتے ہیں' بگل پر سوتے ہیں' بگل پر جاگتے ہیں' بگل پر کھاتے ہیں' بگل پر آتے ہیں'

بگل پر جمع ہوتے ہیں اور پھر جو افسر حکم دیتا ہے اسکی تعمیل فوراً کرتے ہیں ان احکام کو بھی مانتے ہیں اور مشکل حکم کو بھی مانتے ہیں۔ کبھی اعتراض نہیں کرسکتے اگر کوئی سپاہی اعتراض کرے تو اس کو سزا ہوجاتی ہے بلکہ باغی سپاہی کی سزا قتل ہوا کرتی ہے

اب تم غور کرو کہ یہ ساری مشق جو سپاہی کرتا ہے کیوں کرتا ہے تم کو معلوم ہوگا کہ اس حکومت کے سرکاری سپاہی کو یہ مشق اس لئے کرائی جاتی ہے تاکہ سرکار کے دشمن کا سرکاری سپاہی مقابلہ کرے اور اپنے سرکار کی، اپنے ملک کی، اور اپنے ملک میں رہنے والے لوگوں کی حفاظت کرے بلکہ اپنے سرکار، ملک اور ملک میں رہنے والے لوگوں کی حفاظت کے لئے دشمن کی جان لے لے یا جان دیدے۔

پیارے بچو اور اسلام کے ننھے ننھے سپاہیو۔ تم بھی اسلام کو سمجھو۔ قرآن پڑھو مطلب اور معنی کو سمجھو اور زبانی یاد کرو کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے کون کون سے کام کرنے کا حکم دیا ہے اور کون کون سے کام کرنے سے منع کیا ہے۔ تمہارا خدا کے قرآن کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا، عمل کرانا اسلام ہے۔ اور اسلام کی خاطر خدا کے سپاہی بننا اسلام کی عسکریت ہے اب ہم تمھیں اسلام اور عسکریت کو سمجھنے کیلئے صرف ایک بات بتاتے ہیں تاکہ تمھیں معلوم ہوجائے کہ اسلام اور عسکریت میں کفر اور عسکریت میں کتنا فرق ہے۔ سرکاری سپاہی کون ہوتا ہے۔ خدائی سپاہی کون ہے؟

جہاں اسلام کے بہت سے احکام ہیں وہاں نماز قائم کرنا بھی خدا ہی کا حکم ہے جس طرح سرکاری سپاہی کو بگل کی آواز پر جمع کیا جاتا ہے پریڈ کرائی جاتی ہے۔ افسر کے حکم پر چلایا جاتا ہے۔ جنگلوں میں کیمپ ڈالا جاتا ہے اور جاگنے پہرہ دینے اور تکلیفیں اٹھانے کی عادت ڈالی جاتی ہے تاکہ وقت ضرورت اپنے سرکار اپنے ملک اور اپنے وطنی لوگوں کی حفاظت میں جان لینے اور جان دینے کی قابلیت پیدا ہوجائے۔ وہاں مسلمان خدائی سپاہی کو اذاں کی آواز پر جمع کیا جاتا ہے۔ خدائی پریڈ (یعنے رکوع۔ سجدہ۔ قاعدہ۔ قیام۔ جلسہ) کرائی جاتی ہے۔ خدائی افسر یعنے امام کے حکم پر چلایا جاتا ہے۔ عید کے موقع پر کیمپ کی طرح جنگل میں نماز قائم کرائی جاتی ہے۔ عشا اور تہجد کی نماز کے ذریعہ جاگنے اور پہرہ دینے کی عادت ڈالی جاتی ہے اور نماز ہی کے ذریعہ سے روزانہ پانچ وقت بیوی، بچوں، بھائی، بہنوں، ماں باپ، تجارت، ملازمت

زراعت غرض دنیا کا ہر کام اور ہر رشتہ چھوڑ کر اللہ اکبر کی آواز پر مسجد میں جمع ہونے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ جمعہ کے دن محلہ چھوڑ کر جامع مسجد میں جانے کی اور عید کی نمازوں میں شہر کو چھوڑ کر اللہ کی خاطر جنگل میں جانے کی اور حج کیلئے وطن چھوڑ کر بے وطن ہونے کی اور احرام باندھ کر کفن باندھنے کی اور حج کے موقع پر سر کے بال کٹوا کر سر کٹوانے کی مشق کرائی جاتی ہے یہ اسلامی عسکری مشق اس لئے ہے تاکہ مسلمان خدا کا بہادر اور جانباز سپاہی بن کر دنیا کے سرکار دنیا کے ملک۔ خدا کی خاطر، خدا کے دین اسلام کی خاطر دنیا میں امن قائم کرنے کی خاطر، مظلوموں کی دستگیری کی خاطر، ظالموں کی سرکوبی کی خاطر، خدا کے نام پر بھوکوں کی روٹی اور ننگوں کے کپڑوں کی خاطر ظالم لوگوں کا مقابلہ کرے اور اگر ضرورت پڑے تو ان ظالم طاقتوں کو پاش پاش کردے یا خود پاش پاش ہوجائے۔ نہ کہ دنیا دار لوگوں کی حفاظت کی خاطر۔

تھے سپاہیو! تم بھی قرآن کے حکم کے مطابق خدا کے سپاہی بنو، سپاہی مرو۔ تاکہ خدا کے سپاہیوں کے ساتھ تمہارا حشر ہو۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

ایمان

از جناب مولانا محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ

یہ گھر کس نے بنایا؟ راج نے۔ معمار نے۔ یہ کپڑا کس نے بنا؟ جولاہے نے۔ تم جس جس چیز کو دیکھو گے

تو معلوم ہوگا کہ وہ کسی نہ کسی کی بنائی ہوئی ہے۔ تو کیا وہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں اور وہ آسمان جو ہمارے سروں پر ہے۔ چاند۔ سورج۔ اور روشن تارے جو دنیا کو روشن کر رہے ہیں اپنے آپ سے بن گئے ہیں یا ان کو بھی کسی نے بنایا ہے؟ بیشک وہ بھی بنائے ہوئے ہیں مگر کس کے؟ اللہ رب العالمین کے بنائے ہوئے ہیں۔

اللہ رب العالمین کچھ حکم احکام بھی دیتا ہے یا صرف بیٹھا ہوا دنیا کا تماشا دیکھتا ہے۔ بیشک خدا بھی کچھ حکم احکام دیتا ہے۔ بعض کام سے خوش ہوتا ہے اور بعض کام سے ناخوش۔ اس کے احکام۔ اس کی مرضی ہم کو کیونکر معلوم ہوئی۔ خدا نے اپنے احکام بھیجنے کے لئے پیغمبروں کو پیدا کیا۔ مشہور پیغمبر یہ ہیں:۔

(۱) آدم علیہ السلام تمام آدمیوں کے باپ۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام (۳) موسیٰ علیہ السلام (۴) عیسیٰ علیہ السلام (۵) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری اور سب پیغمبروں کے سردار ہیں۔ ان کے بعد کوئی پیغمبر نہ آئے گا۔ پیغمبروں کو خدا کے احکام کس طرح پہنچتے ہیں۔ خدا کے احکام پیغمبروں کو فرشتوں کے ذریعہ سے پہنچتے ہیں۔ ان احکام الٰہی کا مجموعہ خدائی کتاب ہوتی ہے۔ مشہور آسمانی کتابیں یہ ہیں۔ (۱) توراۃ (۲) زبور (۳) انجیل (۴) قرآن۔ یہ فرشتے کون ہیں؟ وہ ایک نورانی مخلوق ہے۔ جو انسانوں سے زیادہ لطیف ہے۔ خدا جو ان کو حکم دیتا ہے، اس کو بغیر کمی زیادتی کے پہنچا دیتے ہیں۔ یہ پیغمبر کون لوگ ہوتے ہیں؟ وہ خدا کے پاک اور نیک بندے ہوتے ہیں جو ہمیشہ نیک کام کرتے ہیں۔ کبھی جھوٹ نہیں کہتے پیغمبر اگر جھوٹ کہیں تو ان کا اعتبار کیا ہوگا؟ ان کی بات کون مانے گا؟ یہی وجہ ہے کہ وہ بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں۔ پیغمبروں میں بہت زبردست روحانیت ہوتی ہے۔ اسی لئے ان کو فرشتوں اور انسانوں دونوں سے مناسبت ہوتی ہے۔ روحانیت کی وجہ سے لیتے ہیں اور جسمانیت کی وجہ سے دوسرے آدمی کو دیتے ہیں۔ جو خدا کے احکام کو مانے گا اس کو بہتر جزا ملیگی اور جو خدا کے احکام کو نہ مانے گا اس کو سخت سزا دی جائے گی۔

دنیا میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو ہمیشہ نیک کام کرتے رہے اور تکلیفیں اٹھائیں اور ایسے بھی بہت سے لوگ ہیں کہ جنہوں نے لوگوں کو ستایا۔ ظلم و ستم کیا۔ اور مرتے دم تک آرام میں گذاری تو کیا ان کو جزا سزا نہ ملیگی نہیں ہرگز نہیں۔ کوئی چیز خالی نہیں جاتی نیک کے ساتھ نیکی اور بد کے ساتھ اسکی

بدی ہمیشہ لگی ہوئی رہتی ہے۔ جہاں آنکھیں بند ہوئیں اور دم نکل گیا۔ آدمی ایک دوسری ہی دنیا میں پہنچے گا۔ وہاں خدائے ذوالجلال والاکرام، نیکوں کو انکے نیکی کی جزا اور بدوں کو ان کی بدی کی سزا دے گا۔ اس دن کا نام روز قیامت ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کا حساب کتاب ہونے کے بعد خدائے تعالیٰ نیکوں کو جنت میں داخل کرے گا اور بروں کو دوزخ میں۔ جنت بڑے آرام کی جگہ ہے اور دوزخ بڑی تکلیف کا مقام ہے۔ اللہ ہم کو توفیق دے کہ نیک کام کریں۔ خدا کی مرضی کے موافق رہیں اور جنت میں داخل ہونا نصیب ہو اور اللہ ہم کو اپنی نافرمانی سے بچائے اور دوزخ میں داخل ہونے سے حفاظت کرے ؁

رجز مسلم

از عبدالرشید صاحب خوش جالندھری

اب تو اے مسلم بنام مسلماں ہو جا ۔۔۔ نام اللہ کا لے صاحب ایماں ہو جا

بھولے افسانوں کو پھر شکل عمل میں لے آ ۔۔۔ صاحبِ سیف و قلم خالد و سلماں ہو جا

نورِ توحید سے پھر دل کو منور کر دے ۔۔۔ بندۂ نفس نہ بن طالب ایماں ہو جا

حبِ اسلام کا پھر خون رگوں میں دوڑے ۔۔۔ بن کے خورشید زمانہ پہ زرافشاں ہو جا

گر کسی کام میں بہبودی ملت ہووے!

اُس میں اے خوش تو دل و جان سے کوشاں ہو جا

وقت کی قدر کرو

از مسعود جہاں (متعلمہ منشی پنجاب یونیورسٹی) بنت حضرت یوسفی ظلہ

غافل! تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی　　گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی

عزیز بھائیو اور بہنو! میں چاہتی ہوں کہ آپ لوگوں کو "اچھی باتیں" بتانے کا سلسلہ قائم رکھوں۔ اور مجھ سے جہاں تک ہوسکے اپنی معلومات آپ لوگوں تک پہنچاؤں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں پر معلومات کا سکہ بٹھاؤں۔ نہیں، بلکہ میں انسانی فرض خیال کرتی ہوں کہ انسان جہاں تک ہوسکے دوسرے انسانوں کی رہبری اور رہنمائی کرے۔ لہذا میں اس وقت ایک انسانی فرض پورا کررہی ہوں۔

یوں تو ہم بچوں اور بچیوں میں اکثر ایسی بری عادتیں پیدا ہوجاتی ہیں کہ بعد میں چل کر وہی عادت طبیعت ثانی بن جاتی ہے مثلاً ہم اگر کہیں مہمان جائیں گے تو دوسرے بچوں کے لباس کا نداق اڑائیں گے یا خواہ مخواہ اپنے لباس کی طرف دوسروں کو متوجہ کریں گے۔ بچوں میں پھر بھی یہ عادت کم ہوتی ہے لیکن بچیوں کی فطرت میں یہ بات داخل ہوگئی ہے کہ اگر لباس کی تعریف یا مذمت کا موقع نہ ملے تو صورت شکل ہی پر تنقید شروع کردیتی ہیں۔ مثلاً فلاں لڑکے یا لڑکی کی ناک پر سے موٹر چلی گئی ہے۔ اس کی چال تو دیکھو جیسے بطخ چلتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرضکہ مہمان خانہ کیا ہوتا ہے ایک "چڑیا گھر" ہوتا ہے جہاں قسم قسم کی بولیاں سنائی دیتی ہیں اور یہ سب کچھ کس وجہ سے ہوتا ہے؟ صرف اس وجہ سے کہ ہم وقت کی قدر نہیں کرتے۔ ہم میں سب سے بڑا عیب یہی ہے کہ ہم وقت کی قدر و قیمت سے واقف نہیں ہیں۔ ہم اکثر وقت فضولیات میں صرف کردیتے ہیں۔ بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ بیکاری تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

عزیز بھائیو اور پیاری بہنو! اوپر کے شعر میں شاعر نے کیا پتہ کی بات بیان کی ہے کہ عمر دراصل بڑھتی نہیں بلکہ گھٹتی ہے اگر اس نکتہ کو کسی نے سمجھا ہے تو وہ یورپ کی قومیں ہیں۔ دوسری قوموں بالخصوص یورپ والوں نے موجودہ تہذیب اور تمدن و معاشرت میں جو نمایاں ترقی حاصل کی ہے۔ اس کا اصل سبب یہی ہے کہ انھوں نے وقت کو غنیمت سمجھا اور اس کی قدر پہچانی۔ ہم اپنا وقت اس وجہ سے کھوتے ہیں کہ ہمارا کوئی نظام العمل نہیں ہوتا۔ ہر کام جب اپنے وقت پر ہوگا تو پھر عیب جوئی اور نکتہ چینی کے لئے وقت کہاں سے آئے گا؟ لہذا ہم کو چاہئے کہ ہم اپنا وقت بیکار نہ ضائع کریں اگر ہمارے پاس کوئی قیمتی چیز ہے تو یہی وقت ہے۔ اسکو غنیمت جانو اور ہاتھ سے نہ جانے دو۔ تم کو جو کچھ بھی کرنا ہے آج ہی کرلو اور کوئی کام کل پر مت اٹھا رکھو۔ یاد رکھو! جو بچے اپنا وقت بیکار کھوتے ہیں وہ اصل میں بدبختی اور نحوست کا بیج بوتے ہیں وہ ہمیشہ گھاٹے میں رہیں گے اور ہمیشہ ان کو رنج سہنا پڑے گا۔

اگر ابھی سے تم نے دل سے وقت کی قدر کی تو وہ دن دور نہیں جب تم یورپ کی ترقی یافتہ قوموں سے بھی بازی لے جاؤ اور اقبال تمھارا رہبر بن جائے۔ کون کہتا ہے کہ ہمارے کام نہیں بن سکتے۔ اور ہمارے مقصد پورے نہیں ہو سکتے یا ہم اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہم اگر وقت کی قدر کریں اور آج کا کام کل پر نہ ٹالیں تو یقیناً ہمارا مقصد، ہمارا ارادہ پورا ہو سکتا ہے۔

سب کام پورے ہو جائیں گے، ہر آرزو اور ہر تمنا پوری ہوگی۔ بشرطیکہ صحیح معنوں میں ہم وقت کے قدرداں ہوں۔ قوم کے ایک ریفارمر نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ دنیا کے بازار میں ہم جو چیز چاہیں مل سکتی ہے۔ دنیا میں اچھا بھی ملتا ہے، برا بھی ملتا ہے، کھوٹا بھی ملتا ہے، کھرا بھی ملتا ہے۔ غرضکہ یہاں ہر چیز کا بدلہ ملتا ہے۔ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو، لیکن اگر تلافی نہیں ہو سکتی، اگر عوض نہیں مل سکتا تو صرف گزرے ہوئے وقت کا۔

جو وقت گزر جاتا ہے وہ پھر لوٹ کر نہیں آتا۔ ایسی صورت میں اگر تم اپنے عزیز وقت کو کھیل کود اور فضول باتوں میں گنوا دو تو کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ یہ کم بخت جس تیزی اور عجلت کے ساتھ گزر جاتا ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ بادل، بجلی، ہوا، پانی غرضکہ ان چیزوں میں بھی وہ

روانی اور وہ تیزی نہیں جو وقت کے گزرنے میں ہے۔ اس طرح دبے پاؤں جاتا ہے کہ خبر تک نہیں ہوتی بس بالکل ایسے جیسے شام کی چھاؤں گزر جاتا ہے۔

دن ختم ہوتا ہے، اس کے بعد رات آتی ہے اور قیامت تک دن اور رات کا یہ سلسلۂ آمد و رفت جاری رہے گا۔ لیکن جو ساعت، جو گھڑی گزر جائے گی وہ پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گی۔ رات گذر جائے گی، دن آجائے گا اور "کل" کو کوئی نہ پاسکے گا۔ جب سے دنیا وجود میں آئی، دن رات کا یہی الٹ پھیر ہے اور اس کے آنے جانے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ تو عزیز بھائیو اور بہنو! جب کوئی چیز روکنے سے بھی نہ رکے تو اس کو فضول کیوں کھونے دیا جائے۔ یاد رکھو کہ یہ گزرنے والا وقت ہی ہے جو عمر کو کم کیا کرتا ہے۔ ہر گھڑی جانے والی ہے پس اس کو خالی نہ جانے دو۔ تم کو بہت سے کام کرنے ہیں اور دنیا میں اوروں کی طرح تم کو بھی اپنا نام روشن کرنا ہے۔ تم کو چاہئے کہ چستی اور تیزی سے اپنے سب کام پورے کرلو اور غفلت کاہلی اور سستی میں کسی کام کو ادھورا نہ چھوڑو۔

اب میں اپنے مضمون کو اس دعا پر ختم کرتی ہوں کہ یا الٰہی ہم سب کو ایسی ہمت عطا کر کہ ہم وقت کو تباہ و برباد ہونے سے بچا سکیں۔ یا رب تو قدیر اور دانا ہے۔ ہمارے وقت کو بیکاری سے بچا۔ ہمکو توفیق عطا فرما کہ ہم وقت کبھی بیکار نہ رہیں۔ صبح کا وقت ہو یا شام کا وقت ہو، ہمارے لئے ہر وقت کام کا وقت ہے۔ ... ت

نیک کام

از سید صلاح الدین صاحب مبلغ اسلام

پیارے بچو! آج ہم تمھیں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ تمھیں کس نے پیدا کیا۔ اور کیا کیا کام تمھارے ذمہ

لگائے گئے۔ اللہ نے وہ سب ضروری چیزیں جو انسان کے لئے ضروری تھیں پیدا کیا۔ زمین۔ آسمان۔ سورج۔ چاند۔ ستارے سب ہی اس نے بنائے۔

اتنی بڑی اور چوڑی زمین جس پر ہم رہتے سہتے ہیں۔ ہمارے لئے اناج اگاتی ہے۔ سورج ہمارے اناج کو پکاتا ہے۔ جانور ہمیں دودھ دیتے ہیں جس کو پی کر ہم طاقتور ہو جاتے ہیں۔ ہرے بھرے کھیت ہم کو تازگی بخشتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں خدا ہمیں زندہ رکھنے کے لیے بنائیں۔ کیا صرف ہم کھانے پینے ادھر اُدھر مارے مارے پھرنے ہی کے لئے پیدا کئے گئے!

خدا نے جہاں ہمارے کھانے پینے کا انتظام فرمایا اس نے ہمارے ... بنانے کے لئے نبیوں کو بھیجا (نبی خدا کے پاک بندے جو خدا سے حکم پا کر بندوں تک پہنچانے والے انسانوں کو نبی کہتے ہیں) خدا تعالیٰ نے بہت سے نبیوں کو بھیجا۔ سب سے آخر میں سب سے بڑے اور آخر نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ان کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آسکتا اور نہ اب کسی نبی کی ضرورت ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو نازل فرمایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حکموں کو بیان فرمایا ہے جس کو آنحضرت نے اپنی امت کے لئے ان حکموں پر عمل کر کے بتلایا۔ اور اپنی امت کو ان حکموں پر عمل کرنے کے لئے حکم دیا۔ ہمارا سب سے بڑا "کام"

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ؕ

اس آیت میں ہمارا کام بتلایا گیا اور یہ بھی بتلایا ہے ہم کون ہیں یہ بات خاص کر یاد رکھنی چاہئے کہ جب تک ہم کو اپنا "مقام" معلوم نہ ہو ہم کسی کام کو ذمہ داری سے نہیں کرتے۔

اس آیت میں ہمارا مقام اور کام نہایت ہی خوبی سے دکھایا گیا ہے۔

(۱) تم بہترین امت ہو۔

(۲) لوگوں کی طرف نکالے گئے ہوئے۔

(۳) تاکہ معروف کاموں کا حکم دو اور برائیوں سے روکو۔

(۴) اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔

اس کو سمجھنے کے لئے یوں سمجھو کہ ایک شخص صرف مدرس ہے تو وہ صرف اپنی جماعت کے لڑکوں ہی کو پڑھائیگا اور اپنی ہی جماعت کی دیکھ بھال کریگا۔ دوسری جماعتوں اور مدرسہ کے دوسرے انتظامی معاملات میں دلچسپی نہیں دکھائے گا اگر اس شخص کو یہ علم ہو جائے کہ وہ صدر مدرس بنا دیا گیا ہے تو اسکے علم میں آجانے کے بعد اس کی ہر حرکت میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

اب اُسے نہ صرف اپنی جماعت کی دیکھ بھال کرنی پڑے گی بلکہ سارے مدرسہ کے انتظام کا خیال ہوگا۔ ٹائم ٹیبل کا بنانا۔ مدرسین کی حاضر باشی کا خیال رکھنا۔ وقت پر مدرسہ کو کھلوانا۔ صفائی کروانا وغیرہ عہدے کا علم آتے ہی اس مدرس کی کتنی ذمہ داریاں بڑھ گئیں۔ اسی طرح اب غور کرو کہ جتنا ہمارا مقام یا عہدہ ہوگا اتنا ہی ہمارا کام ہوگا۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کنتم خیر امۃ "تم بہترین امت ہو تو ہمارا کام ہے کہ بہترین کام کریں۔ بہترین کاموں میں ایک کام یہ ہے کہ اس خدائے قدوس کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں انسان بنایا اور خیر امت کا خطاب عنایت فرمایا۔ وقت مقررہ پر نمازیں ادا کریں۔ خود کا نماز ادا کر لینا ہی کوئی خوبی کی بات نہیں۔ اس کی خوبی کو اوروں تک بھی پہنچانا ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ وقت پر سورج نکلتا ہے اور وقت ہی پر ڈوبتا ہے۔ تم کو بھی چاہئے وقت پر اپنی نمازیں ادا کرو۔ قرآن کا مطالعہ بغور اور سمجھ کر کرو اور دوسروں کو بھی اس کی تلاوت کرنے کی دعوت دو۔ اگر تم نے اپنی ذمہ داری کو پورا کیا تو اچھے کہے جاؤ گے ورنہ نافرمانوں کی فہرست میں تمہارا نام لکھا جائے گا۔ خدا تم پر اپنا غصہ ظاہر کریگا۔ اس کا غصہ بہت سخت ہوتا ہے۔ تم نے موسیٰ علیہ السلام کا نام سنا ہوگا۔ وہ یہودی قوم کے نبی تھے اللہ نے ان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ انھیں فرعون کی ؟ جو اس زمانہ میں بہت ہی سرکش و مغرور بادشاہ تھا اس نے ساری یہود قوم کو غلام بنا لیا تھا اور اُن سے جانوروں سا کام لیتا تھا) غلامی سے چھٹکارا دلائیں لیکن ان کی قوم نے اپنے نبی کی بات نہ مانی اور موسیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلی۔ خدا ان پر ناراض ہوا اور ان کو اتنا ذلیل کیا کہ آج تک یہودی قوم مارے مارے پھر رہی ہے۔ خدا کا یہی قانون ہے

کہ جو بھی قوم اس کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول کی بات نہیں سنتی اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ عاد و ثمود بھی دو قومیں تھیں۔ ان میں بڑے انجنیر تھے۔ بڑے اچھے اچھے مکانات بناتے تھے کہ ان بنائے ہوئے مکانات کی طرح آج تک کوئی بھی ویسے مکانات نہیں بنا سکتا اس قوم نے بھی اپنے نبی کی بات نہ مانی۔ اور بُرے کاموں میں لگ گئے۔ گانا۔ بجانا۔ ناچنا۔ ان کا اوڑھنا بچھونا ہو گیا تھا۔ وہ ہر نیک کام برا سمجھتے اور ہر بُرے کام کو اچھا سمجھتے تھے۔ اس قوم پر بھی خدا نے اپنا غصہ دکھایا۔ غرض نیک کام کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے اور ان کو تباہ نہیں کرتا۔ ان کے اور ان کے نام کو نیکی کے ساتھ باقی رکھتا ہے۔

ایک نیک بچے کا ذکر سناتے ہیں تاکہ تم اس کی نیکی کو نمونہ بنا کر تم بھی نیک بنو اور اوروں کو نیکی کی دعوت دو۔

ایک بچہ تھا اس کی عمر ۱۰۔۱۱ سال کی ہوگی اس وقت کا ذکر ہے کہ ایک دن اس بچہ کی ماں چولھا سلگانے کے لئے لکڑیوں کے چھوٹے چھوٹے چورے چولھے میں لگا رہی تھیں تاکہ چولھا جلد سلگ جائے یہ چھوٹا سا بچہ ماں کے پاس ہی کھڑا چولھا سلگنے کے تماشے کو دیکھ رہا تھا۔ یکایک رونے لگا۔ اتنا رویا اتنا رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ ماں پریشان ہو گئیں اور پیار و محبت سے پچکار پچکار کر پوچھنے لگیں کہ بیٹا کیا بات ہے کیوں روتے ہو کوئی تکلیف تو نہیں جس کی وجہ تم اس قدر رو رہے ہو۔ بہت سمجھانے کے بعد اس نیک بچے نے کہا۔ اماں جان میں بہت چھوٹا ہوں نا۔ ماں نے کہا ہاں بیٹا تم چھوٹے ہو اور بڑے نیک بھی ہو۔ کہا نہیں اماں میں چھوٹا تو ضرور ہوں لیکن ایسا نہ ہو کہ میرا چھٹ پن مصیبت نہ بن جائے۔ ماں نے کہا بیٹا صاف صاف بتاؤ کیا بات ہے۔

کہا۔ اماں جان ابھی آپ چولھا سلگا رہی تھیں اور سلگانے کے لئے آپ بہت ہی چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کو چولھے میں جھونکا فوراً ہی چولھا سلگ گیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دوزخ کی آگ سلگانے کے لئے اللہ تعالیٰ ہم جیسے چھوٹے چھوٹے بچوں کو استعمال نہ کرے؟ یہ سوچ کر مجھے رونا آگیا کہ کہیں میں بھی دوزخ کی آگ دہکانے کی لکڑی نہ سمجھا جاؤں۔ ماں نے بچے کو گلے سے چمٹا لیا اور کہا بیٹا تم تو بڑے نیک ہو۔ تم نے ماں کی نافرمانی نہیں کی۔ کبھی نماز ناغہ نہیں کیا اندھوں کو تم نے کبھی نہیں ستایا۔ فقیروں کو

تم نے کبھی نہیں جھڑکا۔ بزرگوں کی تم نے کبھی بے ادبی نہیں کی۔ ماں کا دل تم نے نہیں دکھایا۔ آپس میں تم اپنے ہم عمروں سے نہیں لڑتے۔ تم ہمیشہ سچ ہی بولتے ہو۔ جھوٹ سے تم واقف ہی نہیں۔ بیٹا تم جیسے بچے تو جنت کی زینت ہیں۔ جانتے ہو یہ بچہ کون تھا۔ یہ بچہ وہی بچہ ہے جو آگے چل کر دنیا کا بڑا آدمی بنا۔ اور ولیوں کا سردار بنا۔ اس کا نام ہے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ گھر گھر ان کے نام کے جھنڈے گڑے ہیں۔ بچو! یاد رکھو دنیا میں "نیکی" باقی رہتی ہے تم کو نیک بننا ہے اور نیک بنانا ہے۔ اب جب تم راستہ سے گذرو اور حضرت عبدالقادر جیلانی کا جھنڈا نظر پڑے تو فوراً ان کے بچپن کے واقعہ کو یاد کرلو۔ اور نیک بننے کی کوشش کرو۔ آئندہ ہم تمھیں نیک کاموں کی تفصیل بتائیں گے۔ (باقی آئندہ)

عبادت

از علامہ ابوالاعلیٰ مودودی

مولانا علیل ہونے کی وجہ سے ہم بطور خاص مضمون حاصل کرنے سے قاصر رہے
خداوند عالم سے دعا ہے کہ مولانا کو جلد صحت عطا فرمائے۔ (مدیر)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں بیان فرمایا ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ، یعنی "میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا اور کسی غرض کے لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں"۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آپ کی پیدائش اور آپ کی زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اب آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ عبادت کا مطلب جاننا آپ کے لئے کس قدر ضروری ہے اگر آپ اس کے صحیح معنی سے ناواقف ہوں گے تو گویا اس مقصد ہی کو پورا نہ کرسکیں گے جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے اور جو چیز اپنے مقصد کو پورا نہیں کرتی۔ ناکام ہوتی ہے۔

عبادت کا لفظ "عبد" سے نکلا ہے۔ عبد کے معنی بندے اور غلام کے ہیں۔ اس لئے عبادت کے

معنی بندگی اور غلامی کے ہوئے۔ جو شخص کسی کا بندہ ہو اگر وہ اس کے مقابلہ میں بندہ بن کر رہے اور اس کے ساتھ اس طرح پیش آئے جس طرح آقا کے ساتھ پیش آنا چاہئے تو یہ بندگی اور عبادت ہے۔ اس کے مقابلہ میں جو شخص کسی کا بندہ ہو اور آقا سے تنخواہ بھی پوری پوری وصول کرتا ہو۔ مگر آقا کے حضور میں بندوں کا سا کام نہ کرے تو اسے نافرمانی اور سرکشی کہا جاتا ہے بلکہ زیادہ صحیح الفاظ میں اسے نمک حرامی کہتے ہیں۔

اب غور کیجئے کہ آقا کے مقابلہ میں بندوں کا سا طریقہ اختیار کرنے کی کیا صورت ہے؟

بندے کا پہلا کام یہ ہے کہ آقا ہی کو آقا سمجھے اور یہ خیال کرے کہ جو میرا مالک ہے، جو مجھے رزق دیتا ہے جو میری حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے۔ اسی کی وفاداری مجھ پر فرض ہے اس کے سوا، اور کوئی اس کا مستحق نہیں کہ میں اس کی وفاداری کروں۔

بندے کا دوسرا کام یہ ہے کہ ہر وقت آقا کی اطاعت کرے اس کے حکم کو بجالائے۔ کبھی اسکی خدمت سے منہ نہ موڑے اور آقا کی مرضی کے خلاف نہ خود اپنے دل سے کوئی بات کرے۔ نہ کسی دوسرے شخص کی بات مانے۔ غلام ہر وقت ہر حال میں غلام ہے۔ اسے یہ کہنے کا حق ہی نہیں کہ آقا کی فلاں بات مانوں گا اور فلاں بات نہ مانوں گا یا اتنی دیر کے لئے میں آقا کا غلام ہوں اور باقی وقت میں اس کی غلامی سے آزاد ہوں۔

بندے کا تیسرا کام یہ ہے کہ آقا کا ادب اور اس کی تعظیم کرے۔ جو طریقہ ادب اور تعظیم کرنے کا آقا نے مقرر کیا ہو۔ اس کی پیروی کرے جو وقت سلامی کے لئے حاضر ہونے کا آقا نے مقرر کیا ہو۔ اس وقت ضرور حاضر ہو۔ اور اس بات کا ثبوت دے کہ میں اس کی وفاداری اور اطاعت میں ثابت قدم ہوں۔

بس یہی تین چیزیں ہیں کہ جن سے مل کر عبادت بنتی ہے۔ ایک، آقا کی وفاداری۔ دوسرے آقا کی اطاعت، تیسرے، اس کا ادب اور اس کی تعظیم۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ تو اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف اللہ کے وفادار ہوں۔ اس کے خلاف کسی کے وفادار نہ ہوں۔ صرف اللہ کے

احکام کی اطاعت کریں۔ اس کے خلاف کسی کا حکم نہ مانیں اور اس کے آگے ادب اور تعظیم سے سر جھکائیں۔ اس کے سوا کسی دوسرے کے آگے سر نہ جھکائیں۔ ان ہی تین چیزوں کو اللہ نے "عبادت" کے جامع لفظ میں بیان کیا ہے۔ یہی مطلب اُن تمام آیتوں کا ہے جن میں اللہ نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اور ہمارے نبی کریمؐ اور آپ سے پہلے جتنے نبی خدا کی طرف سے آئے ہیں ان سب کی تعلیم کا سارا لُبّ لباب یہی ہے کہ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ ط "اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو"۔ یعنی صرف ایک بادشاہ ہے۔ جس کا تمھیں وفادار ہونا چاہئے۔ اور وہ بادشاہ اللہ ہے۔ صرف ایک قانون ہے۔ جس کی تمھیں پیروی کرنی چاہئے اور وہ قانون اللہ کا قانون ہے۔ اور صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے جس کی تمھیں پوجا اور پرستش کرنی چاہئے اور وہ ہستی اللہ کی ہے۔

عبادت کا یہ مطلب اپنے ذہن میں رکھئے اور پھر ذرا میرے سوالات کا جواب دیتے جائیے۔

آپ اس نوکر کے متعلق کیا کہیں گے؟ جو آقا کی مقرر کی ہوئی ڈیوٹی پر جانے کے بجائے ہر وقت بس اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہے اور لاکھوں مرتبہ اس کا نام جپتا چلا جائے؟ آقا اس سے کہتا ہے کہ جا کر فلاں فلاں آدمیوں کے حق ادا کر۔ مگر یہ جاتا نہیں بلکہ وہیں کھڑے کھڑے آقا کو جھک جھک کر دس سلام کرتا ہے اور پھر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ آقا اسے حکم دیتا ہے کہ جا اور فلاں فلاں خرابیوں کو مٹا دے۔ مگر یہ ایک انچ، ہاں سے نہیں ہٹتا اور سجدے پر سجدے کئے چلا جاتا ہے۔ آقا حکم دیتا ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ دے۔ یہ حکم سن کر بس وہیں کھڑے کھڑے نہایت خوش الحانی کے ساتھ "چور کا ہاتھ کاٹ دے"۔ "چور کا ہاتھ کاٹ دے"۔ بیسیوں مرتبہ پڑھتا رہتا ہے مگر ایک دفعہ بھی اس نظام حکومت کے قیام کی کوشش نہیں کرتا۔ جس میں شرعی حدود جاری ہوں۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص حقیقت میں آقا کی بندگی کر رہا ہے؟ اگر آپ کا کوئی ملازم یہ رویہ اختیار کرے تو میں جانتا ہوں کہ آپ اُسے کیا کہیں گے۔ مگر حیرت ہے آپ پر کہ خدا کا جو نوکر ایسا کرتا ہے آپ اُسے بڑا عبادت گزار کہتے ہیں۔ یہ ظالم صبح سے شام تک خدا جانے کتنی مرتبہ قرآن شریف میں خدا کے احکام پڑھتا ہے۔ (ماخوذ از حقیقت صوم و صلوٰۃ)

(باقی دارد)

محمد صدیق جمال صدیقی نے

عہد آفریں برقی پریس میں چھپوا کر
دفتر رسالہ مسلم
محلہ گلبلگوڑہ حیدرآباد دکن سے شائع کیا

(اقبال)
رجسٹرڈ آصفیہ ۲۲۶
مسلم
بچوں کا
رسالہ ماہوار
جو
حیدرآباد دکن سے
ہر ماہ پہلی پندرہ تاریخ کو
شائع ہوگا
اصلاحی و ادبی جذبات پیدا کرنا
بچوں کی ... اور عام فہم اردو میں مذہبی و دنیوی معلومات عامہ کا پیش کرنا
وقت اور زمانے کی مناسبت سے مسلم بچوں میں
بلاتفریق ... و حقیقی صلاحیت پیدا کرنے کی سعی کرنا
مدیر
محمد صدیق و جمال صدیقی
قیمت سالانہ ...... دو روپیے آٹھ آنے
فی پرچہ ... . چار آنے

بچوں کیلئے سوالیہ معمہ

جو ہر سہ ماہی پر بچوں کی ذہنی جولانیوں میں اضافہ کی خاطر پیش کیا جائے گا ہمارا منشاء یہ نہیں ہے کہ اسکو ذریعہ معاش قرار دیا جائے بلکہ بچوں میں غور و فکر و تجسس ذہنی کاوشوں کا جذبہ پیدا کرنا مقصود ہے۔

سوالیہ معمہ کے جوابات (حل) بذریعہ پتہ بنام منیجر رسالہ گلبرگہ حیدرآباد دکن ۱۵ ربیع الثانی سنہ الیہ تک روانہ کئے جائیں اور حل کے ساتھ ٹکٹ مرادی دو آنہ رکھنا لازمی ہوگا۔ ورنہ حل قبول نہ ہوگا اور بیرنگ لفافہ قبول نہ ہوگا وزن کے موافق ٹکٹ لگائیں اور جوابات لکھنے سے قبل ابتدا میں معمولی اور اپنا پتہ صاف لکھیں ورنہ پتہ کی غلطی کے ہم ذمہ دار نہ ہوں گے اور جوابات بھی خوشخط لکھیں۔

معمہ کے پانچ سوال ہیں کامیابی کیلئے حسب ذیل انعامی مدارج قرار دیے گئے ہیں۔

درجہ اول کے لئے پانچ سوالات کے صحیح جوابات لازمی ہیں۔ . . . انعام ۵ سکہ عثمانیہ

درجہ دوم کیلئے چار سوالات کے صحیح جوابات لازمی ہیں۔ . انعام ۳ " "

اگر ایک ہی درجہ میں کئی بچے کامیاب ہوں تو انعام مندرجہ صدر حسب مدارج سب میں تقسیم ہوگا۔

سوالات معمہ

(۱) ماں کی محبت اپنے بچوں میں کس بچے پر زیادہ ہوتی ہے اور کیوں؟ واضح طور پر بیان کرو۔

(۲) کیا تم بتا سکتے ہو کہ سچ کہنے والوں میں نامور لڑکا کون تھا؟ اور اس کے سچ کہنے پر کیسا اثر مرتب ہوا اس کے مختصر حالات لکھو۔

(۳) سینما بینی کس حد تک فی زمانہ کیسے مفید اور کیسے نقصان دہ ہے صراحت سے بیان کرو۔

(۴) حضرت سیدنا امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت سے دنیا کو کیا سبق ملا؟ بیان کرو۔

(۵) انسان کو اپنی زندگی میں فطرتی طور پر کس چیز سے زیادہ رغبت ہوتی ہے؟ بیان کرو۔

نوٹ: حل کی جانچ نا انصافی ایڈیٹر کو ہوگا اور سوالات کے جواب کی جانچ عام نظریہ سے کی جائے گی۔

منیجر رسالہ مسلم

گلبرگہ حیدرآباد دکن

۲۲/۷/۱۳۶۶

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُسلم

جلد (۱)	ماہ ربیع الاوّل ۱۳۶۶ ہجری	شمارہ (۳)

آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملک عرب کے شہر مکہ میں ۵۷۱ء کو ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کے دن بنی ہاشم کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام حضرت آمنہ اور آپ کے والد کا نام حضرت عبداللہ ہے۔ جس وقت آپ پیدا ہوئے مکہ گناہوں اور برائیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ذرا ذراسی بات پر خاندان کے خاندان کٹ جاتے تھے۔ جہالت اور وحشت کا دور دورہ تھا۔ لڑکی پیدا ہوتی تو اسکو زندہ دفن کر دیتے تھے ستاروں اور پتھروں کو خدا سمجھتے تھے اتنے بڑے گمراہ لوگوں میں آپ پیدا ہوئے آپکے پیدا ہونیسے پہلے آپکے والد کا انتقال ہو گیا جب آپکی عمر چھ برس کی ہوئی والدہ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا آپکے دادا عبدالمطلب نے آپ کی پرورش کا ذمہ لیا۔ دو سال بعد ہی دادا کا انتقال ہو گیا ان کے بعد آپکے چچا ابوطالب نے بڑی محبت سے آپکو پرورش کیا۔ بچپن اور جوانی دونوں زمانوں میں آپ نہایت سلیقہ مند اور نیک تھے امانت اور سچائی کا یہ عالم تھا کہ لوگ آپ کو امین اور صادق کہا کرتے تھے۔ پتھروں ستاروں کی کبھی آپ نے پوجا نہیں کی شرک کے طریقوں سے ہمیشہ بچتے رہے۔ جب آپ کی عمر پچیس سال کی تھی حضرت خدیجہؓ عرب کی ایک مالدار بیوہ خاتون نے جو اپنا مال آپ کو تجارت کے لئے دیا کرتی تھیں۔ آپ کی خوش معاملگی و امانت اور دیانت سے خوش ہو کر آپکو شادی کا پیام دیا۔ باوجود اس کے کہ حضرت خدیجہ کی عمر ۴۰ سال کی تھی۔ حضرت محمدؐ نے اس

پیام کو منظور فرمالیا اور شادی ہوگئی۔ اس شادی کے بعد آپ بڑے مالدار اور دولت مند بن گئے لیکن اس مال و دولت نے آپ کو آرام طلب اور کاہل نہیں بنایا بلکہ آپ اپنے ملک والوں کو سیدھا راستہ دکھانے کیلئے غور کیا کرتے۔ ستو پانی اور ستو لے کر غار حرا میں چلے جاتے اور خدا کی یاد کیا کرتے جب آپ کی عمر ۴۰ سال کی ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام غار حرا میں تشریف لائے اور فرمایا کہ خدا نے آپ کو پیغمبر بنایا ہے اور اسی وقت سے قرآن شریف اترنا شروع ہوا۔

پھر خدا نے آپ کو اپنا دین پھیلانے کا حکم دیا۔ آپ نے لوگوں کو بُرے کاموں اور شرک سے روکا۔ اور خدائے واحد کی عبادت کا حکم سنایا۔ حضرت خدیجہؓ حضرت ابوبکرؓ حضرت علیؓ مشرف باسلام ہوئے۔ رفتہ رفتہ قریش کے بڑے بڑے لوگ مسلمان ہوگئے تو کافروں نے آپ کو اور مسلمانوں کو ستانا شروع کیا۔ آپ کے راستہ میں کانٹے بچھا دیے گئے۔ آپ پر اونٹ کی غلاظت رکھی گئی۔ مٹی اڑائی گئی۔ آپ کو دیوانہ اور جادوگر کہا گیا۔ ایک مرتبہ جب آپ اسلام کی دعوت دینے کے لئے طائف تشریف لے گئے تو آپ کو گالیاں دی گئیں آپ پر پتھر پھینکے گئے یہاں تک کہ آپ کا مبارک جسم لہولہان ہوگیا۔ لیکن آپ نے بد دعا نہیں دی۔ بلکہ یہی فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ نادان ہیں۔ جب ان سختیوں سے کام نہ چلا تو کافروں نے آپ کو طرح طرح کا لالچ دیا۔ دولت اور حکومت آپ کے قدموں پر رکھ دی گئی۔ لیکن آپ حق و صداقت سے نہ ہٹے۔ اس ثابت قدمی کا یہ اثر ہوا کہ اسلام دن بدن بڑھنے لگا اور کافر گھبرا گئے آخر کار کافروں نے آپ کو قتل کرنے کا پکا ارادہ کرلیا۔ خدا نے اپنے رسول کو ان کے ارادہ سے واقف کرا دیا اور مدینہ جانے کا حکم دیا۔ اس واقعہ کو ہجرت کہتے ہیں۔ ایک رات جبکہ کافر آپ کے پاک گھر کو گھیرے ہوئے تھے۔ آپ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلا دیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ مدینہ روانہ ہوگئے۔ مدینہ والوں نے آپ کو خوش آمدید کہا اور یہاں رسول اکرم اور مسلمانوں کو کچھ آرام مل گیا لیکن کافر برابر چھیڑ چھاڑ جاری رکھے اور اپنی شرارت سے باز نہ آئے جس کی وجہ سے بدر کی جنگ لڑی گئی اس کے بعد جنگ احد ہوئی پھر مسلمانوں اور کافران مکہ کے درمیان ایک صلحنامہ ہوا جس کو صلح حدیبیہ کہتے ہیں لیکن کافر اپنی صلح پر قائم نہ رہے۔ اس لئے رسول اکرم مسلمانوں کی فوج لے کر مکہ کی طرف بڑھے اور بغیر کسی اہم لڑائی کے مکہ رسول اکرم کے قبضہ میں آگیا اور

بڑے بڑے مکے کے سردار جنھوں نے رسول اکرم اور مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی تھیں گرفتار ہوگئے اور قیدیوں کی قطار میں آپ کے سامنے حاضر کئے گئے لیکن محمد صلی اللہ علیہ نے جو دنیا میں رحمت بن کر آئے تھے۔ ان سے بدلہ نہیں لیا بلکہ ان کو معاف کردیا اور آزاد کردیا۔ پھر خانہ کعبہ سے بتوں کی نجاست کو دور فرمایا۔ اور مدینہ واپس تشریف لے گئے پھر اور کچھ کافروں سے لڑائیاں ہوئیں جن کے نام خندق۔ خیبر۔ حنین و تبوک ہیں۔ اور خدا نے آنحضرتؐ کو آسمان پر بلا کر معراج کی بزرگی عطا فرمائی۔ جب خدا کا کام پورا ہوچکا اور قرآن پوری طرح دنیا میں نازل ہوگیا اور قرآنی حکومت کا نقشہ اچھی طرح جم گیا۔ اور دین اسلام کامل ہوگیا۔ اور اللہ اسلام اور مسلمانوں سے راضی ہوگیا تو آپ نے آخری حج فرمایا اور واپسی کے بعد ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ دوشنبہ کے دن آپ اس دنیا سے رخصت ہوکر خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ رسول اکرمؐ کی زندگی نمائشوں سے پاک وصاف تھی۔ ایک دو بوسیدہ اور پیوند لگے ہوئے کپڑوں کے سوا آپ کے پاس کچھ نہ ہوتا تھا۔ وفات مبارک کے وقت ایک تہ تھا اور ایک پیوند والی چادر تھی بعض وقت آپ نے قیمتی کپڑا بھی پہنا ہے لیکن فوراً کسی کو دیدیا۔ آپ کی غذا کھجور، دودھ اور جو کی روٹی تھی۔ کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ جو آپ کی بیوی تھیں فرماتی ہیں کہ دو دو ماہ گھر میں آگ نہیں سلگتی تھی۔ کمبل اور چمڑے کا بستر تھا جس پر خدا کے آخری اور سب سے بڑے پیغمبر اور ساری دنیا کے مالک کے محبوب آرام فرماتے تھے۔ دن رات اللہ کی عبادت کرتے اور خدا کے احکام سناتے رہتے تھے بڑے رحمدل تھے غلاموں پر مہربان تھے۔ ہمارے رسول رحمت ہی رحمت تھے اسلئے اللہ نے رحمۃ للعالمین کہا ہے۔ ایک دفعہ آپ جنگل میں تھک کر سو گئے اور تلوار درخت پر لٹکا دی ایک کافر جو آپ کا دشمن تھا وہاں آپہنچا اس نے تلوار درخت سے لے لی۔ اور بلند آواز سے کہا۔ محمدؐ اب تمھیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ! اس کے ساتھ ہی تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی اور کافر کانپ اٹھا آپ نے تلوار اٹھالی اور فرمانے لگے بول اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے وہ بدبخت گھبرا گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جا میں تجھے معاف کرتا ہوں۔ میری عادت بدلہ لینے کی نہیں ہے۔

(صلاح)

اے خدا

اے خدا ہم کو عطا قوتِ ایماں کردے　　بزمِ تاریک میں اک شمع فروزاں کردے
روحِ خار و خسِ مسلم کو گلستاں کردے　　پھر سے اسلام کو دنیا میں نمایاں کردے

تیرے احمد کی قسم ہم کو جلا دے یارب!
مے وحدت کا ہمیں جام پلادے یارب!

بھروسہ تجھ پہ ہر اک حال میں کرنا سیکھیں　　حق و سچائی و تسلیم پہ مرنا سیکھیں
تیغ کیا چیز ہے ہم توپ سے لڑنا سیکھیں　　چوٹ کھا کھا کے لڑائی میں ابھرنا سیکھیں

تیرے احمد کی قسم ہم کو جلادے یارب!
مئے وحدت کا ہمیں جام پلادے یارب!

اے خدا پھر سے ہمیں روحِ بصیرت دیدے　　حالِ بد پر غم و افکار کی فرصت دیدے
قلبِ کمزور کو پھر پہلی سی قوت دیدے　　دیدے اسلام کو اسلام کی عظمت دیدے

تیرے احمد کی قسم ہم کو جلادے یارب!
مئے وحدت کا ہمیں جام پلادے یارب!

افتخار احمد اقبال

مطبع عہد آفرین برقی پریس

گھر کے بڑوں سے بچّوں کی درخواست

عزیز بچو! اس سے پہلے اپنے بڑوں کی خدمت میں ہماری کئی تمنائیں درخواست کے طریقے پر پیش ہو چکی ہیں۔ لیکن آجتک ہمارے بڑوں نے نہ تو اس کی طرف توجہ کی اور نہ عمل کیا۔ اگر ہماری اُن جائز تمناؤں کو جو ہم نے اس سے پہلے رسالہ مسلم میں بشکل درخواست پیش کیا ہے۔ اگر ہمارے بڑوں نے پورا نہ کیا تو سمجھ لو کہ ہمارے بڑوں کی مرضی ہم کو ایک پاک نفس اور حقیقی و سچا خدمت گار بنانے کی طرف متوجہ نہیں بلکہ یہ اُن کے لئے ایک بوجھ ہے جس کی بدولت آنے والے زمانے میں ہمارے لئے عزت کا کوئی مقام ہوگا اور نہ ہماری گنتی دنیا کے بہترین انسانوں میں ہو سکیگی۔

اب ہم کو چاہئے کہ فوری اپنے بڑوں سے اس سے پہلے کی درخواستوں پر غور کرتے اور اس پر عمل کرنے کیلئے ضد کریں۔ اور آئندہ کیلئے ذیل کے سطور جو ہماری اصلاح کی خاطر ضروری و لازمی ہیں درخواست کے طریقے پر پیش کریں جس کا عمل آنے والے دور میں ہم کو عزت اور شہرت کے درجہ پر پہنچائے گا۔

ف ۱۔ ہمارے لئے زبان اُردو کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے جو ہم کو اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملی ہے۔ اگر ہم نے اس کی حفاظت نہ کی تو اپنے بزرگوں کی محنت کو بیدردی کے ساتھ ٹھکرانے کے برابر ہوگا جو کسی طرح بھی عزت والی اور اپنے بڑوں کے نام پر مرنے والی اولاد کے لئے ٹھیک نہیں۔

ف ۲۔ اکثر دیکھا جا رہا ہے کہ ہم میں کئی ایسے سمجھدار بچے سینما کے پردے پر ہر کھیل کی ابتدا و انتہا میں صرف عشق ہی عشق کی بیہودہ کہانیوں کی بدولت اپنی لاقیمت زندگی کو عشق کی بیہودگیوں کے نذر کر دیتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ انسان کے ذمہ عشق کے سوا دنیا میں اور کوئی فرائض نہیں ہیں جس کی وجہ

اُن ہونہار بچوں کی زندگی جس سے آنے والے زمانے کو بڑی بڑی اچھی امیدیں لگی رہتی ہیں وہ سب کی سب اُن کے اخلاق کی خرابی کی وجہ تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ اب ضروری ہے کہ سینما کے پردوں پر ایسے کھیلوں کی ممانعت کے لئے ہماری آئندہ بہتری کی خاطر ہمارے بڑوں کو شدت کے ساتھ حکومت سے درخواست کرنی چاہئے بشرطیکہ ہر بچے کا بڑا اپنے آپ کو اپنی اولاد کا سچا اور حقیقی رہبر سمجھے۔

ف ۳۔ ہماری صحت کے لئے ہر محلہ میں ایک مرکز قائم کرنے کے لئے حکومت سے کہا جائے اور وہ مرکز ہمارے بڑوں کی نگرانی میں ہو اور ہفتہ میں ایک مرتبہ ہماری صحت جسمانی کی جانچ کسی ڈاکٹر کے ذریعے ہمارے بڑوں کے سامنے کرائی جائے۔ خرابیٔ صحت کے دور کرنے کیلئے طریقے بتلائے جائیں تاکہ ہم تندرست رہ سکیں۔

یہ تمام کام زبانی نصیحتوں اور تحریروں و تقاریر سے ممکن نہیں بلکہ فوری عمل سے ممکن ہیں۔

ف ۴۔ ہمارے گھر کی چاردیواری کی صحبت کے اثرات ہماری آنے والی زندگی کو سنوار سکتے ہیں لیکن اکثر ہمارے ماں باپ دوسرے کے مقابلہ میں اپنی ذاتی اغراض کو پیش پیش رکھتے ہیں اگر گھر کے ہی لوگ اپنی ذاتی اغراض (نفس پرستی) کو پیش پیش رکھیں تو ہم میں کب اور کہاں دوسروں پر قربانی یا ایثار کا مادہ پیدا ہو سکیگا بلکہ ہم دوسرے کے ساتھ سلوک اور قربانی کرنے کو ایک مصیبت سمجھنے لگے ہیں جسکی وجہ آپس کی دوستی اور محبت دنیا سے مٹنے لگی ہے اور نہ ہم دنیا میں اچھے کہلا سکتے ہیں۔

پس ہمارے بڑوں کو چاہئے کہ ہم میں ایثار و قربانی کا مادہ پیدا کریں اور اپنی ذاتی اغراض کو دوسروں پر نثار کریں تاکہ ہم پر بھی وہی اثرات پیدا ہوں جس کی وجہ آنے والے دور میں ہم ایک مرد مسلم کہلا سکیں۔

ف ۵۔ پھر ہم سینما کی نسبت ایک اور مرتبہ اپنے بڑوں سے درخواست کریں گے کہ وہ ہماری بھلائی کی خاطر حکومت سے جلد درخواست کریں کہ ہمارے لئے سینما کے پردے پر ایسے کھیل فراہم کرے جس کے دیکھنے کے بعد اس کے اثرات سے ہم ایک نیکنام اور صحیح خادم بن سکیں۔

محمد علی عثمانی حیدرآبادی

پیاری بھول

دنیا میں انسان کو خدا نے بہت سی طاقتیں دے کر پیدا کیا ہے اُن میں سے ایک بھول کی طاقت بھی ہے۔ اس بھول کو ہم بُری عادت کہتے ہیں لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ خدا اپنے بندے سے بیحد محبت کرتا ہے اس لئے وہ بندے کو کوئی ایسی طاقت نہیں دیسکتا جو اس کے بندے کیلئے بُری ہو اس لئے بھول کی عادت یا طاقت جو اللہ کی طرف سے بندے کو دی گئی ہے ہم بُری نہیں کہہ سکتے۔ پھر تم پوچھوگے کہ یہ دنیا والے بھول کو بُری کیوں کہتے ہیں۔ اچھا ہم تمیں سمجھاتے ہیں سنو خدا نے بندے کو بھول کی طاقت اچھا کام لینے کے لئے عطا کیا ہے جب وہ اس سے بُرا کام لیتا ہے تو وہ بری ہو جاتی ہے۔ جب کوئی بچہ ضروری کام بڑوں کا ادب چھوٹوں کا لحاظ یا سبق یاد کرنا اور مدرسہ جانا بھول جاتا ہے تو یہ بُری بھول ہے۔ لیکن اگر اس بھول کی طاقت سے وہی کام لیا جائے جس کیلئے یہ پیدا کی گئی ہے تو یہ اچھی بھول بن جاتی ہے۔ یہ دنیا جس میں ہم پیدا ہوئے ہیں اس میں اچھی بُری سب ہی باتیں ہوتی ہیں اور ہر ایک سے ہم کو کام پڑتا ہے۔ اسی دنیا میں بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جس سے تم کو دکھ پہنچتا اور تکلیف ہوتی ہے کبھی ماں باپ غصہ ہو جاتے ہیں کبھی اُستاد خفا ہوتے ہیں کبھی کوئی ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جس سے تم رنجیدہ ہو جاتے ہو اب اگر تم اس رنج یا ان باتوں کو جن سے تم کو رنج پہنچا ہے ہر وقت یاد رکھو گے تو تم غمگین ہو جاؤ گے اور پھر کوئی کام تم سے نہیں ہو سکے گا۔ تمہارا کھیل لکھنا پڑھنا سب جاتا رہے گا اس لئے خدا نے بھول کی طاقت تمیں عطا کی ہے تاکہ تم ان رنج دینے والی باتوں کو بھول جاؤ اور دنیا میں ہنسی خوشی سے پھولو پھلو۔ اب اگر تم نے اس طاقت سے ہر بُری اور غم پیدا کرنے والی بات کو بھول جانے کی عادت ڈال لی تو دنیا والے

تمھاری اس بھول کو پیاری بھول کہیں گے۔

محمد احمد علی مرشد منشی فاضل

باغ میں بچوں کو دھوم مچاتے دیکھکر

آم پہ کوئل بول رہی ہے ماضی کا در کھول رہی ہے
گردوں پر ہے ابر کا ڈیرا اُمڈ آتا ہے برکھا کا پھیرا
جھوم رہے ہیں کالے بادل مست، مگن، متوالے بادل
بھونرے ہر سو گھوم رہے ہیں پھولوں کا منہ چوم رہے ہیں

بیٹھا ہوں میں ہریالی پر
غم کو چھپائے دل کے اندر

کھیل رہے ہیں باغ میں بچے چھوٹے، ہنس مکھ، بھولے بھالے
سندر، سندر، پیارے پیارے چرخ مستقبل کے تارے
شاداں شاداں، فرحاں فرحاں سچا سکھ ہر مکھ سے نمایاں
لب پہ تبسم دل میں مسرت شور، اُدھم، معصوم شرارت

ذمہ داری سے ہے مبرا
ان کی شرارت، اُن کا لڑنا

بچو! ہر دم شاد رہو تم شاد رہو، آباد رہو تم

تم جیسے تھے اک دن ہم بھی — کھیلتے تھے اس باغ میں ہم بھی
غم کا دل میں نام نہیں تھا — دکھ سے ہم کو کام نہیں تھا
لیکن بچپن ہوتے ہی رخصت — ساتھ سدھاری اُس کے مسرّت
جیسے ہی بچپن روٹھا ہم سے — پالا پڑ گیا، جی کو غم سے
فکریں لے کے جوانی آئی — غم کی بدلی دل پر چھائی
بھولے بے فکری کا ترانہ — خواب ہوا خوشیوں کا زمانہ

آزادی، سکھ، چین، مسرت
لٹ گئی ساری دل کی دولت

برقِ موسوی

ایک گڈریا اور اللہ

بچو! آج ہم تمھیں ایک بکریاں چرانے والے گڈریے کا واقعہ سناتے ہیں اس کو زبانی یاد رکھو اگر تم سے بھی کوئی اللہ کے متعلق سوال کرے تو اسی طرح جواب دو جس طرح گڈریے نے دیا تھا۔

گڈریے سے پوچھا گیا کیا اللہ ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں ہے پوچھا گیا کہ کیا ثبوت کہ اللہ ہے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ ہے۔ کہا کہ میں ہوں اس لئے اللہ ہے یعنی کپڑا ہے تو کپڑے کا بنانے والا جولاہا ہے تخت ہے تو تخت کا بنانے والا بڑھائی ہے اس لئے معلوم ہوا کہ میں ہوں تو میرا بنانے والا خدا ہے۔

گڈریے سے پوچھا گیا کہ اللہ کیسا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ یکتا ہے بے مثل ہے اس کے جیسا کوئی نہیں پوچھا گیا کہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ یکتا ہے۔ بے مثل ہے اس کے جیسا کوئی نہیں۔ کہا کہ میں بھی یکتا ہوں، بے مثل ہوں، میرے جیسا کوئی نہیں یعنی میری صورت کی طرح کسی کی صورت نہیں، میرے ہاتھ کی طرح کسی کے ہاتھ نہیں، میرے پیر کی طرح کسی کے پیر نہیں غرض میری آنکھیں، میری ناک، میری زبان حتیٰ کہ میں یکتا ہوں، بے مثل ہوں، میرے جیسا دنیا میں کوئی نہیں اس لئے معلوم ہوا کہ میرا بنانے والا بھی یکتا ہے بے مثل ہے اس کے جیسا کوئی نہیں۔

گڈریے سے پوچھا گیا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ اپنی مخلوق کے ساتھ ہے۔ ہر چیز کے قریب ہے۔ پوچھا گیا کہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ ہر چیز کے قریب ہے؟ کہا کہ میں اپنی بکریوں کے قریب ہوں بکریوں کے ساتھ ہوں جب کوئی بکری بھاگ جاتی ہے تو میں اس کو پکڑ لاتا ہوں سب کے ساتھ چراتا ہوں یعنی میں سب بکریوں کو ایک جگہ چرانا اور اکٹھے دیکھنا چاہتا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ خدا بھی اپنے بندوں اپنی ساری مخلوق کے ساتھ اور قریب رہتا ہے خدا بھی یہی چاہتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ الگ نہ ہو جائے سب بندے مل کر محبت کے ساتھ کھائیں، پئیں، چلیں، پھریں، نہایت اتفاق اور اتحاد کے ساتھ زندگی گزاریں اور کسی سے خوف نہ کریں کسی بڑی طاقت سے بھی نہ ڈریں کیونکہ اللہ ساتھ ہے۔

گڈریے سے پوچھا گیا کہ اللہ کیا کر رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ اپنی مخلوق اپنے بندوں کی حفاظت اور نگرانی کر رہا ہے پوچھا گیا کہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ اپنی مخلوق اپنے بندوں کی حفاظت اور نگرانی کر رہا ہے۔ کہا کہ میں اپنی بکریوں کی حفاظت اور نگرانی کر رہا ہوں کہ کہیں کوئی بھیڑیا یا درندہ نہ آجائے اور ان بکریوں کو نہ کھا جائے یعنی جب گڈریا بکریوں کا چرانے والا ہو کر اپنی بکریوں کی نگرانی اور حفاظت میں لگا ہوا رہتا ہے ہاتھ میں لکڑی لئے چاروں طرف دیکھتا رہتا ہے ایسی جگہ بکریوں کو لیجاتا ہے جہاں چارہ اور سبزہ خوب ہوتا ہے تاکہ بکریاں پیٹ بھر کر کھائیں موٹے تازے اور طاقتور ہوں اور پھر انسان کے کام آئیں جہاں گڈریا یہ سمجھتا ہے کہ اس کی بکریوں پر کسی حیوان یا درندہ کے حملہ کرنے اور کھا جانے کا

اندیشہ ہے تو فوراً ان بکریوں کو اپنی لکڑی کے اشاروں سے ایسے مقام پر لے جاتا ہے جہاں انکی جان کا خوف نہ ہو حیوان اور درندوں کے حملے کا ڈر نہ ہو اگر کوئی حیوان ان بکریوں پر حملہ کر بھی دے تو وہ گڈریا اپنی لکڑی سے اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ حیوان کو بھگا دیتا ہے اور بکریوں کو محفوظ کرلیتا ہے۔

ننھے بچو! ننھے مجاہدو! خدا کے معصوم سپاہیو! تم بھی آپس میں اتفاق و اتحاد اور محبت کے ساتھ رہو محبت کے ساتھ کھاؤ محبت کے ساتھ زندگی گزارو۔ تاکہ تم خدا کے کام آؤ۔ تمہارا پالنے والا خدا ہے تمہاری حفاظت کرنے والا خدا ہے۔ تمہارے خدا کے ہاتھ میں لکڑی نہیں بہت بڑی طاقت ہے۔ بہت بڑی حکومت ہے اس لئے اس خدا کے اشاروں پر چلو جو حکم دے اس کو مانو جس سے منع کرے وہ کام نہ کرو! ننھے مسلمانو! اگر تم پر کافر حیوانوں اور جانوروں کی طرح حملہ بھی کریں تو خدا تمہاری حفاظت کرے گا خوف نہ کرو۔ اس کے حکم کے موافق مل جل کر رہو۔ مل جل کر رہنا بہت بڑی طاقت ہے۔ اور اگر تمہاری جگہ کافر زیادہ ہیں تم بہت تھوڑے ہو اور کافر جانوروں اور حیوانوں کی طرح حملہ کرنے والے ہیں ایسا اندیشہ ہو گیا ہے تو یاد رکھو اپنے والدین اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنے بھائی بہن اور تمام رشتہ داروں سے کہو کہ خدا کا حکم ہے کہ ایسے مقام سے ہجرت کریں الگ ہو جائیں تاکہ خدا تمہاری نگرانی اور حفاظت اپنے حکم کے مطابق کر سکے اور طاقت سے کافروں کا مقابلہ کرے۔

الغرض بچو! جس طرح بکریاں (گڈریے) بکریاں چرانے والے کے اشاروں پر چلتی ہیں اور محفوظ رہتی ہیں تم بھی کم سے کم اسی طرح اللہ کے اشاروں پر چلو تاکہ محفوظ رہو۔

محمد عبدالجبار خان المسلم حیدرآبادی

ترانۂ دکن

عثمان دریا بار ہے	عثمان برق اطوار ہے۔

عثمان شمس الدین ہے — عثمان خوش کردار ہے
تیری رعایا جاں نثار — اور فوج آتش بار ہے
تجھ سے بغاوت جو کرے — اس کی سزا تلوار ہے

کرتا ہے اپنی خود کشی — جو بر سر پیکار ہے
اس کو کچل ڈالیں گے ہم — دشمن اگر خونخوار ہے

اے شاہ تو ہرگز نہ ڈر — اللہ تیرا یار ہے
تیری مدد کو مصطفیٰ — اور حیدر کرارؓ ہے

نامرد مرتا روز ہے — مردوں کی موت اک بار ہے
ہرگز نہیں مرتا ہے وہ — مرنے کو جو تیار ہے

جوش شجاعت دل میں ہو — دل ہی بڑا ہتیار ہے
اس کو بجھاؤ خون سے — دنیا جو آتشبار ہے

با آبرو ہو زندگی — بے آبرو بیکار ہے
گر ہمتِ مردانہ ہو — آسان ہر دشوار ہے

مردوں کا غازہ خون ہے — زیور مرا ہتیار ہے
جو بھاگتا ہے جنگ سے — بزدل ہے نا ہنجار ہے

تم حق پرست اور شیر ہو — کتوں سے ڈرنا عار ہے
ان بزدلوں کو مارلو — یہ بھی کوئی دشوار ہے
آگے بڑھو آگے بڑھو — پیچھے خدا کی مار ہے
جنت تمہارے واسطے — آراستہ تیار ہے
مسلم بہ حالِ بیکسی — بے قوت و بے یار ہے!
پر تیرے نام پاک پر — مرنے کو وہ تیار ہے

مُسلم پہ ہو فضل و کرم تیرا جو تابعدار ہے
مُسلم کو دے فتح و ظفر تیری مدد درکار ہے
حسرت نے جو تھا کہہ دیا
اب مالک و مختار ہے

علامہ مولانا محمد عبد القدیر صاحب حسرت صدیقی
سابق صدر شعبۂ دینیات جامعۂ عثمانیہ

اچھّی اچھّی باتیں

---

(۱) بُروں کی صحبت میں نہ بیٹھو ورنہ تم بھی بُرے بن جاؤ گے۔
(۲) ماں کو آزردہ نہ کرو کیونکہ دنیا میں تمہارا ماں سے زیادہ چاہنے والا کوئی نہیں۔
(۳) ہمیشہ بھوک رکھ کر کھاؤ زیادہ کھانے سے بیمار ہو جاؤ گے اور تھوڑے کھانے سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔
(۴) کسی کو حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائیوں کو حقیر سمجھنے سے تم بڑے نہیں بن سکتے۔
(۵) جھوٹ کبھی نہ بولو کیونکہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔
(۶) بزرگوں کی نصیحت پر عمل کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔
(۷) چوری کرنا بڑی بزدلی ہے اس سے انسان بہت ذلیل ہوتا ہے۔
(۸) پہلے سوچو پھر بولو۔ پہلے سمجھو پھر کام کرو۔
(۹) اگر چھوٹے بھائی سے لڑو گے تو وہ تمہارے خلاف جاسوسی کریگا۔

(۱۰) نماز مسجد میں پڑھا کرو۔ اگر خدا کے گھر کو آباد نہ کرو گے تو تمہارے گھر غیر آباد ہو جائیں گے۔

(۱۱) رذیل آدمی سے ملو نہ لڑو۔ ورنہ تمہارا بھی رذیلوں میں شمار ہوگا۔

(۱۲) سچا طالب علم پڑھتے وقت کسی اور طرف توجہ نہیں کرتا۔

(۱۳) بازار میں پھرنا آوارگی کی دلیل ہے۔

(۱۴) بُری باتوں سے جتنا بچو گے تمہارے اندر اچھی باتیں پیدا ہوں گی۔

(۱۵) اس طرح بولو کہ سننے والے تمہاری بات سُن کر خوش ہوں۔

(۱۶) دوست کی قدر کرو۔ ورنہ تم خدا کی بڑی نعمت سے محروم ہو جاؤ گے۔

بلند ہمّت بنو

اے قوم کے ہونہار لڑکو! میں نے گزشتہ اشاعت میں لکھا تھا کہ "اچھی باتیں" بتانے کا سلسلہ قائم رکھونگی۔ اُس مرتبہ تمھیں میرا ناچیز مشورہ تھا کہ "وقت کی قدر کرو" آج میں تمھیں ہمت کا سبق دینا چاہتی ہوں مجھے امید ہے کہ میری باتیں گوش دل سے سنی جائیں گی اور اُن پر عمل کرکے دوسری قوموں پر یہ ظاہر کردو گے کہ باغ اسلام کے نونہال اب طاقتور درخت بن رہے ہیں۔ اب تک غفلت کی نیند سو رہے تھے لیکن اب وہ جاگ اٹھے ہیں اور غفلت کو دور کردینا اس بات کی دلیل ہے کہ ترقی کا پہلا زینہ طے ہوگیا۔

مسلمان بچو! بالخصوص ہندوستان کے مسلمان بچوں کیلئے کس قدر افسوس اور عبرت کی جگہ ہے کہ دوسرے ملکوں کے ہونہار لڑکوں نے ترقی کے کئی زینے طے کرلئے اور تم نے ابھی پہلے زینہ ہی کی صورت نہیں دیکھی

آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اٹھ بھی کھڑے ہوئے
میں جا ہی دیکھتا تری محفل میں رہ گیا!

میں تو اس غفلت کی وجہ صرف یہی سمجھتی ہوں کہ تم نے اچھی عادتیں اور اچھے اخلاق چھوڑ دے اور انکی جگہ بری عادتیں پیدا کرلیں

پیارے بچو! تم نے اپنے ملک کی تاریخ تو ضرور پڑھی ہو گی۔ اگر نہیں پڑھی ہے تو اب پڑھو تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ تمھارے آبا و اجداد نے جنگ کے میدان میں مردان دلاور کے دلوں پر شجاعت اور بہادری کی دھاک بٹھا دی کیسے کیسے کارہائے نمایاں کئے اور تاریخ کے صفحات کو اپنے زرین کارناموں سے زینت بخشی کون سی خوبی تھی جو اُن میں نہ تھی اور کون سا فن تھا جس میں اُن کو دخل نہ تھا! شاعری، مصوری اور انشاء پردازی میں مشہور زمانہ تھے، فن سپہگری میں یگانہ تھے۔ منطق، فلسفہ، جغرافیہ، ہندسہ، غرضکہ علوم و فنون کا معدن اور مخزن تھے۔ زیور اخلاق سے آراستہ تھے۔ وقت کی قدر انھوں نے کی صبر و استقلال سے انہوں نے کام لیا۔ "عالی ہمتی" ان کا خاص جوہر تھی، اُن کا حلم اور اُنکی بُردباری مشہور تھی۔ تواضع او ملنساری اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اپنی انکساری اور خاکساری پر اُن کو ناز تھا اور بجا ناز تھا۔ کم گوئی کی صفت اُن میں بدرجہ اتم تھی۔ اب کہاں تک اُنکی خوبیوں کو گنایا جائے۔ مختصر یہ ہے کہ وہ لوگ اس دنیا سے گذر گئے لیکن اپنے کارناموں اور اپنی خوبیوں کے باعث ابتک زندہ ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! تم اگر اپنی آنکھوں سے غفلت کا پردہ اٹھادو اور مغربی تقلید کو، جس کو فیشن پرستی کہا جاتا ہے، ترک کر دو تو میرا دعویٰ ہے کہ تم بھی دوسری قوموں کے دوش بدوش کھڑے ہونے کے قابل ہو سکو گے۔

شرط یہ ہے کہ تم میں عالی ہمتی پیدا ہو جائے۔ یاد رکھو جس انسان کی ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس کی شان و شوکت بڑھ جاتی ہے تم بھی اگر ہمت سے کام لوگے تو ہر مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے اور کامرانی خود آگے بڑھ کر تمھارے قدم چومے گی۔ ایک مرتبہ تم ہمت سے کام لے کر دیکھو تو سہی۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شخص ہمت بلند رکھتا ہے اس کو تلخی میں بھی لذت ملتی ہے۔

اے باغ جہاں کے نونہالو! کیا تم نے پیغمبروں اور مقدس لوگوں کے واقعات اور ان کے تذکرے نہیں سُنے کہ انھوں نے دنیا میں کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائیں اور کیسے کیسے رنج سہے لیکن ہمت کبھی نہ ہاری اور جس مقصد، جس ارادے کو لے کر آگے بڑھے تھے آخر کار اُس میں کامیابی حاصل کی کیونکہ وہ نیک تھے اور اُن کے کام بھی نیک ہی تھے۔ انھوں نے خدا پر بھروسہ رکھا اور ہمت سے کام لیا۔ ان کے سب کام خدا کو پسند تھے اور یہی وجہ ہے کہ آج تک اُن کا نام ہماری زبانوں پر ہے۔ خدا کے مقدس اور پیارے بندے دنیا میں نہیں ہیں لیکن آج تمام عالم کی زبانوں پر انھی کے کارنامے ہیں۔ اگر وہ آفتوں سے منہ موڑ لیتے مصیبتوں سے

گھبرا جاتے اور ہمت ہار بیٹھتے تو دنیا میں کامیاب نہ کہلاتے اور آخرت میں ان کا درجہ بلند نہ ہوتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عالی ہمتی، نصرت و فتحمندی اور کامیابی کی جان ہے۔ کامرانی اور اقبال مندی کی شان اسی ہمت عالی سے ہے۔ کسی شاعر نے ہمت کا کیا ہی اچھا سبق دیا ہے۔ ؎

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

کہتا ہے تم اپنی ہمت بلند رکھو عالی ہمت بنو تاکہ خدائے تعالیٰ کے پاس بھی اور مخلوق کے پاس بھی تمھاری ہمت کے موافق تمھارا اعتبار ہو۔ انسان کا اعتبار، انسان کا اقتدار دراصل ہمت ہی سے ہے۔ عالی ہمتی سے عزت دوچند ہو جاتی ہے۔

عزیزو! اگر تم بلندی اور فوقیت حاصل کرنا چاہتے ہو، اگر تم باکمال بننا چاہتے ہو تو ہر وقت ترقی کی فکر کرو اور ترقی کے راستے میں اگر رکاوٹیں پیدا ہو جائیں تو کم ہمت نہ بنو۔ دامن ہمت کو ہاتھ سے نہ چھوڑو صبر و استقلال سے کام لو۔ تم یقیناً سب پر فوقیت لے جاؤ گے اور سب سے بلند رتبہ حاصل کرلو گے۔ لیاقت قابلیت اور شجاعت میں کوئی تمھارا مدِمقابل نہ رہے گا۔ ایسی خواہش کس قدر مبارک ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ خواہش فوقیت و بلندی سے غرور اور تکبر پیدا نہ ہونے پائے۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لڑکے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور غیر شعوری طور پر اُن میں غرور پیدا ہو جاتا ہے۔ غرور ہی کی وجہ سے صحیح معنوں میں وہ دوسروں کی نگاہوں میں عزت نہیں پیدا کرسکتے بلکہ اس کے برعکس لوگ اُن کو بُرا سمجھنے لگتے ہیں۔ لہٰذا اگر تم نے آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے تو اس وصف اور خوبی کو غنیمت سمجھو مگر غرور کو اپنے نزدیک نہ آنے دو کیونکہ جس طرح ہمت سے عزت نصیب ہوتی ہے اُسی طرح غرور سے ذلت ملتی ہے اور خدا نہ کرے کہ تم اوروں کی نگاہوں میں ذلیل ہو۔ آخر میں میں خدائے پاک سے دعا مانگتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ تم بھی اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرکے میری دعا میں شریک ہو جاؤ۔ میرا ایمان ہے کہ خداوند قدوس تمھارے ننھے ننھے ہاتھوں کو، جو دعا کیلئے پھیلے ہوئے ہیں، دیکھ کر بیتاب ہو جائے گا اور اس کی رحمت جوش میں آجائیگی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ رحمت خداوندی جوش میں آنے کے بعد دعا مقبول نہیں ہوتی! لو دعا مانگو۔

ہر طفل ہو دین کا سپاہی ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اِلٰہی

الٰہی ہم کو ثابت قدم کر

مسعود جہاں متعلمہ جماعت نوم وسطانیہ
بنت جناب یوسفی صاحب

دنیائے خوشبو کی امتیازی مصنوعات

عطر جناح

(رجسٹرڈ)

جناح سینٹ

(رجسٹرڈ)

بالکل انوکھی خوشبو
اور پائیداری میں
بھی بے مثل ہیں
دوسروں پر
ان کو ہمیشہ ترجیح
دیجئے۔

عطر جناح پکیٹ کلاں عا
خورد عہ

جناح سینٹ پکیٹ کلاں عا
خورد عہ

ہندوستان میں واحد تیار کنندہ

روح تازہ کمپنی مچھلی کمان

شاخ چمن: گولکنڈہ حیدرآباد دکن

اعجاز پریس چھتہ بازار

بچوں کا واحد ترجمان

ماہنامہ **مسلم** حیدرآباد دکن

جلد (۱) | ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | شمارہ (۶)

فہرست مضامین

نمبر شمار	کیا کیا لکھے ہیں	کس کس نے لکھے ہیں	صفحہ	نمبر شمار	کیا کیا لکھے ہیں	کس کس نے لکھے ہیں	صفحہ
۱	ہماری تمنا	ادارہ	۲	۱۱	تین اقل ہند	بیگم عبدالعزیز آغا پورہ	۱۵
۲	متاع قوم	شاکر ہاشمی	۳	۱۲	اچھی اچھی باتیں	سیدہ جعفر حسین کٹلمنڈی	۱۶
۳	حضرت ابوبکر صدیقؓ	سید صلاح الدین الغازی مبلغ اسلام	۴	۱۳	خدا سے مانگو	محمد علی شریف کندگی	۱۷
۴	لطیفے	سید نظیر حسین گارلہ جاگیر	۷	۱۴	بھیک کی روٹی	احمد علی آحمد	۱۹
۵	〃	محمد عمر جمال	〃	۱۵	سوال و جواب	ادارہ	۲۰
۶	دعا۔ نظم	عبدالباسط نعیم اردو جنرل اعجیرہ	۸	۱۶	بچوں کی مسلم لیگ برادری	〃	۲۲
۷	انسانیت	محمد علی منظور چشتی	۹	۱۷	تبصرہ "کھلونا" ماہوار دہلی	〃	۲۳
۸	لوری	محمد احمد علی مرشد	۱۰	۱۸	نتیجہ معمہ نمبر (۲)	〃	〃
۹	سیاست	کریم الدین قیصر	۱۱	۱۹	آسان معمہ نمبر (۳)	〃	۲۴
۱۰	تندرستی	عبداللہ رشید ہارون متعلم گوشہ محل ہائی اسکول	۱۳				

ہماری تمنّا

عظیم تر حیدرآباد سے شائع ہونیوالا مسلمان بچوں کا واحد ماہواری ترجمان رسالہ "مسلم" کا چھٹا شمارہ
قارئین مسلم کے آگے پیش ہے۔ بچوں کی علمی، اسلامی خیالات اور معالات کی تشنگی جیسے مسئلہ کا انحصار مدیر مسلم
کے ساتھ ساتھ ان بچوں پر بھی ہے جنھیں طالب علم کے ساتھ ہی ساتھ لکھنے پڑھنے کا بھی ذوق و شوق ہو
اس بڑھتی ہوئی کمی کو پورا کرنے اور لکھنے والے بچوں کو علمی ترغیب دینے کے لئے ہم نے ان بڑے بچوں
کے مضامین کے ساتھ ساتھ ہمارے لکھنے والے کم سن بچوں کے مضامین اور نظمیں بھی بجنسہ تصیح کر کے
رسالہ مسلم میں شائع کر رہے ہیں تاکہ بچے کافی معلومات بھی حاصل کریں۔ گزشتہ دفعہ ہم نے اپنے مسلمان بھائی
اور خصوصاً تاجر اور کاروباری اصحاب سے رسالہ مسلم سے جو تعاون کی گزارش کی تھی۔ اس سے ہمارا مقصد
صرف خالص اسلامی علوم کی تبلیغ و اشاعت رسالہ مسلم کے ذریعہ ان غریب سے غریب مسلمان بھائیوں
اور بچوں تک پہنچانا تھا جن کے دستِ تعاون اور امداد سے ہم مسلم کی موجودہ قیمت عا؎ں سے گھٹا کر عہ؎ یا عہ
کر سکیں ہمیں امید ہے کہ مسلم تاجر اور کاروباری اصحاب نہ صرف اشتہارات بلکہ رسالہ مسلم کا ہر مسلمان کو
خریدار بنا کر ہماری مدد فرمائیں گے۔ ہم عبدالباسط صاحب نعیم اچھرہ لاہور کے بہت ہی ممنون ہیں کہ صاحب
موصوف نے ادارہ مسلم کو دامے درمے سخنے قدمے تعاون اور امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔
حسب معمول اس شمارے میں لکھنے والے دو بچے قابلِ انعام قرار پائے ہیں اسلئے ادارہ "مسلم"
ان کو مبارک باد دیتے ہوئے عبدالرشید ہارون متعلم گوشہ محل کے مضمون "تندرستی" اور شاکر ہاشمی کی نظم
"متاع قوم" کو انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔

شاکر ہاشمی

متاعِ قوم

خدا رکھے دکن کے لعل و گوہر اور خزانوں کو
تجلی نور ایماں کی ملے ان پاسبانوں کو

دکن کا ذرہ ذرہ گونج اُٹھے گا شجاعت سے
سبق لیں یہ اگر ٹیپو و عنبر کے فسانوں سے

سیاہ ظلمت کدہ کو پھر سے یہ جنت نشان کردیں
وطن کے مرغزاروں پر جو خونِ دل فشاں کردیں

مئے الفت کا پیمانہ پلائیں سارے عالم کو
مٹادیں دہر سے گر یہ فسادی اور ظالم کو

انھیں لڑکوں میں شیخ الاجل اور منصور پیدا ہوں
بجائے طلب دنیا یہ اگر مذہب کے شیدا ہوں

جہاں کے سارے بندوں کو غلامی سے چھڑائینگے
دکن کے شاہزادوں کو خلافت پر بٹھائیں گے

دعا ہے اس دلِ شاکر کی یہ پھولیں پھلیں یارب
شجاعت کا خلافت کا عطا ہو ان کو پروانہ

سید صلاح الدین الغازی
مبلغ اسلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکرؓ کا نام عبداللہ تھا۔ ابوبکر کنیت اور صدیق لقب تھا۔ دوسرا لقب عتیق (آزاد) تھا۔ باپ کا نام عثمان تھا۔ ابوقحافہ کنیت۔ والدہ کا نام ام الخیر سلمیٰ تھا۔ آپ کا خاندان خاندان قریش کے قبیلہ بنی تیم میں ملک عرب میں بڑا عزت والا خاندان ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر میں رسول اکرمؐ سے تقریباً دو سال چھوٹے تھے۔ اخلاق کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ مصیبت زدوں کی امداد کرنا۔ مہمان نوازی کرنا، احسان و نیکی کرنا۔ حضرت صدیقؓ کی خاص باتیں ہیں۔ شراب پینا عرب کے لوگوں کی خاص عادت تھی لیکن حضرت ابوبکرؓ نے کبھی شراب نہیں پی۔ آپ پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ عرب کے نسب ناموں کا علم سب سے بڑھ کر رکھتے تھے۔

علم کی وجہ لوگ آپ کی عزت کرتے تھے۔ آپ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ تجارت ہی سے بڑے مالدار ہوگئے۔ جب آپ نے اسلام قبول کیا تو چالیس ہزار درہم آپ کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے تھے کہ میں قریش میں سب سے مالدار ہوں۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور تبلیغ اسلام شروع کی تو مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا۔ آپ نے اپنا مال سارے کا سارا تبلیغ میں لگادیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت سعد بن وقاص اور آپ کی والدہ ام الخیر سلمیٰ وغیرہ ابوبکر کی تبلیغ سے اسلام میں داخل ہوئے۔ عرب غلاموں پر بڑا ظلم کرتے تھے۔ پھر اسلام قبول کرنے کے بعد بیچارے غلاموں کی زندگی بھی مشکل میں تھی۔ تمام تمام دن غلاموں

جانوروں کی طرح کام لیتے تھے عرب اور دوسرے ملکوں کے لوگ آدمیوں کو جانوروں کی طرح خرید لیتے تھے اوران خریدے ہوئے انسانوں کی کوئی عزت نہ تھی اسلام نے ان غریبوں پر بڑا احسان کیا۔ ابوبکرؓ نے ان غلاموں کو خرید کر آزاد فرمادیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ "ابوبکرؓ کے مال سے بڑھ کر کسی کے مال نے مجھے نفع نہیں پہنچایا۔

آپ کا جسم دبلا تھا لیکن دل بہت قوی تھا۔ باوجود مالدار ہونے کے عربوں نے آپ کے اسلام قبول کرنے پر آپ کو تکلیفیں پہنچائیں۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھلے طور اسلام کی تبلیغ کرنے لگے لوگوں نے خوب مارا ان کے قبیلہ کے لوگ ان کو اٹھا کر گھر لے گئے۔ آپ کو گھر پہنچنے کے بعد ہوش آیا۔ جب لوگوں نے زیادہ ستانا شروع کیا۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک حبش کو ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ ابوبکر بھی ہجرت کے لئے تیار ہو گئے اور نکل پڑے۔ راستہ میں ابن الدغنہ نامی ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس نے کہا آپ جیسا ہمدرد، صلہ رحمی کرنے والا مصیبت میں غریبوں کی مدد کرنے والا وطن سے نہیں نکالا جا سکتا اس نے ابوبکرؓ کو واپس لایا۔ اور اعلان کیا آج سے یہ میری امان میں ہیں۔ (عرب میں یہ قاعدہ تھا کہ جو بھی شخص جس کسی کو اپنی امان میں لے لیتا اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جب تبلیغ میں زیادہ تکلیفیں دی جانے لگیں تو اللہ نے حضرت محمدؐ کو ملک عرب سے ہجرت کرنے کا حکم دیا (اسی وقت سے سن ہجری شروع ہوا) ہجرت کے وقت حضرت ابوبکرؓ ساتھ تھے۔ قرآن کریم میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کے متعلق ارشاد ہوا۔ "ثانی اثنین" کا خطاب ملا۔ آنحضرتؐ کے وصال کے بعد بڑے بڑے صحابہ کے مشورہ سے ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔

آپ نے خلافت قبول کرنے کے بعد ایک نصیحت سے بھرا ہوا خطبہ دیا۔

"مجھے یہ حکومت سپرد کی گئی ہے میں اسکی خواہش نہیں رکھتا میں چاہتا تھا کہ تم میں سے کوئی اور میری جگہ اس کام کو چلاتا۔ اگر تم یہ چاہو کہ میں ویسا ہی کام کروں جس طرح اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو یہ ناممکن ہے ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحی تھی۔ میں صرف ایک ادنیٰ بندہ ہوں اگر تم دیکھو کہ میں سیدھا

چل رہا ہوں تو پیروی کرو اور اگر دیکھو کہ ٹیڑھا چل رہا ہوں فوراً روک دو۔ کمزور میرے نزدیک زیادہ طاقتور ہے یہاں تک کہ میں اس کا حق دلا دوں۔ طاقتور میرے نزدیک کمزور ہے یہاں تک اس سے اللہ کا وہ حق نہ لے لوں جو اس کے ذمہ ہے۔ اگر میں نیک کام کروں تو میری مدد کرو۔ کوئی برا کام کروں تو تم مجھے درست کرو۔"

آپ کی خلافت کے زمانہ میں بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہو گئے تھے لیکن آپ نے سب کی شورش کو ختم فرما دیا۔ بعض قبیلے مرتد ہو گئے یعنے دین کے بعض احکام سے انکار کر دیا۔ یعنے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے نہایت سختی سے کہا کہ اگر کسی کے ذمہ اونٹ کی نکیل کی ایک رسی بھی زکوٰۃ کے حساب میں آتی ہو تو وصول کروں گا چنانچہ آپ نے وصول کیا۔ آپ کے زمانہ میں اسلام کا پیغام دور دور کے ملکوں تک پہنچایا گیا۔ سلطنت روما اور سرحد شام تک اسلام پہنچایا گیا۔

آپ کی خلافت کا زمانہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ سے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ تک رہا۔

حضرت ابوبکرؓ بڑے رحم دل تھے اور نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ خلیفہ ہو کر بھی فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ غذا نہایت معمولی تھی۔ آپ کے لئے بیت المال سے روزینہ مقرر تھا۔ ایک دن آپ کی بیوی نے کہا کہ میٹھا کھانے کو طبیعت چاہ رہی ہے تو آپ نے کہا کہ تمہیں جو اخراجات خوراکی کے دیئے جاتے ہیں اسی میں سے گنجائش نکال کر پکا لو۔ چنانچہ آپ کی بیوی نے روزانہ تھوڑا تھوڑا کر کے گنجائش نکال لی۔ اور کئی دن بعد میٹھا پکایا اور دسترخوان پر رکھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے دریافت کیا کہ میٹھا کہاں سے آ گیا۔ بیوی نے کہا کہ میں نے روزینہ جو ملتا ہے اس میں سے کفایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا تو روزینہ جو تمہیں ملتا ہے وہ زیادہ معلوم ہوتا ہے تب ہی تو تم نے میٹھا پکایا ہے روزینہ کی مقدار کم کر دی جانی چاہئے۔ چنانچہ آپ نے بیت المال سے روزینہ میں کمی کرا دی اور کہا کہ قوم کا پیسہ ضرورت سے زیادہ اخراجات کے لئے نہیں ہے۔ بچو! تم نے دیکھا کہ قوم کی خدمت کرنے والے کتنی احتیاط کرتے تھے ہمیں بھی چاہئے کہ حضرت ابوبکرؓ کی طرح احتیاط کرنے کی

کوشش کریں۔

آپ اس قدر ملنسار اور ہمدرد تھے کہ محلے میں جن کے پاس بکریاں تھیں ان کو دودھ دُوہ دیا کرتے تھے خلافت کے بعد بھی آپ کا یہ کام جاری رہا۔ ۷ رجمادی الثانی ۱۳ھ پیر کے دن آپ بیمار ہوئے۔ بیماری نے طول کھینچا تو آپ نے اسی اسلام کے کام کو چلانے کے لئے لوگوں سے مشورہ کیا۔ بڑے بڑے صحابہ سے دریافت کیا کہ کون اس کام کو چلائے تو کہا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کام کیلئے مناسب ہوں گے۔ رائے مشورہ سے حضرت عمرؓ منتخب ہوگئے۔ منگل کے دن ابوبکرؓ کا وصال ہوگیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی آپ کو دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت آپ کے پاس بیت المال کی ایک پُرانی چادر۔ ایک اونٹنی اور ایک غلام تھا۔ حضرت عمرؓ کے پاس بھجوا دیا گیا۔ اپنے مال کے متعلق جو خلافت کے پہلے کا تھا۔ پانچویں حصے کی وصیت کی کہ اللہ کی راہ میں دیدیا جائے۔

لطیفے

سید نظیر حسین گارلہ جاگیر

انور۔ (اقبال سے) احمد نے مجھے پاگل کہا ہے۔

اقبال۔ اس کی تو عادت ہی ہے کہ ہر شخص کے منہ پر سچی بات کہہ دیتا ہے۔ موقعہ شناسی تو اسے آتی ہی نہیں۔

عمر جمال

ایک محفل میں ایک پادری صاحب وعظ کہہ رہے تھے کہ اگر تم بُرے کام کروگے تو خداوند کریم کے عتاب سے جہنم کے اندھیرے غار میں ڈھکیلے جاؤ گے اس پر ایک گاؤں والے نے جواب دیا کہ حضرت بھلا جس جگہ رات دن آگ جلتی ہو وہاں اندھیرے کا کیا گذر۔

عبدالباسط نعیم
(اردو مڈل، اچھرہ (لاہور)

دعا

خدایا مجھے نیک لڑکا بنا دے خدایا مجھے لکھنا پڑھنا سکھا دے

مجھے بخش مادر پدر کی محبت عطا کر مجھے بھائی بہنوں کی الفت

نمازوں کا پابند مجھ کو بنا دے مجھے اپنے مذہب کا شیدا بنا دے

فرائض میں اپنے بجا لا سکوں سب وہ ہمت، وہ قوت مجھے بخش یارب

لبوں پر ہو میرے سدا نام تیرا ترا نام لینے سے ہو کام میرا

مری زندگی ہو پتنگے کی صورت مجھے علم کی شمع سے ہو محبت

گلوں سے ہو جس طور زینت چمن کی اُسی طور ہو مجھ سے زینت وطن کی

مجھے دردمندوں سے الفت ہو یارب غریبوں سے مجھ کو محبت ہو یارب

برائی سے دل کو ہٹا دے خدایا

مجھے نیک لڑکا بنا دے خدایا

محمد مسلم منظور چشتی

اِنسانیت

عید کا روز ہے تمام دنیا میں خوشیاں منائی جا رہی ہیں جدھر دیکھو لوگ نئے نئے اور قیمتی لباس پہنے نماز پڑھ کر اپنے اپنے گھروں کو واپس آ رہے ہیں۔ حامد بھی اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ گھر آیا اور اپنی ماں کے قدم بوس ہوا پھر تمام گھر والوں سے ملنے کے بعد باپ اور بھائی کے ساتھ کھانا کھایا لیکن آج وہ کچھ رنجیدہ سا تھا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حامد نے اپنے نئے کپڑے اتار دیے اور ماں سے اپنے جمع کئے ہوئے بیس روپے مانگ لئے۔ ماں نے سمجھا کہ عید کا روز ہے اس لئے روپے دیدیے مگر کپڑے بدلنے کی وجہ پوچھی۔ حامد نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا "ماں اپنے محلے کے آخر پر جو شرفو رہتا ہے اس کا بیمار باپ آج صبح مر گیا۔ میں میت میں شریک ہونے جا رہا ہوں وہاں تمام لوگ غم میں ہوں گے اور پھر جب شرفو مجھے نئے کپڑوں میں دیکھے گا تو اس کو اپنی حالت دیکھ کر اور رنج ہو گا" ماں کو بھی شرفو کے باپ کی موت کی خبر سن کر رنج ہوا۔ اس نے پانچ روپیے کی نوٹ دیتے ہوئے کہا "بیٹے یہ لو شرفو تمہارا ہم عمر اور ساتھی ہے وہ لوگ بہت غریب ہیں۔ یہ پیسے شرفو کو دیدینا بیچارے کی مصیبت میں کام آ جائیں گے۔"

تمام دنیا میں عید ہو رہی تھی اور شرفو کے گھر میں رونا پیٹنا ہو رہا تھا سب سے زیادہ شرفو اپنی یتیمی پر رو رہا تھا۔ جب حامد پہنچا تو شرفو دوڑ کر لپٹ گیا اور دونوں رونے لگے۔ حامد نے اسے بہت سمجھایا اور کہا "موت خدا کے حکم سے آتی ہے اور تمہارا یہ رونا گویا اس کا حکم ماننے سے انکار کرنا ہے تمہیں اپنے باپ سے جتنی محبت ہے خداوند عالم کو اپنے بندوں سے ستر درجہ زیادہ محبت ہے

پھر آج عید جیسے مبارک دن مرنا اس بات کی علامت ہے کہ تمہارے والد سے پروردگار عالم کو کتنی محبت تھی"۔ غرض اور بہت کچھ سمجھا کر حامد شرفو کو ایک طرف لے گیا اور کہا۔ "روتے دھوتے ہی رہ گئے یا کچھ مرحوم کے کفن دفن کا انتظام بھی کروگے۔ شرفو نے جواب دیا۔ صبح سے پیسوں کا انتظام ہو رہا تھا اب ماموں جان وغیرہ تمام انتظامات کے لئے جارہے ہیں اس پر حامد نے پچیس روپے نکال کر شرفو کے ہاتھ پر رکھ دیے اور کہا "پانچ روپے اماں جان نے دیے ہیں اور بیس روپے میرے ہیں ان پیسوں کو کفن دفن کے کام میں لاؤ"۔ شرفو اپنے ساتھی کی امداد سے متاثر ہو کر رونے لگا اور لینے سے انکار کر دیا لیکن حامد نے زبردستی پیسے اس کے حوالے کر دیے۔

غرض حامد شرفو کے والد کو دفنا کر شرفو کو اس کے گھر چھوڑ آیا۔ اس وقت تک پانچ بج رہے تھے۔ حامد کے مدرسہ کے ساتھی گھر پر اس کے انتظار میں تھے حامد آتے ہی عید ملاقات ہوئی۔ پھر حامد نے سب کو شرفو کے والد کی موت کی تفصیل سنائی۔ سب ساتھی بھی رنجیدہ ہوئے۔ اس کے بعد سب نے کہا جو ہونا تھا سو ہو گیا چلو کم از کم باغ عام تک ہو آئیں۔ حامد نے کہا میں کہیں نہیں آؤنگا۔ آپ تمام لوگ جا سکتے ہیں جب

بھول گئے پھر کیا تب حامد نے کہا کہ یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ ہمارا ۲

۲ ہی ایک ہم عمر ساتھی ہم ہی جیسا انسان غم میں ہو اور ہم تفریح کرتے پھریں اپنی انسانیت مجھے ایسے کاموں کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ سنکر سب ساتھی خاموش ہو گئے اور اپنے اپنے گھروں کو چلدیے۔

پیارے بچو! دیکھا تم نے انسانیت کسے کہتے ہیں دوسروں کی خوشی میں تو ہر کوئی شریک ہوتا ہے لیکن دوسروں کے غم میں شریک ہونا اور مصیبت میں کام آنا ہی سب سے بڑی انسانیت ہے!

محمد احمد علی شہد

لوری

کھیلو کودو بچو پیارو　　　اللہ اللہ بولو پیارو

اللہ اچھا روتے اچھے — پڑھنے والے بچے اچھے
اچھی باتیں سب ہی اچھی — بھائی اچھے اماں اچھی
چنو منو دونوں اچھے — اللہ والے بچے اچھے
پڑھنے نمازیں مسجد جائیں
خوش خوش اپنے گھر کو آئیں

کریم الدین قیصر

سیاست

بسلسلۂ سابقہ

حامد۔ ابا ابا اٹھیے۔ بڑے حضرت نے کہا کہ ارے بھئی آج صبح ہی صبح تم نے کیا کھٹ کھٹ شروع کردی۔ نہ توجہ ہے اور نہ تعطیل جاؤ اپنا کام کرو وظیفہ پڑھ کر ابھی ابھی لیٹا ہوں حامد ذرا سنئیے تو سہی تمام لوگ سڑک پر مکان کے سامنے جمع ہو گئے ہیں اور کچھ پکار رہے ہیں مجھے تو ڈر معلوم ہو رہا ہے ابا میاں باہر گئے ہوئے ہیں امی جان اور دادی ماں بچوں کو لے کر خاموش بیٹھی ہیں۔ بڑے میاں نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور پڑے پڑے ہی آوازیں سنتے رہے پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر ڈنڈا سنبھالا اور کھڑکی میں جا کھڑے ہوئے کیفیت دیکھی اور پھر باہر نکل گئے حامد بھاگا بھاگا اپنی ماں کے پاس گیا۔ اور دادا جان کے باہر جانے کی اطلاع دی۔ سلطانہ نے کہا کہ ان کو اٹھایا کس نے؟ ہائے اللہ خدا جانے اب کیا ہوگا؟ وہ دیکھو وہ بھی مجمع میں مل گئے۔ حامد۔ امی میں ابھی جا کر بلا لاتا ہوں۔ سلطانہ نا بیٹا بڑے لوگوں میں بچوں کا کیا کام؟ وہ خود ہی آجائیں گے مگر حامد ذرا اتنا کام کرو عیدو خاں سے کہو کہ وہ نانا جان کی حفاظت کو جائے اور صالح سے کہو کہ وہ مکان کی نگرانی کرے مکان کے تمام دروازے بند کر دیے جائیں۔ ابھی یہاں یہ ہو ہی رہا تھا کہ سامنے سامنے بڑے حضرت اور پیچھے پیچھے مجمع آوازیں لگاتا ہوا

مکان کے احاطے میں داخل ہونے لگا لوگوں نے بڑے میاں کو ہاتھوں پر اٹھا لیا مکان کے نوکروں نے جب یہ حالت دیکھی تو تلواریں سونت کر مجمع کے مقابل ہو گئے۔ بڑے میاں نے کہا کہ عیدو سامنے سے ہٹ جاؤ اور ان لوگوں کو بٹھا کر ان کے حقے پانی کا انتظام کرو۔ یہ سب ہمارے مہمان ہیں غرض کہ اس کے بعد وہ لوگ اپنے اپنے مکان کو واپس ہو گئے۔ بڑے حضرت کھانستے کھنکارتے مکان میں داخل ہوئے ان کا اندر داخل ہونا ہی تھا کہ تمام عورتوں بچوں اور نوکروں نے بڑے میاں کو گھیر لیا۔ حامد جو سب کے پیچھے ہو گیا تھا۔ دکھتا ہوا بڑے میاں کے سامنے پہنچ کر ان کے ہاتھ سے کاغذ لے اڑا۔ بڑے میاں نے کہا بیٹا خبردار ایسا نہ ہو کہ تمہاری نادانی سے پھٹ جائے حامد تو پھر بتلائیے نا کہ یہ کاغذ کیا ہے اور یہ سب لوگ کیوں آئے تھے۔ بڑے میاں اچھا پہلے کاغذ دو پھر ہم سب سناتے ہیں۔ سب لوگوں کے سمجھانے منانے سے حامد نے کاغذ واپس کیا تب بڑے میاں نے سب کو بیٹھ جانے کو کہا اور خود سب کے درمیان بیٹھ گئے تھوڑا سا پانی پیا اور کہا کہ ہم نے جنگ عظیم کی بابت کچھ باتیں تم لوگوں سے کہی تھیں اسی جنگ کا یہ ایک قصہ ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جہاں ہمارا پڑاؤ تھا خدا جانے دشمن نے کس ترکیب سے اس کے نیچے سرنگ لگا دی اور کسی کو خبر تک نہ ہونے پائی ایک رات پہاڑی نگراں فوج میں میں کام کر رہا تھا اور اپنے سنہرے گھوڑے پر بیٹھا چاندنی رات میں نگہبان چوکیوں کی نگرانی کر رہا تھا کہ اچانک حادثہ ہوا میرا گھوڑا جو پہاڑی پر قدم چل رہا تھا ٹھوکر کھا کر ایک دم ترکس ہو گیا۔ جس کی وجہ سے میرا منہ اپنے پڑاؤ کی طرف ہو گیا۔ حامد نے کہا تو گویا بابا آپ نگرانی نہیں بلکہ تفریح کر رہے تھے۔ بڑے میاں نے کہا نہیں بیٹے عموماً نگراں کار اپنے پڑاؤ کو چھوڑ کر دوسرے سمتوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اس لئے کہ غیر سمت سے دشمن کے حملے کا خوف ہوتا ہے۔ خیر تو سنو جب میرا منہ اپنے پڑاؤ کی جانب ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے پہاڑ اور پڑاؤ کے درمیانی گڈھ پر کچھ سیاہ سایے ہل چل کر رہے ہیں۔ بار بار کچھ روشنی ہوتی اور ہمارے پڑاؤ کے اوپر سے پچھلی پہاڑی پر اور وہاں سے اسی قسم کی روشنی ادھر آتی ہوئی دکھائی دی۔ اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ عیدو خاں نے آکر اطلاع دی کہ سرکار

کچہری سے ضروری میں آپ کا بلاوا آیا ہے۔ گاڑی تیار کھڑی ہے ۔

(باقی آئندہ)

عبدالرشید ہارون
متعلم گوشہ محل ہائی اسکول

تندرستی

تندرستی ہزار نعمت ہے یہ وہ الفاظ ہیں جو ہر ایک انسان کو رشک دلاتے ہیں کہ وہ تندرست کہلائے اور ہر انسان اس چیز کا خواہشمند ہوتا ہے کہ تندرست بنے اور اگر تندرست ہے تو اپنی تندرستی کو برقرار رکھے۔ اب یہ سوال ہے کہ تندرستی کس طرح قائم کی جاتی ہے یا کس طرح حاصل کیجاتی ہے۔ اس کے لئے ہر انسان کو چاہئے کہ اپنی عمر اور اپنی جسمانی حالت کے لحاظ سے ورزش کیا کرے لیکن ورزش کرنے کے بعد انسان موٹا اور قوی ہوجائے۔ تو وہ (تندرست) کہلانے کا کوئی حق نہیں رکھتا بلکہ وہی انسان تندرست کہلا سکتا ہے جس میں یہ چار خواص ہوں۔

(۱) قوت (۲) دم (۳) پھرتی (۴) رفتار

اگر کوئی بڑا پہلوان ہے اور خوب موٹا تازہ ہے تو اس میں صرف دو خواص پائے جاتے ہیں

(۱) قوت (۲) دم

فرض کرو کہ اگر کوئی چیز اس پر گر رہی ہے اور اس کا جسم پھرتیلا نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ وہ اس چیز سے بچ نہیں سکتا اور اس کے مرجانے کا امکان ہے اگر اس کے جسم میں پھرتی ہے تو وہ بچ سکتا ہے جسم میں پھرتی پیدا کرنے کے لئے انسان کے لئے لچکدار ورزشیں کرنا سودمند ہے اگر کوئی شخص ہندوستانی ورزش کرتا ہو اور ایک جگہ کھڑے رہکر بیٹھک کر رہا ہو تو اس کے جسم میں قوت اور موٹائی پیدا

ہوگی۔ اس کے برخلاف اگر وہ آگے پیچھے ہٹ کر یعنی (سپاٹ) بیٹھک کرے تو اس کے جسم میں قوت اور موٹائی کے علاوہ پھرتی بھی پیدا ہوگی۔ جہاں تک ہوسکے انسان کو ہلکی ورزش کرنا چاہئے اس کے متعلق اکثر یورپین سینڈو نے اپنے اس خیال کو ظاہر کیا ہے کہ جہاں تک ہوسکے انسان ہلکی ورزش کرے اور ورزش کرنے کے بعد اچھی اور ہلکی غذائیں استعمال کرے جو خون کو بڑھانے کے علاوہ خون کو صاف بھی کرے ہمارے ہاں ہندوستانی پہلوان نہایت سخت اور خوب ورزش کرنے کے عادی ہوتے ہیں جس کے سبب اُن کے جسم بھدے اور بدنما ہوجاتے ہیں اس لئے ہلکی ورزش کرنا ہی بہتر ہے اسکے یہ معنے نہیں کہ بالکل [illegible] وہ ورزش نہیں کرنا چاہئے کہ وہ بالکل تھک جائے اور پھر بھی ورزش کررہے ہیں۔ اس سے فائدہ کے بجائے نقصان ہوتا ہے کچھ تھکنے کے بعد ورزش روک دیں اور آرام لیں پس ورزش کرنے کے بعد کم ازکم ۲ منٹ آرام لینا ضروری ہے ورزش کرنے والے کے حواس خمسہ جلد خراب نہیں ہوتے انکی بینائی عرصہ تک خراب نہیں ہوتی۔ اور ان کے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ الغرض ورزش کرنے والا انسان ہرطرح بہتر ثابت ہوتا ہے ورزش کرنے والوں کی اولاد بھی قوی اور بہادر پیدا ہوتی ہے جو قوم اور ملک کے لئے بہت کچھ کرسکتے ہیں اور جن سے بہت کچھ امید ہوسکتی ہے لیکن کمزور کی اولاد کمزور ہی پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان میں (۸۰) فیصدی لوگ کمزور اور لاغر ہوتے ہیں اس کے برخلاف یورپ میں (۹۰) فیصدی لوگ قوی اور مضبوط ہوتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ ورزش کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور اچھی غذائیں استعمال کرتے ہیں ہندوستان میں ۲۵ سال کا نوجوان جھک جاتا ہے اور اس کا سینہ اندر ہوجاتا ہے اور ہڈیاں نکل آتی ہیں اور یورپ میں ۵۰، ۶۰ سال کا بوڑھا شخص بھی سینہ تانے ہوئے سیدھا چلتا ہے اور خوب مضبوط ہوتا ہے اس کے علاوہ ورزش کرنے کے بعد ہم کو چاہئے کہ اپنے جسم پر غور کریں کہ کہیں ہمارے جسم میں کوئی عضو خراب تو نہیں ہورہا ہے۔ بعض وقت ہم ایک ہاتھ پر یا ایک بازو پر وزن ڈالتے ہیں تو ہمارا ایک کندھا نیچے اور ایک اوپر ہوجاتا ہے جس سے بہت سے نقصانات ہیں اور جو نہایت معیوب معلوم ہوتا ہے اگر ہم اپنے جسم کی نگرانی کریں

تو ہمارا جسم بالکل صحیح اور اچھا رہتا ہے ہم کو چاہئے کسی ایسے شخص کی نگرانی میں ورزش کریں جو ورزش سے بخوبی واقف ہو اور جو ہماری برائیوں اور خرابیوں کو درست کر سکتا ہے جس کی وجہ سے ہمارا جسم صحیح ورزش کرنے کا عادی ہو جاتا ہے بعض لوگ نہایت ضعیف اور کمزور ہوتے ہیں ان کو صرف چہل قدمی کرنا سودمند ہے۔ ایک انگریز سینڈو کہتا ہے چہل قدمی تمام ورزشوں کی بادشاہ ہے۔

اس سے ہم کو معلوم ہوا کہ چہل قدمی ایک نہایت بہترین ورزش ہے الغرض ہر بچہ جوان بوڑھے آدمی کیلئے ورزش ضروری ہے جس کی بدولت ہم تندرست رہ سکتے ہیں۔

بیگم عبدالعزیز
آفاپورہ

تین احمق مند

راستے میں دو بیوقوف ہم سفر ہوئے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ آؤ اپنی اپنی خواہش بیان کریں۔ اس سے راستہ خوب کٹے گا۔ ایک بولا میں تو خدا سے بکریوں کا گلہ چاہتا ہوں جس کے گوشت اور دودھ سے نفع کماؤں دوسرے نے کہا کہ میں تو بھیڑوں کا گلہ چاہتا ہوں کہ وہ تیری بکریوں میں چھوڑوں تاکہ ایک بھی نہ بچے۔ دوسرے نے کہا افسوس حق صحبت بھی تو کوئی چیز ہے غرضکہ دونوں غل مچانے اور لڑنے جھگڑنے لگے۔ لڑائی خوب زور پکڑی یہاں تک کہ دونوں نے پتھر اور ڈنڈے سے ایک دوسرے کو خوب زدوکوب کیا۔ آخر اس بات پر راضی ہوئے کہ جو شخص بھی پہلے سامنے آئے وہ فیصلہ کرے استے میں ایک بوڑھا دو گدھے لئے ہوئے جن پر دو مشکیں شہد سے لدی ہوئی تھیں گذرا۔ دونوں نے اپنی اپنی بات اس سے کہی۔ بوڑھے نے دونوں مشکیں اتار کر ان کے

سے کھول دیے۔ دونوں کا شہد بہہ گیا۔ پھر کہنے لگا کہ اگر تم دونوں احمق اور بیوقوف نہ ہوں تو خدا اسی طرح میرا خون بہلے۔

سیدہ جعفر حسین
کنٹلنڈی

اچھی اچھی باتیں

۱۔ ہر عمل کا مدار نیت پر ہے۔

۲۔ فتنہ انگیز سچائی سے مصلحت آمیز جھوٹ ہی بہتر ہے۔

۳۔ خالی عود سے دماغ معطر نہیں ہوتا اس کو آگ میں جلاؤ تب خوشبو آئے گی۔

۴۔ غریب آدمی کے ایک پیسے کی خیرات امیر کے لاکھوں روپوں کی سخاوت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۵۔ نیک آدمی کے گھر میں بد عورت جیتے جی اس کیلئے جہنم ہے۔

۶۔ حرص عقلمند کو بھی اندھا کر دیتی ہے۔

۷۔ حسین صورت کو بننے سنورنے اور سخی فقیر کو دولت کی ضرورت نہیں۔

۸۔ کسی غریب کو اپنے لطف و کرم کا امیدوار بنا کر جھڑک دینا سخی لوگوں کے مناسب نہیں ہے۔

۹۔ برسوں کی نیکی ذرا سی بدنامی سے برباد ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ ہر کام صبر سے ٹھیک ہوتا ہے جلد باز ٹھوکر کھاتا ہے۔

۱۱۔ آبرو دے کر آب حیات بھی نہیں لینا چاہئے۔

۱۲۔ ایسے شخص کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو جس نے سب کچھ جمع کر کے راہ خدا میں کچھ نہ دیا ہو۔ (ماخوذ)

محمد علی شریف
کندرگی

خدا سے مانگو

ہر چیز مسبب سبب سے مانگو　　منت سے خوشامد سے ادب سے مانگو
کیوں غیر کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہو　　بندے ہو اگر رب کے تو رب سے مانگو

ایک لکڑہارا کسی جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہا تھا۔ اُس طرف سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا گزر ہوا آپ کو بوڑھے لکڑہارے پر رحم آیا اور اپنے تاج میں سے ایک قیمتی لعل بخشش فرمایا تاکہ اس کی زندگی آسودگی کے ساتھ بسر ہو۔ لکڑہارا فرط مسرت سے پھولوں نہ سمایا۔ دونوں ہاتھوں سے اس قیمتی لعل کو سینہ سے چمٹایا۔ اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کلہاڑی کاندھے پر رکھ کر گھر کا راستہ لیا اور راستہ میں اس لعل کو دیکھنا چاہا۔ ہاتھ میں لے کر غور کر رہا تھا کہ چیل نے گوشت کا لوتھڑا سمجھ کر لعل کو اٹھا لے گئی۔ یہ غریب ہکا بکا ہو کر منہ دیکھتا رہ گیا۔ اور جو دن پلٹا کھانے والے تھے وہی سابقہ نکبت باقی رہی۔ دوسرے روز حسب عادت کلہاڑی لے کر جنگل کی طرف چوبینہ کی قطع و برید کی غرض سے نکلا۔ اتفاق کی بات ہے کہ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کا اسی جنگل میں گزر ہوا۔ آپ نے لکڑہارے کو حریص جان کر پوچھا کہ میں نے تیری ضعیفی و غربت پر رحم کھا کر قیمتی لعل دیا تھا مگر تو اپنی حرص سے باز نہ آیا لکڑہارے نے اپنی بدقسمتی کا تمام ماجرا سنایا۔ آپ کو ترس آیا اور آپ نے دوسرا قیمتی لعل اپنے تاج میں سے نکال کر اس کو بخشش کی۔ لکڑہارا خوشی خوشی اس کو لے کر گھر کا راستہ لیا۔ ندی میں اُترا۔ اچانک لوٹ آئی۔ یہ بہتا ہوا چلا لعل ہاتھ سے چھوٹ گیا مچھلی نے اپنا لقمہ بنا لیا۔ بھائیو! آپ نے دیکھا کہ بندہ کا لیا دیا کیا کام دیتا ہے۔ تاوقتیکہ خدا کی بھی مرضی نہ ہو۔ بدقسمتی کا بھوت حسب حال سر پہ سوار رہا۔ غریب

لکڑہارا انتہائی مایوسی میں گھر پہنچا۔ رات بیقراری و کرب سے گزاری۔ صبح اٹھا۔ اور لکڑہارے کے غم والم و افکارات کی وجہ سے صحت جواب دے چکی تھی۔ جوان آدمی بوڑھا بن گیا تھا۔ اور سیاہ بال ایک دم سفید ہوگئے تھے۔ جس کی وجہ سے اس پر خدا کو بھی رحم آتا ہے۔ وہ اپنی رحمت کاملہ سے اس پر نظر کرتا ہے۔ چونکہ لکڑہارا درخت کاٹنے کے قابل نہ رہا۔ تو وہ دل میں ٹھان لیا کہ خشک لکڑیاں توڑ کر گزر اوقات کرے۔ اس خیال سے ایک درخت پر چڑھا۔ چیل کا گھونسلا دکھائی دیا۔ اور گھونسلے میں ایک روشنی نظر آئی۔ اس روشنی کو دیکھنے کی غرض سے اوپر چڑھا تو گھونسلے کے اندر لعل نظر آیا لکڑہارا خدا کا شکر بجالاتے ہوئے اس لعل کو فروخت کیا۔ ہزارہا روپیے قیمت آئی۔ دن بدلے۔ زندگی نے پلٹا کھایا۔ ہر روز روز عید اور ہر رات شب برات تھی۔ دسترخوان پر روزانہ مرغن کھانوں کی کمی نہ تھی۔ دیوڑھی پر اقبال کا پرچم لہرا رہا تھا اس اثنا میں ایک ماہی گیر دریا سے مچھلی پکڑ کر فروخت کی غرض سے پہنچا۔ لکڑہارا باہر برآمد تھا۔ مچھلی خریدی اور دسترخوان پر حاضر کرنے کا حکم دیا۔ جونہی مچھلی کا پیٹ شق کیا گیا اس کے پیٹ میں سے لعل نکلا وہ بھی قیمتی تھا۔ لکڑہارے نے اس کو بھی فروخت کیا۔ جس کے بعد دولت رکھنے کے لئے گھر میں جگہ نہ تھی۔ دیکھا آپ نے پیارے بچو! تقدیر کے سامنے تدبیر کوئی چیز نہیں۔ اس لئے ہم کو چاہئے کہ ہمیشہ اس خدا پر بھروسہ رکھ کر کام کرے۔ اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ نہیں ہے انسان کیلئے مگر وہ چیز جو کوشش کیا اس نے۔ ہم کو چاہئے کہ جہاں تک ہمارے ہاتھ پیر ہلائے جاسکتے ہیں ہلائے جائیں اس کے بعد نتیجہ کو خدا پر توکل کے ساتھ چھوڑ دیں۔

چونکہ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ یعنی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ تم خدا سے جوتی کی چمڑی سے نمک تک خدا ہی سے مانگو غیر کے سامنے ہاتھ مت پھیلاؤ اور فرمایا بھیک مانگنے سے روز جنگل سے ایک گٹھا لکڑیوں کا لاکر فروخت کرنا بہتر ہے۔ آپ خود ہی اندازہ لگائیے کہ آیا بھیک مانگنا بہتر ہے یا محنت کرنا۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لکڑہارے کو دیا تو تو کب تک اس کے پاس رہا۔ جو غیروں کا لیا دیا آپ کے پاس رہیگا۔ اس خدا سے مانگو جس نے غریبوں کو امیر بنا ڈالا۔ یاد رکھئے کہ اگر خدا کسی کو دولت دینا چاہتا ہے تو پھر اس کا حد و حساب نہیں رہتا۔ یہی

حال اس لکڑہارے کا تھا۔ (پس خدا سے مانگو)

احمد علی احمد

بھیک کی روٹی

لڑکا۔ ابا آپ فرمائے تھے کہ اگر تم سبق یاد کروگے تو ہم تمہیں قصّہ سنائیں گے۔

باپ۔ اچھا تو آپ نے سبق یاد کرلیا۔

لڑکا۔ جی ہاں آپ سن سکتے ہیں۔

باپ۔ اچھا تو سنو۔ ایک گاؤں میں ایک فقیر رہتا تھا اور وہ اپنا پیٹ بھیک مانگ کر بھرا کرتا تھا۔ ایک دن فقیر نے بھیک مانگ کر جھولی بھرلی اور بے فکر ہوکر تیلی کے مکان کے چبوترے پر سوگیا۔ شام کا وقت تھا ہوا خوب چل رہی تھی ہوا کے جھونکوں نے فقیر کو تھپک تھپک کر خوب سلا دیا۔ تیلی دن بھر کولھو چلاکر اپنے بیلوں کو لئے مکان واپس ہوا اور بیلوں کے واسطے چارہ لانے مکان میں چلا گیا اور بیلوں کو ڈوڈی میں باندھنا بھول گیا۔ بیل ڈوڈی سے آہستہ آہستہ تیلی کے مکان پر پہنچے۔ فقیر کی جھولی سے کچھ روٹی باہر نظر آرہی تھی کیونکہ نیند میں فقیر کے لوٹنے سے جھولی میں سے ٹکڑے گر پڑے تھے۔ بیل نے روٹی کھالی اور جھولی میں کچھ روٹی بچی ہوئی تھی تو بیلوں نے جھولی کو منہ میں لیکر جھٹکا دیا جس سے فقیر کی آنکھ کھل گئی۔ چونک کر اٹھ بیٹھا جھولی خالی پاکر چیخنا چلانا شروع کردیا۔ لوگ جمع ہوگئے اور فقیر سے پوچھنے کہ شاہ صاحب کیا ہوا۔ فقیر نے کہا میری دن بھر کی کمائی ان بیلوں نے کھالی۔ آج تو مجھے بھوکا سونا پڑے گا۔ اس شور وغل سے تیلی مکان کے باہر آیا اور پوچھا کہ کیا ہوا؟ فقیر نے کہا تیرے بیل میری تمام روٹی چٹ کر گئے۔ اب میں کیا کھاؤں۔ تمام لوگوں نے بھی فقیر سے

ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہاں میاں تیلی بیچارے کو کچھ روٹی لادو ورنہ بیچارہ بھوکا مرجائے گا تیلی نے یہ سنکر رونا شروع کیا لوگوں نے پوچھا کہ ارے میاں تم کیوں روتے ہو تو تیلی نے کہا کہ صاحبو میرے ۵۰ روپیے کے بیلوں کا توستیاناس ہوگیا۔ اور تم پوچھتے ہو کہ کیا ہوگیا۔ لوگوں نے کہا کہ تمہارے بیلوں کو کیا ہوگیا؟ تیلی نے کہا کہ صاحبو میرے محنتی بیلوں نے آج بھیک کی روٹی کھائی ہے۔ اب یہ بھی کاہل نکمے ہوجائیں گے۔ دن بھر یہ سوتے پڑے رہیں گے اس نحوست سے میرا گھر تاراج ہوجائے گا۔ اب میں آپ تمام لوگوں کے سامنے ان بیلوں کو اس فقیر کے حوالے کرتا ہوں تاکہ میرے گھر میں نحوست نہ آسکے۔ اور آپ لوگ بھی یاد رکھئے تندرست انسان جب بھیک مانگتا ہے وہ خود بھی تباہ ہوجاتا ہے اور دوسروں کو بھی تباہ کردیتا ہے۔ وہ قوم ہرگز آزاد نہیں ہوسکتی جس قوم میں فقیر زیادہ ہوں۔

سوال و جواب

عبدالرحیم آصف نگر۔ حیدرآباد دکن

سوال۔ وضو میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ وضو میں چار فرض ہیں۔

(۱) پیشانی کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا۔ (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

کریم اللہ دودھ باؤلی حیدرآباد دکن

سوال۔ تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ہر بات اور اچھی اور بُری چیز کے لئے خداوند عالم کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے۔ وہ

ہر چیز کے پیدا کرنے سے خداوند عالم اُسے جانتا ہے۔ خداوند عالم کے ہی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں کوئی اچھی یا بُری بات خداوند کریم کے علم اور اندازے سے باہر ہیں۔

سمیع اللہ صدیقی ماہم بمبئی

سوال۔ قیامت کب آئے گی۔

جواب۔ قیامت آنیوالی ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت خداوند کریم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتلادی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہوتا ہے۔

غوثیہ بیگم گلبلگوڑہ حیدرآباد دکن

سوال۔ ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب۔ ولی کی پہچان یہ ہے کہ وہ مسلمان متقی پرہیزگار ہو۔ کثرت سے عبادت کرتا ہو۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس پر غالب ہو۔ دنیا کی حرص نہ رکھتا ہو۔ آخرت کا خیال ہر وقت پیش نظر ہو۔

کریم الدین انصاری بہار نیور

سوال۔ وضو میں آنکھوں کے اندر کا حصہ دھونا فرض ہے یا نہیں۔

جواب۔ آنکھوں اور ناک اور منہ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں۔

※

بچوں کی مسلم لیگ برادری میں شرکت کا کوپن

نام مع ولدیت — جماعت

مدرسہ — پتہ مکمل

میں عہد کرتا ہوں کہ "مسلم" لیگ برادری کے پیام کو گھر گھر پہنچاؤں گا اور اس کے قواعد کی پوری پابندی کرونگا۔

دستخط

قواعد - "مسلم" لیگ برادری کے شرکت کے کوپن کے ساتھ بچوں کے مضمون یا نظم وغیرہ کا ضروری ہے ورنہ کوپن قبول نہیں کیے جائیں گے۔

(۱) صرف وہی بچوں کے مضامین یا نظم وغیرہ شائع کئے جائیں گے جو "مسلم" لیگ برادری کے رکن ہوں۔

(۲) "مسلم" لیگ برادری کے مطبوعہ کوپن ہی قابل قبول ہوں گے۔

(۳) "مسلم" لیگ برادری میں ہر ماہ نئے شریک ہونے والے بچوں کے نام لیگ نمبر کے ساتھ ساتھ رسالہ "مسلم" میں شائع کئے جائیں گے۔

(۴) "مسلم" لیگ برادری کے اس رکن کو جو چار خریدار بنائے رسالہ "مسلم" سال بھر مفت جاری رہیگا۔

(۵) "مسلم" لیگ برادری کے رکن کو بوقت خط و کتابت لیگ نمبر کا لکھنا ضروری ہوگا۔

(۶) "مسلم" لیگ برادری کے شرکت کے کوپن کے ساتھ (ا) کا ٹکٹ ٹپہ بھیجنا لازمی ہوگا۔

(۷) "مسلم" لیگ برادری میں بچے بلا امتیاز مذہب و ملت شرکت کرسکتے ہیں۔

(۸) تمام مضامین وغیرہ ہر ماہ ہلالی کی ۲۵ تاریخ تک دفتر رسالہ "مسلم" محلہ گلبلگوڑہ پر آنے چاہئیں۔

"کھلونا" ماہوارد ہلی

بچوں کے ہلکے پھلکے سبق آموز معلوماتی مضامین کا ماہوار پرچہ "کھلونا" جو دہلی سے شمع بک ڈپو نے شائع کیا ہے یہ بچوں کے ادبی ذوق کی کمی کو بہت موثر انداز میں پورا کر رہا ہے اس میں شک نہیں کہ ترتیب مضامین اور زبان جیسا مسئلہ خصوصاً بچوں کیلئے سخت مشکل اور دشوار کام ہے لیکن آئے دن نت نئے دلچسپیوں کے پیش نظر ایک نئے باب کا اضافہ بھی ہو رہا ہے جام فہم بچکانی زبان کی ترتیب کے ساتھ ساتھ راہی صاحب کے کارٹون، بچوں کی سائنس اور خصوصاً سایے کی تصویریں جیسے مستقل مضامین بچوں کے ادبی ذوق لطیف کی کمی کو پورا کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ بچے اپنے اس چورنگی کھلونے سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کریں گے۔

صحیح حل آسان معمہ نمبر ۲

۱م	ن	۲د	ل	■	۳م
ا	■	ھ	■	۴ک	ھ
ح	۵د	ن	۶م	ھ	ر
ب	م	■	ا	ر	■
■	■	ک	ت	■	۸ن
ف	ی	ل	■	م	و

معلوم ہوتا ہے کہ "مسلم" کے پڑھنے والے بچوں نے صحیح حل بھیجنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اس مرتبہ زیادہ تعداد میں حل وصول ہوئے مگر ہمارے حل کے مطابق کوئی حل وصول نہ ہوا۔ حالانکہ نہ معمہ صرف مختصر بلکہ بہت آسان بھی تھا۔ میر اقبال علی بمکان جمشید علی اڈوکیٹ کا ایک غلطی والا حل وصول ہوا۔ اس لئے صحیح حل کا انعام مبلغ (دس) روپیہ ان کے نام بذریعہ منی آرڈر روانہ کئے گئے۔

بچوں کی "مسلم" لیگ برادری کے شرکت کے کوپن وصول ہوئے ہیں۔ مگر عدم گنجائش کی وجہ آئندہ ماہ میں انکے نام شائع

مبلغ تیس روپے کے نقد انعامات بالکل مفت

پندرہ روپے صحیح حل کیلئے انعام۔ دس روپے ایک غلطی کیلئے انعام۔ دو غلطی کیلئے پانچ روپے انعام۔

آسان معمہ نمبر (۳)

دائیں سے بائیں

(۱) ایک قسم کا باجہ

(۹) ایک طاقتور بادشاہ

(۱۰) یہ انسانی جان کا دشمن ہے۔

اوپر سے نیچے

(۱) آدمی اپنے اسکو کبھی نہیں بھولتا

(۲) ایک پرندہ

(۳) ایک مشہور شاعر

(۴) معنی باجہ

(۵) اس سے اسکی صفائی بہتر ہے۔

(۶) اکثر بچے اسکے حاصل کرنے سے جی چراتے ہیں۔

(۷) اس کا بھوت بہت برا ہوتا ہے۔

(۸) ایک لفظ جو ہندو اور مسلم کی نمائندگی کرتا ہے۔

۳	■		۲ ب		۱ ب
	۴	■		■	
ر	ا	۶ ع		۵	
■			■	ن	ن
۸ ھ	■		۷ ز	■	■
	۱۰	■		ا	۹

نام .... پتہ ....

مدیر مسلم کے فیصلہ سے مجھے اتفاق ہے۔ دستخط

شرائط

(۱) مسلم کا ہر پڑھنے والا مفت بھر کر بھیج سکتا ہے (۲) صرف مطبوعہ کوپن ہی قابل قبول ہوں گے (۳) حل روشنائی سے خوشخط لکھنا چاہئے (۴) تمام حل ۵ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ تک دفتر ماہنامہ مسلم کے پتہ پر آجانا چاہئیں (۵) صحیح حل اور انعام پانے والوں کے نام ۱۵ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ کے ماہنامہ مسلم میں شائع کئے جائیں گے (۶) صحیح حل وہی تسلیم کیا جائے گا جو اڈیٹر کے حل کے مطابق ہو۔

(۷) لفافے پر آسان معمہ نمبر (۳) لکھئے ورنہ شامل نہ کیا جائے گا۔ سادے کاغذ پر حل روانہ کرنے والے کو (ار) کا ٹکٹ روانہ کرنا لازمی ہوگا۔ ورنہ حل قابل قبول نہ ہوگا۔

دنیائے خوشبو کی امتیازی مصنوعات

عطر جناح

رجسٹرڈ

بالکل انوکھی خوشبو

بس بے مثل ہیں

ہمیشہ

جناح سینٹ

رجسٹرڈ

اور پائیداری میں

دوسروں پر ان کو

ترجیح دیجئے

عطر جناح

پیکیٹ کلاں [illegible] خورد [illegible]

جناح سینٹ

پیکیٹ کلاں [illegible] خورد [illegible]

روح تازہ کمپنی

چمن گولی گوڑہ

حیدرآباد دکن

شاخ مچھلی کمان

بچوں کا واحد ترجمان

ماہنامہ مسلم حیدرآباد دکن

جلد (۱) نمبر (۷ و ۸)

رجب المرجب و شعبان المعظم ۱۳۶۶ھ

فہرست مضامین

نمبر شمار	کیا کیا لکھے ہیں	کس کس نے لکھے ہیں	صفحہ	نمبر شمار	کیا کیا لکھے ہیں	کس کس نے لکھے ہیں	صفحہ
۱	شذرات	ادارہ	۲	۱۱	سنہری باتیں	علی شریف کندرگی	۲۰
۲	بچوں کا قرآن	غلام کریم اللہ عرف حبیب بادشاہ	۳	۱۲	سادہ غذا	سمیع اللہ صدیقی ایم بمبئی	۲۱
۳	سچائی کی فتح	خورشید بیگم	۴	۱۳	سوال و جواب	ادارہ	۲۲
۴	بچوں کی معراج	محمد عبدالجبار قابل المسلم	۷	۱۴	حضرت علی ابن ابی طالب	سید صلاح الدین غازی مبلغ اسلام	۲۳
۵	لطیفے	عظمت النساء	۹	۱۵	اچھی اچھی باتیں	ادارہ	۲۷
۶	"	محمد عمر جالی	۱۰	۱۶	بزم گل ہند حریم ادب	"	۲۸
۷	فجر کی دعا	ایاز محمودی المسلم	۱۱	۱۷	بچوں کی مسلم لیگ برادری کی نشانہ	"	۲۸
۸	عادت	رفیع الدین بستند پورہ	۱۲	۱۸	بچوں کی مسلم لیگ	"	۳۰
۹	نیرنگی تقدیر	علی شریف (کندرگی)	۱۴	۱۹	تیجا ساتھ معمہ اور انعامات	"	۳۱
۱۰	دشمنی اور شرافت	سید حسین مونگیر	۱۴	۲۰	آسان معمہ	"	۳۲

شذرات

پیارے بچو! مسلم کا آٹھواں پرچہ آپ پاس آرہا ہے۔ ہم نے زیادہ سے زیادہ کوشش کی کہ یہ پرچہ آپ کے لئے بہترین معلومات اپنے ساتھ لائے۔ اس پرچہ کی ترتیب کے دوران میں بعض بزرگ اور نیک لوگوں نے ہم کو مشورہ دیا کہ مسلم کی سب سے زیادہ ضرورت جنوبی ہندوستان کے شہروں ضلعوں اور دیہاتوں میں ہے کیونکہ وہاں مسلمان بچے تو درکنار مسلمان بڑے بھی بہت کم اسلامی تعلیم سے آشنا ہیں۔ چونکہ مسلم چھوٹے بڑے مسلمان بچوں کے لئے اسلامی تعلیمات کو پیش کرتا ہے اس لئے وہ ان بڑی عمر کے مسلمانوں کے لئے بھی مفید ہوگا جو کم تعلیم یافتہ ہیں۔ ہم نے ان بزرگوں کے مشورہ کو قبول کر لیا ہے اس لئے مدراس میسور، کوچن، ٹراونکور، اور ملیبار کے مسلم اخباروں اور مسلم دوستوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ مسلم کی تشہیر فرمائیں ہم نے اس طرف اپنی ساری صلاحیتیں صرف کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ تمام مسلم انجمنوں واداروں اور علماء سے عرض ہے کہ وہ مسلم کی ہر طرح امداد فرمائیں تاکہ نام کے مسلمان کچھ کام کے بن سکیں اور مسلمان صرف نام سے نہیں بلکہ عمل سے بھی مسلمان کہلائیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے اکثر علماء کے آستانوں پر حاضری اور بہت سے اہل قلم حضرات کے دروازوں پر دستک دی ہے اس کا کیا نتیجہ ہوا ہم آئندہ عرض کریں گے۔

آخر میں ہم اپنے پالنے والے اور پیدا کرنے والے خدا اور خدا کے رسول حضرت محمد صلعم کا لطف و کرم چاہتے ہیں تاکہ ہم بغیر کسی ناجائز دنیاوی خواہش کے مسلمانوں کی خدمت کر سکیں

غلام کریم اللہ
عرف حبیب پاشاہ

بچوں کا قرآن

نافرمان بیٹا

پسر نوح با بداں بنشست   خاندان نبوتش گم شد
سگِ اصحابِ کہف روزے چند   پئے نیکاں گرفت و مردم شد

حضرت نوح علیہ السلام خدا کے پیغمبر اور رسول تھے لیکن آپ کی قوم نے حضرت نوحؑ کی قدر نہ کی آپ کو برابر جھٹلاتی رہی۔ حضرت نوحؑ لوگوں کو نیک باتیں بتلانے کی کوشش کرتے تھے لیکن لوگ اس قدر سرکش تھے کہ کسی طرح ان کی نیک باتوں کو ماننے راضی نہ ہوئے۔ جب آپ نے دیکھا قوم کسی طرح نہیں مانتی تو عذاب الٰہی کی دھمکی دی۔ اور فرمایا کہ اگر تم لوگ میری بات نہ مانو گے تو خداوند کریم تم پر اپنا عذاب نازل کرے گا۔ لیکن وہ نہ ڈرے بلکہ صاف کہہ دیا کہ تمھارے جیسے بہت سے آئے اور اسی قسم کی باتیں بک کر چلے گئے۔

حضرت نوحؑ کو مایوسی ہوگئی تو آپ نے خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے پروردگار جب یہ قوم میری نہ مانے گی تو اس کو غارت کردے۔ یہ دعا پروردگار عالم نے قبول کرلی۔ اور حضرت کے پاس یہ حکم آیا کہ میں پانی کا عذاب بھیجوں گا اور سب کو غارت کردوں گا۔ صرف تمھارے ساتھیوں کو اور تمھارے خاندان کو اس سے محفوظ رکھوں گا۔ تم لوگ اپنے واسطے ایک کشتی تیار کیا۔ حضرت نوحؑ نے پروردگار عالم کے حکم کے مطابق کشتی تیار کرلی تو آسمان و زمین سے پانی ابلنا شروع ہوا اور اس زور کا طوفان آیا کہ زمین کی تمام چیزیں پانی میں چھپ گئیں۔

حضرت نوحؑ مع اپنے ساتھیوں اور خاندان والوں کے کشتی میں سوار ہو گئے۔ لیکن ان کا بیٹا نہیں آیا کیونکہ وہ باپ کو جھوٹا نبی سمجھتا تھا۔ اگرچہ اپنے نافرمان بیٹے کے ڈوبنے کا غم نہیں ہونا چاہئے تھا۔ لیکن جب انہوں نے اپنی نظروں کے سامنے دیکھا کہ بچہ ڈوب رہا ہے وہ بیتاب ہو کر نہ رک سکے۔ اور بے ساختہ پکار اٹھے اے میرے بیٹے آ تو بھی میری کشتی میں سوار ہو جا کافروں کا ساتھ نہ دے ورنہ تو بھی غارت ہو جائے گا۔ نافرمان بیٹے نے جواب دیا۔

آپ میری فکر نہ کیجئے میں کسی پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ جو مجھے اس طوفان سے بچا لیگا۔

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ موجیں بلند ہوئیں اور اس نافرمان بیٹے کو نیچے لیکر بیٹھ گئیں بیٹا خواہ کتنا ہی نافرمان و سرکش ہو لیکن باپ کو اس سے الفت ہوتی ہے۔ جب حضرت نوح نے دیکھا کہ لخت جگر باتوں باتوں میں غائب ہو گیا تو بیتابی کی حد نہ رہی۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ خداوندا تو نے تو میرے خاندان کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا کیا میرا بیٹا میرے خاندان میں نہیں ہے تو اپنے وعدے کا سچا ہے اور بڑا سچا فیصلہ کرنے والا ہے۔

جواب ملا۔ اے نوح وہ تمہارے خاندان میں نہیں ہے وہ تو بدکار ہے اور انہیں بدکاروں کے ساتھ تباہ ہوگا۔

حضرت نوح یہ جواب پاکر خاموش ہو گئے اور بدکار و نافرمان بیٹا ہلاک ہو گیا۔

غوثیہ بیگم

سچائی کی فتح

اگلے زمانہ میں ہارون الرشید بارعب خلیفہ گذرا ہے اس کے رعب و داب کا اس سے

اندازہ کیا جاتا ہے کہ اُس نے اپنے ایک خط میں قیصر روم کو کتے کے بچے سے مخاطب کیا تھا اور اُس کی حکومت زمین کے چوتھائی حصہ پر تھی۔ لیکن اللہ کے نیک بندوں نے اس کے محبت بھرے حکموں کو بھی ٹھکرا دیا۔ اس لئے کہ وہ ظالم تھا۔ جب خلیفہ ہارون الرشید خلیفہ ہوا تو اس نے اپنی تخت نشینی کی خوشی میں حضرت سفیان ثوری کو حسب ذیل خط لکھا۔ بھائی جان! آپ کو معلوم ہے کہ میں نے آپ کے ساتھ اسلامی بھائی چارہ کیا ہے جس کو میں کبھی نہیں توڑ سکتا اور آپ جانتے ہیں کہ جیسی مجھے آپ سے محبت ہے میرے تخت نشین ہونے کے بعد تمام بھائیوں نے آکر مجھے مبارک باد دی اور میں نے ان کے لئے اپنے خزانوں کے دروازے کھول دیے جس سے میرے دل کو بہت خوشی حاصل ہوئی۔ میں نے آپ کا بہت انتظار کیا لیکن افسوس کہ آپ تشریف نہیں لائے اس لئے میں یہ نامۂ شوق لکھ رہا ہوں اور امید ہے کہ آپ اس کو دیکھتے ہی فوراً تشریف لائیں گے اور مجھے ممنونیت کا موقع عطا فرمائیں گے۔

کوئی دنیا پرست ہوتا تو امیرالمومنین ہارون رشید کے اس خط کو دین اور دنیا کی بشارت سے بھی زیادہ سمجھتا اور کتے کی طرح ہارون الرشید کی چوکھٹ کو بوسہ دینے کے لئے دوڑتا ہوا آتا لیکن یہ حضرت سفیان ثوری تھے جن کے سامنے دنیا کی ساری دولت و حشمت خاک و راکھ کا ایک ڈھیر تھی وہ سچے مسلمان تھے اس لئے جھوٹے اور ظالم لوگوں کی کوئی قدر و عزت نہیں کرتے تھے۔

جس وقت قاصد خط لے کر پہنچا۔ آپ مسجد کوفہ میں شاگردوں کے حلقے میں بیٹھے ہوئے قرآن و حدیث کا سبق دے رہے تھے۔ قاصد نے خط سامنے ڈال دیا جس کو دیکھ کر آپ اس طرح جھجکے جیسے کہ سانپ سامنے آگیا ہے۔ پھر ہاتھ پر عبا لپیٹی اور خط کو اٹھا کر ایک شاگرد کے سامنے پھینک دیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس خط کو پڑھے میں اس خط کو نہیں چھو سکتا جس کو ایک ظالم کے ہاتھ نے لکھا ہو۔

جب خط پڑھا جا چکا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسی خط کی پشت پر اس ظالم کو جواب

لکھ دو۔ شاگردوں نے عرض کیا کہ حضرت ہارون الرشید خلیفہ ہے۔ اگر سرکار صاف کاغذ پر جواب تحریر فرمائیں تو اچھا ہے آپ نے فرمایا اگر یہ کاغذ جائز کمائی کا ہے تو وہ اس کا بدلہ پائے گا ورنہ اس کے جرم میں وہ خدائے قدوس کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔ تم اسی کی پشت پر جواب لکھو تاکہ ظالم کی کوئی چیز بھی ہمارے پاس نہ رہ سکے ورنہ ہمارے دین میں خلل پیدا ہوگا۔ لکھو۔ خدا کے گنہگار بندے ابوسفیان بن سعید بن منذر کی طرف سے اس مغرور ہارون الرشید کو جو ایمان کی شیرینی سے محروم ہوگیا ہے معلوم ہو کہ میں نے اب تم سے محبت و بھائی چارہ کا رشتہ توڑ دیا ہے مسلمانوں کے بیت المال کو جس ناجائز طور پر تم نے لٹایا ہے اس کی شہادت تمہارا خط دے رہا ہے میں اور میرے تمام شاگرد گواہی دیتے ہیں کہ تو نے مسلمانوں کے مال کو ناجائز طریقے سے لٹایا ہے۔ آج ہم اس دنیا میں شہادت دیتے ہیں کہ کل پروردگار عالم کے سامنے گواہی دیں گے اے ہارون! تو نے مسلمانوں کے خزانہ پر بغیر انکی رضامندی کے غارتگری کی ہے۔ کیا تیرے اس فعل سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مسافر۔ قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے. بیوائیں اور یتیم خوش ہیں؟ کیا تیری رعیت تیرے اس اسراف سے راضی ہے؟ اے ہارون تو اپنی کمر کو مضبوط باندھ لے اور اس کا جواب سوچ لے کیونکہ کل تجھے پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہوکر اس کا جواب دینا پڑے گا۔ تو نے علم۔ پاکبازی۔ قرآن کی لذت بھلادی تو اچھوں کی صحبت چھوڑ کر ظالموں کا سردار بن گیا۔ تو نے اپنے دروازے پر ظالم سپاہیوں کا پہرہ بٹھا دیا ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور انصاف سے ناواقف ہیں جو خود شراب پیتے ہیں لیکن شراب پینے والوں کو سزا دیتے ہیں جو خود بدمعاشی کرتے ہیں مگر بدمعاش کو کوڑے لگاتے ہیں جو خود چوری کرتے ہیں مگر چوروں کے ہاتھ کاٹتے ہیں تو جس چیز کا حکم دیتا ہے اس کی تعمیل تجھ پر فرض نہیں۔ اے ہارون۔ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔ جب تو تمام ظالموں کے ساتھ پروردگار کے سامنے حاضر کیا جائے گا۔ اور تیرے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہونگے اور تیرے اردگرد تمام ظالم کھڑے ہونگے اور تو تمام جہنم میں جانے والوں کا سردار ہوگا۔

اے ہارون تو میری اس نصیحت کو سن لے اور یاد رکھ آج دنیا تیرے ہاتھ میں ہے کل دوسرے کے ہاتھ میں چلی جائے گی اور تیرے پاس کوئی چیز نہ رہ جائے گی میں تجھے اُن لوگوں میں سے سمجھتا ہوں جنہوں نے اپنی دنیا و آخرت دونوں برباد کر دی ہے اب تم میرے پاس ہرگز خط نہ لکھنا کیونکہ میں تجھے اب جواب نہ دوں گا۔ والسلام

جس وقت یہ خط ہارون الرشید کے پاس پہنچا اُس نے اس کو کھول کر پڑھنا شروع کیا اس وقت اثر کا یہ عالم تھا کہ خط پڑھتا جاتا تھا اور آنسوؤں سے دامن تر ہو رہا تھا۔ بعض خوشامدی درباریوں نے کہا امیرالمومنین! سفیان نے بڑی گستاخی کی اگر حکم ہو تو اس کو ابھی زنجیروں میں باندھ کر جیل میں بند کر دیں تاکہ آئندہ لوگوں کو ایسی جرأت نہ ہو۔ ہارون الرشید نے جواب دیا اے دنیا کے بندو مجھے چھوڑ دو تم نے جسے دھوکا دیا وہ مغرور ہو گیا اور تم نے جس کو چاہا بدبخت بنا دیا۔ سفیان کو اس کے حال پر چھوڑ دو اس سے کچھ نہ کہو۔

اس خط کو ہارون الرشید نے زندگی بھر اپنے پاس رکھا اور ہر نماز کے بعد اس کو ضرور ایکبار پڑھ لیتا تھا۔

محمد عبدالجبار خاں اسلم

بچّوں کی معراج

بچو! معراج کے معنی ترقی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر چیز معراج یعنی ترقی کے لیے پیدا کی ہے اگر تم غور کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ دنیا کی تمام مخلوقات کی چار قسمیں ہیں (۱) جمادات (۲) نباتات (۳) حیوانات (۴) انسان مٹی پتھر وغیرہ کو جمادات کہتے ہیں، درخت وغیرہ کو نباتات کہتے ہیں،

جانور وغیرہ کو حیوانات کہتے ہیں۔ اور سب سے آخری اور اعلیٰ مخلوق کو انسان کہتے ہیں۔

دنیا کی یہ مخلوقات تم کو بتا رہی ہیں کہ قلت کثرت پر حکومت کرتی ہے بلکہ کثرت کی معراج اور بقا قلت ہی سے ہوا کرتی ہے چنانچہ جمادات کی کثرت ہے نباتات کی قلت ہے اس لئے جمادات کو نباتات اپنے میں فنا کر رہے ہیں۔ گویا جمادات کی معراج نباتات کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔ مٹی درخت کی غذا بن کر درخت بن جاتی ہے یہی جمادات کی معراج ہے۔ حیوانات کی قلت ہے نباتات کی کثرت ہے۔ اس لیے نباتات (درخت گھاس اور پات) کو حیوانات اپنے میں فنا کر رہے ہیں گویا نباتات کی معراج حیوانات کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔ درخت گھاس اور پات حیوانات کی غذا بن کر حیوان بن جاتے ہیں۔ یہی نباتات کا معراج ہے۔ حیوانات کی کثرت ہے اور انسانوں کی قلت ہے اس لئے انسان تمام حیوانات کو اپنے میں فنا کر رہا ہے گویا حیوانات کی معراج انسان کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔ حیوان انسان کی غذا بن کر یا اس کے کام آکر انسان بن جاتے یا مقام انسانیت حاصل کرتے ہیں یہی حیوانات کی معراج ہے۔ انسانوں میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں ایک اچھے دوسرے بُرے۔ بُرے انسانوں کی کثرت ہے اور اچھے انسانوں کی قلت ہے اس لئے اچھے انسان بُرے انسان اپنے میں فنا کرتے ہیں گویا بُرے انسانوں کی معراج اچھے انسانوں کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔ بُرے انسان اچھے انسانوں میں فنا ہو کر اچھے بن جاتے ہیں۔ یہی بُرے انسانوں کی معراج ہے۔ اچھے انسانوں کی کثرت ہے اور خدا کے پیغمبروں کی قلت ہے۔ اس لئے اچھے انسانوں کو خدا کے پیغمبر اپنے میں فنا کرتے ہیں گویا اچھے انسانوں کی معراج خدا کے پیغمبروں کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔ اچھے انسان خدا کے پیغمبروں کے کام آکر پیغمبروں کے مانند بن جاتے ہیں لیکن پیغمبر نہیں بنتے یہی اچھے انسانوں کی معراج ہے۔ خدا کے پیغمبروں کی کثرت ہے خدا کی ذات وصفات اور محفوظ کتابوں کی قلت ہے اس لئے خدا کی ذات وصفات اور محفوظ کتابوں کی قلت ہے اس لئے خدا کی ذات وصفات اور اس کی محفوظ کتابیں خدا کے پیغمبروں کو اپنے میں فنا کرتی ہیں گویا خدا کے پیغمبروں کا معراج خدا کی ذات وصفات اور اس کی

محفوظ کتابوں کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔ خدا کے پیغمبر خدا کی ذات وصفات اور خدا کی محفوظ کتابوں کے کام آکر بلا تشبیہ خدا کے جیسے نیک بن جاتے ہیں لیکن خدا نہیں بنتے۔ یہی پیغمبروں کی معراج ہے۔

بچو! جس طرح جمادات کی معراج وترقی نباتات کی اطاعت اور فرماں برداری میں ہے اور نباتات کی معراج اور ترقی حیوانات کی اطاعت اور فرماں برداری میں ہے۔ جمادات۔ نباتات اور حیوانات بلکہ ساری کائنات کی معراج وترقی انسانوں کی اطاعت وفرماں برداری میں ہے۔ بُرے انسانوں کی معراج اور ترقی اچھے انسانوں کی اطاعت وفرماں برداری میں ہے اسی طرح تمہاری معراج اور ترقی بھی تمہارے ماں باپ کی اچھی باتوں کی اطاعت اور فرماں برداری میں ہے تمہارے بھائی بہنوں کی نیک اطاعت اور فرماں برداری میں ہے۔ خدا کے پیغمبر کے حکم کی اطاعت اور فرماں برداری میں ہے۔ خدا کے کلام قرآن کی اطاعت اور فرماں برداری میں ہے۔

آج سے بُروں کی صحبت اور بُری باتوں کی عادت کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں تمہارا زوال ہے نیکوں کی صحبت اختیار کرو اور نیکی کی عادت ڈالو کیونکہ اس میں تمہارا عروج ہے۔ یاد رکھو بُری کتابوں کے پڑھنے میں تمہارا زوال ہے اس لئے مت پڑھو۔ ہاں۔ اچھی کتابیں پڑھنے میں تمہاری معراج ہے۔ اس لئے مسلم جیسے پرچوں اور کتابوں کا مطالعہ کرو۔ اپنے دوستوں کو بھی فضول خرچی اور چاٹ خوری سے بچا کر ایسے ہی پرچے خریدنے پڑھنے اور ان پر عمل کرنے پر مجبور کرو تاکہ تمہاری معراج ہو اور خدا تمہارے ساتھ ہو۔

عظمت سلطانہ

لطیفے

خلیفہ مامون الرشید کے دربار میں ایک مکار لایا گیا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا خلیفہ نے

ہو زباں میری مگر اس میں ہو گفتار تری
پیر میرے ہوں مگر ان میں ہو رفتار تری
ہوش میں میں نہ رہوں مجھ میں فقط تو ہو جائے
میں کہاں تک رہوں میں ایک من و تو ہو جائے

رفیع الدین
مستعد پورہ

عادت

بچپن میں جو عادت پڑ جاتی ہے ساری عمر رہتی ہے لیکن ابتدائی عمر میں اچھی یا بُری عادت کا احساس نہیں ہوتا جوں جوں عمر گذرتی جاتی ہے عادتیں پختہ ہونے لگتی ہیں اور ان کا اچھا یا بُرا اثر ظاہر ہوتا جاتا ہے اور چند سال کے بعد خراب عادتوں کا چھوٹنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لہذا ہمارے چھوٹے بھائیوں کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ اس پر اچھی طرح غور کریں۔ نیک عادتیں پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی کوشش اور بری عادتوں کو چھوڑنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ بچوں کے ہاتھ پیر ملائم ہوتے ہیں انکے جسم کی رگیں اور پٹھے بہت نرم ہوتے ہیں اور ان کا دماغ یعنی بھیجا بھی نہایت نازک ہوتا ہے جو حرکت وہ کرتے ہیں اس کا اثر ان کے اعصاب پر پڑتا ہے اور اگر وہی حرکت متواتر ہوتی رہی تو اعصاب اس حرکت کو نہایت آسانی سے انجام دیتے ہیں اور ایک قسم کا آرام محسوس کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ رگ و پٹھے اسی حرکت کو خود بخود انجام دینے لگتے ہیں اور زیادہ مدت گذرنے کے بعد وہی حرکت اعصاب پر اس قدر گہرا اثر ڈالتی ہے کہ اگر کوئی شخص بعد میں اس حرکت کے چھوڑنے کی کوشش کرے تو نہیں چھوڑ سکتا اسی طرح دماغ کی حرکت ہر قسم کا اثر قبول کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔

بچے جو باتیں کرتے ہیں اور جس صحبت میں بیٹھتے ہیں ان کا اثر ذہنیتوں پر پڑتا ہے

اور آئندہ زندگی ان ہی تمام ابتدائی خیالات اور نقل و حرکت کا مجموعہ ہوتی ہے۔

اگر کوئی بچہ جھک کر چلنے کی عادت ڈال لیتا ہے تو جوانی میں بھی اس کی چال میں کمر خاص جھکی ہوئی نظر آتی ہے اور بڑھاپے میں تو کمر کا خم بالکل نمایاں ہو جاتا ہے اور شریر بچے "کبڑا کبڑا" کہہ کر پکارنے لگتے ہیں۔ اور تالیاں بجا بجا کر مذاق اڑاتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر ہمارے بچپن میں بھی یہ ہی خراب عادت پڑ گئی تو ہمارے اوپر بھی تالیاں بجائی جائیں گی اور ہمارا بھی اسی طرح مذاق اڑے گا جو بچے شروع ہی سے اپنی عادتوں کا خیال رکھتے ہیں وہ کبھی جھک کر نہیں چلتے بعض لڑکے بُری صحبت میں بیٹھ کر گالیاں دینے کی خراب عادت سیکھ جاتے ہیں۔ اُن کی زبان گالیاں بکنے کی ایسی عادی ہو جاتی ہے کہ اگر کہیں شریف آدمیوں کی مجلس میں جائیں اور اُن سے کسی کو گفتگو کا کرنے کا اتفاق ہو تو خواہ مخواہ زبان سے وہ خراب کلمے نکل جاتے ہیں جو ہر وقت زبان پر چڑھے رہتے ہیں اور ایسے لڑکوں کو بڑی ندامت اٹھانی پڑتی ہے اگر شروع ہی سے زبان کو شستہ اور شائستہ الفاظ کہنے کا عادی بنائیں تو ہمیشہ شریف لائق کہلائیں گے بعض لڑکے صبح کو بہت دن چڑھے اٹھتے ہیں اور تھوڑی دیر کی سستی کی وجہ سے اپنے اندر یہ منحوس عادت پیدا کر لیتے ہیں اسکول کو بھی جانے میں دیر ہو جاتی ہے اور حیلے بہانے پیش کر کے استاد کی مار پیٹ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح جھوٹ بولنے کی بھی عادت ڈال لیتے ہیں اگر استاد کو صحیح واقعہ معلوم ہو گیا تو استاد صاحب اپنی چھڑی سنبھالتے ہیں جس کو بنیۃ الغافلین کہتے ہیں لڑکے کے مکر و فریب کا بھوت اتار دیتے ہیں لڑکوں کو چاہیے کہ علی الصباح اٹھنے کے عادی ہوں اور ہمیشہ چست و چالاک رہیں۔

عادت کا اثر نہ صرف انسان اور حیوانوں پر پڑتا ہے بلکہ ہمارے روزمرہ کے استعمال کی چیزیں بھی اچھے یا بُرے استعمال سے متاثر ہوتی ہیں اگر ہم اپنی شیروانی بجائے کھونٹی پر ٹانگنے کے چارپائی پر ڈالے رہیں گے تو اس میں شکن پڑ جائیں گے اور رفتہ رفتہ اس قدر گہرے ہو جائیں گے کہ جب ہم اس کو پہنیں گے تو وہ لکیروں کی شکل میں چاروں طرف

ہمارے جسم پوصاف نظر آئیں گے اور شیر دانی بد نما معلوم ہوگی جو لڑکے اپنی چیزوں کو صاف ستھری رکھتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اچھی معلوم ہوتی ہیں خرچ بھی کم ہوتا ہے اور ایسے لڑکے اپنے ہم عمر لڑکوں میں ممتاز رہتے ہیں۔

علی شریف
(کندرگ)

نیرنگیٔ تقدیر

جہاں آباد ایک گاؤں کا نام ہے جس کو شاہ جہاں نے آباد کیا تھا۔ اسی گاؤں میں بیگم کا بازار اب بھی مشہور ہے۔ یہیں فرخندہ بیگم کی حویلی بھی تھی جو مسمار ہوگئی اور نہیں معلوم اس کے ساتھ اور کیا کیا منہدم ہوا۔ لیکن بیگم کا بازار اب بھی موجود ہے۔ فرخندہ اور حمیدہ دونوں حقیقی بہنیں اسی محلہ میں رہتی تھیں۔

حمیدہ کے ہاں لڑکی تھی اور فرخندہ کے ہاں ایک لڑکا تھا۔ دونوں بہنوں میں بیٹا بیٹی کا نسبت ہوا۔ مگر منگنی ہوئی تھی نکاح ہونا باقی تھا کہ حمیدہ کے شوہر یعنی ہونے والی دلہن کے باپ کا انتقال ہوگیا۔ اور مفلسی چھاگئی اور ماں بیٹی کی نوبت رفتہ رفتہ یہاں تک پہنچی کہ روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کو محتاج ہو گئے اور بعض مرتبہ کئی کئی دن تک فاقے گزارنے پڑتے۔ مارے شرم کے مجبوراً ان لوگوں نے اس محلہ کو چھوڑ دیا اور دوسرے محلے میں جا بسے۔ افلاس کی مصیبت چھپائے نہیں چھپتی۔ جب کنبہ والوں کو یہ حال معلوم ہوا تو انھوں نے حقیر اور بد قسمت سمجھ کر حمیدہ اور اس کی لڑکی سے تعلقات ختم کر دے۔

برخلاف اس کے فرخندہ کے پاس دولت و عزت کی فراوانی ہوئی اور گھر پر ہاتھی

جھومنے لگا۔ دوپہر کے وقت جب شدت سے گرمی پڑ رہی تھی۔

فرخندہ۔ باریک ریشم کے پردوں اور خس کی ٹٹیوں میں آرام کر رہی تھی! لونڈیاں پنکھے جھلنے میں اور رنگی چھپی والیاں پاؤں دبانے میں مصروف تھیں۔

ایک بڑھیا میلا کچیلا پرقع اوڑھے جس میں پون باندھنے کو جگہ نہ تھی۔ پھٹی پرانی جوتیاں پہنے سپڑ سپڑ کرتے محل میں داخل ہوئی۔ ماماؤں نے روکنے کی بہت کوشش کی مگر وہ یہی کہتی ہوئی اندر گھس گئی کہ فرخندہ کہاں ہے؟ اس کے چیخنے سے فرخندہ بیگم کی آنکھ کھل گئی" دولت کی آگ نے ماں کے پیٹ کو جھلس دیا۔ اور ماماؤں کو بلا کر کہا تم نے کس کی اجازت سے اس کو اندر آنے دیا۔

عورت۔ آپا میں ہوں "حمیدہ" ان بیچاریوں کا کیا قصور میں خود ہی گھس آئی یہ تو منع کرتی رہیں۔

فرخندہ۔ تم تو ہمیشہ کی بدتمیز ہو یہ بھی کوئی آنے کا وقت ہے۔ مفلسی کے ساتھ تمیز بھی غارت ہوئی۔ یہ آپا وہ آپا کیا لگا ئی ہے کہو؟ کس لئے آئی (غصہ سے)

حمیدہ۔ بیگم صاحبہ میں کہتی ہوں کہ تمہاری بہو (حمیدہ کی بیٹی) اب ماشاءاللہ جوان ہو چکی ہے اپنی امانت لے لو اور مجھے چھٹکارا دلوا دو (عاجزی کے انداز میں)

فرخندہ۔ منہ سنبھال کر بات کرو کس کی بہو کیسی بہو۔ کیا برابر والوں (بڑے لوگ) کی لڑکیاں مرگئی ہیں یا میں پاگل ہوگئی ہوں! جو تجھ بھکارن کی لڑکی سے شادی کر دوں۔ جا راستہ لے۔ پھر کبھی ادھر کا رخ نہ کرنا۔

حمیدہ۔ کیا میں کسی اور سے میری لڑکی کا بیاہ کر دوں (روتے ہوئے)

فرخندہ۔ شوق سے منع کون کرتا ہے۔ اپنے ہی جیسا کوئی فقیر قلندر ڈھونڈ لو

حمیدہ۔ خاموش۔ اٹھ کھڑی ہوئی اور سیدھا اپنے گھر کا راستہ لیا۔

زمانہ نے کروٹ بدلی اور چند روز بعد فرخندہ کے شوہر کو بھی موت نے آدبایا اور وہ امارت

جس کے نشے میں فرخندہ اپنے آپ کو بھول بیٹھی تھی۔ ختم ہونے لگی۔

اب ادھر کی سنیے آدھی رات کے سناٹے میں جب حمیدہ اور اس کی جوان بیٹی اپنے ٹوٹے ہوئے گھر میں جس میں چراغ تک جلانے کو نہ تھا خدا کی درگاہ میں سربسجود اپنی حالت پیش کر رہے تھے خداوند تعالیٰ نے آخر ان کی فریاد سن لی اور اپنی رحمت کے دروازے ان پر کھول دیے۔

حمیدہ کے آدھے کواڑ والے گھر پر صدا اس طرح بلند ہوئی۔ "مائی کچھ اللہ کے نام کا"

بڑھیا! یہ سنتے ہی دروازہ پر آئی اور کہا "ہم دونوں ماں بیٹی خود صبح سے بھوکے ہیں۔ اللہ کے نام پر تو جان بھی قربان تھی۔

قلندر بولا - خیر مجھے جو کچھ بھیک ملی ہے وہ کافی ہے لاؤ میں بھی یہیں بیٹھ کر کھاؤں۔ دونوں بھی میرے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ بڑھیا نے قلندر کو اندر بلایا اور تینوں نے ملکر کھانا کھایا۔

بڑھیا نے قلندر سے کہا اب آپ لیٹ جائیے یہ لونڈی (اپنی لڑکی کی طرف اشارہ کرکے) آپ کے پیر دبا دے گی شاید آپ کی دعا سے اس کے دن پھر جائیں اور تقدیر جاگ اٹھے۔ قلندر لیٹ گیا۔ لڑکی نے پاؤں دبانا شروع کیا۔ بڑھیا نے اپنی داستان سنائی چلتے وقت قلندر نے کہا یہ میری بنی ہے میں بھیک مانگ کر اس کا پیٹ بھروں گا۔ صبح کے واسطے یہ بچا کچا کھانا موجود ہے یہ کہکر جھولی الٹ دی بڑھیا نے خدا کا شکر کرتے ہوئے اس کو اٹھا لیا۔ صبح کو بڑھیا اور لڑکی نے کھانا دیکھا تو اس میں ایک اشرفی موجود تھی۔ یہ دیکھ کر دونوں باغ باغ ہو گئیں اور خدا کا شکر ادا کرنے لگیں۔

دوسرے دن پھر آدھی رات کے قریب قلندر آیا اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا کہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ فقیر ٹھہرتا لڑکی پاؤں دباتی چلتے وقت وہ جھولی الٹ دیتا اور چلا جاتا۔

سال ڈیڑھ سال میں حمیدہ کے پاس کئی اشرفیاں جمع ہو گئیں۔ ٹوٹا ہوا مکان بارہ دری ہے اور فقیری تمول سے بدل گئی اور دن عید رات شب برات ہونے لگی

ادھر فرخندہ بیگم شوہر کے وفات کے بعد کچھ ایسی مصائب میں مبتلا ہوئی کہ دانت

کرنے کو تنکا نہ رہا۔ حمیدہ کی کیفیت دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا اور اس کی بیٹی کو بہو بنانے کا ارادہ کیا۔ آخر جس طرح حمیدہ اس کے گھر آئی تھی اسی طرح فرخندہ نے آ کر شادی کی تاریخ مقرر کرنے کی درخواست کی (چونکہ منگنی پہلے ہو چکی تھی)

حمیدہ نے کہا میں تو اپنی بیٹی فقیر کو دے چکی ہوں وہی اس کا باپ ہے اسی کو پورا اختیار ہے میں اب کچھ نہیں کر سکتی۔

فرخندہ بیگم نے اُسی روز جا کر عدالت میں دعویٰ دائر کیا۔

صاحبقران ثانی تخت پر جلوہ افروز تھے اور روساء دست بستہ حاضر تھے۔ دونوں بہنوں کی شکایت سننے کے بعد شاہی الفاظ اس طرح گونجے۔

لڑکی؟ تو اس فقیر کو پہچانتی ہے جس نے تجھ کو بیٹی بنایا

لڑکی۔ جہاں پناہ! میں نے اسکی سال ڈیڑھ سال میں کبھی اس کی "صورت نہیں دیکھی" میں صرف اس کے پاؤں دباتی تھی۔ اس کی پنڈلیاں اگر لاکھ پنڈلیوں میں بھی ہوں تو پہچان لونگی۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر کے تمام قلندر جمع کئے جائیں ایک بھی باقی نہ رہے حکم کی تعمیل ہوئی۔ لڑکی نے تمام قلندروں کی پنڈلیاں دیکھ کر کہا میرے باپ کی پنڈلی ان میں نہیں ہے اب بادشاہ کے حکم سے تمام اراکین دربار نے اپنی اپنی پنڈلیاں دکھائیں مگر لڑکی نے پھر وہی الفاظ کہے۔

تخت طاؤس کے بیٹھنے والے بادشاہ نے کھڑے ہو کر اپنی مبارک پنڈلی کو سامنے کیا اور کہا۔ اب یہ پنڈلی رہ گئی ہے اس کو بھی دیکھ لو۔

لڑکی نے پنڈلی کو غور سے دیکھا اور بوسہ دیا اور جھک کر سینے سے لگا لیا اور کہا۔ "میرے باپ کی پنڈلی یہی ہے"۔

سارے درباری حیران ہو گئے۔

سب نے بادشاہ سے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ جہاں پناہ یہ کیا معاملہ ہے (ادب سے)
بادشاہ نے جواب دیا کہ میں ایک رات آرام سے اپنے بستر پر سو رہا تھا کہ اچانک میرے کان میں یہ الفاظ گونجے کہ اٹھ اپنی غریب رعایا کو دیکھ اسی طرح پورا واقعہ کہہ سنایا۔ اور بڑے دھوم دھام سے اپنی بیٹی کی شادی کسی بڑے امیر سے رچا دی اور کئی ہزار کی جاگیر جہیز میں دی۔ بیچاری فرخندہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔

سید حسین مونگیر

دشمنی اور شرافت

تین لڑکے اکبر، سلیم اور نصیر ایک اسکول میں جہاں دستکاری سکھائی جاتی ہے پڑھتے تھے۔ اکبر بہت عقلمند اور ہوشیار تھا۔ فن نقشہ کشی میں نہایت تیز تھا۔ بہت عمدہ اور خوبصورت تصویریں بناتا۔ اور اُن پر روغن چڑھا دیتا اس لئے اور بھی خوبصورت ہو جاتیں۔ نصیر اور سلیم بھی نقشہ کھینچنا سیکھتے تھے۔ لیکن اُن کی تصویریں کبھی اکبر کی تصویر کو نہیں پہنچتی تھیں۔

اسکول میں ایک دن نمائش کا مقرر تھا جس میں لڑکوں کو انعام بھی ملتا تھا ایک مرتبہ اکبر نے اپنی تصویر کو نمائش میں پیش کیا چنانچہ وہاں اس کی تصویر سب سے بڑھ گئی اور اس کو انعام ملا۔

نصیر کو اکبر کا یہ انعام ملنا بہت ناگوار ہوا اور اسکی یہ کوشش ہوئی کہ میں بھی اچھی اچھی تصویریں بنایا کروں لیکن جب اُسے ناامیدی ہو گئی اور اس نے دیکھ لیا کہ میں کبھی اکبر کی برابری نہیں کر سکتا تو محنت کرنا چھوڑ دی اور اکبر سے اس کی دشمنی ہو گئی اور اُس کے ذلیل کرنے کی ترکیب سوچنے لگا۔

سلیم نے بھی یہ کوشش کرنی شروع کی کہ میں بھی اکبر کی جیسی تصویریں بناؤں اور جان توڑ کر محنت کرنے لگا جیسے جیسے اس کو یہ معلوم ہوتا کہ میں ابھی اکبر کے ساتھ برابری نہیں کر سکتا ویسے ہی وہ اور کوشش کرتا غرضکہ اب اُسے یہ معلوم ہوا کہ جیسی تصویر اکبر پہلے بنایا کرتا تھا ویسی ہی تصویر یہ بناتا ہے اور اُس نے اب یہ ارادہ کر لیا کہ میں آئندہ نمائش میں اپنی تصویر بھی پیش کروں گا۔

خلاصہ یہ کہ نمائش کا دن پھر قریب آگیا سلیم نے بہت محنت سے ایک اچھی اور خوبصورت تصویر تیار کر کے نمائش میں بھیج دی۔

اکبر پہلے ہی سے ایک عمدہ تصویر تیار کر چکا تھا صرف اُس پر روغن چڑھانا باقی رہ گیا تھا لیکن نصیر نے جو ہمیشہ سے اس فکر میں رہتا تھا کہ اکبر کو ذلیل کروں موقع پا کر چند ایسی دوائیں روغن میں ملادیں جو تصویر کو خراب کر دیتی ہیں بیچارے اکبر کو یہ حال معلوم نہ تھا اور اس نے تصویر پر روغن چڑھا دیا اور تصویر ایک دم خراب ہوگئی۔

نصیر کو اپنے اس کام سے بہت خوشی ہوئی لیکن سلیم کو نصیر کی یہ حرکت بُری معلوم ہوئی غرض نمائش کا دن آگیا سب لوگوں نے سلیم کی تصویر کو بہت پسند کیا۔ اور اُسے انعام دیا لیکن اچھے سلیم نے انعام لینے سے انکار کر دیا۔ اور تمام حال اکبر کی تصویر خراب ہونے کا بیان کر دیا۔ سب لوگ سلیم سے بہت خوش ہوئے اور دو انعام دیے۔ ایک اکبر کو دوسرے سلیم کو۔ نصیر کو بہت لعنت ملامت کی گئی۔ اکبر اور سلیم دونوں دلی دوست ہو گئے۔

پیارے بھائیو! دشمنی کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ ہر بات میں سچائی اور شرافت اور سچائی کو اختیار کرو۔

محمد علی شریف کندرگی

سنہری باتیں

(۱) جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو لوگ پوچھتے ہیں کہ دوسروں کے لئے کیا چھوڑا۔ اور مرنیوالے سے فرشتے پوچھتے ہیں تو اپنے لئے کیا لایا۔

(۲) نیک خیالات نور اور روشنی کی طرح دنیا میں پھیل جاتے ہیں

(۳) اپنے تنزل کا احساس کرنا اور اپنے عیب کو دیکھنا بہت بڑا ہنر ہے۔

(۴) کام اس طرح کرو گویا ابھی سو برس زندہ رہوگے مگر عبادت اس طرح کرو گویا کل ہی مر جاؤگے۔

(۵) رات کو قرضدار ہوکر سونے کی نسبت بھوکا رہنا اچھا ہے۔

(۶) کم بولنے والوں کی رائے زیادہ قوی ہوتی ہے۔

(۷) بیکاری مصیبت کی ماں ہے اور محنت آرام کی۔

(۸) کمینہ آدمی دوسروں کو مصیبت میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

(۹) بیکاری انسان کو گناہ اور گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

(۱۰) چغل خور کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا

(۱۱) جاہل کے لئے سب سے اچھی بات خاموشی ہے۔

سمیع اللہ صدیقی ناظم بمبئی

سادہ غذا

حضرت عمر بن عبدالعزیز خلفائے بنوامیہ میں ایک بڑے بزرگ نیک اور متقی و پرہیزگار خلیفہ تھے انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں اپنے خاندان وحکومت کی بہت کچھ اصلاح کی ایک مرتبہ آپ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو اس طرح نصیحت فرمائی کہ ایک روز اپنے خاندان والوں کو اپنے پاس روک لیا اور باورچی سے کہہ دیا کہ آج کھانا پکانے میں دیر کردینا۔ دن چڑھ گیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم کو بھوک معلوم ہورہی ہے کھانا منگوائیے۔ آپ نے فرمایا کہ باورچی نے کھانا پکانے میں دیر کردی ہے ذرا صبر کرو تھوڑی دیر کے بعد وہ بھوک سے زیادہ بیتاب ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جب تک کچھ اور ہی کھاؤ۔ تو انہوں نے کہا کچھ منگوائیے آپ نے کچھ ستو اور کھجوریں منگوادیں چونکہ انہیں بھوک لگ ہی رہی تھی سب نے ستو اور کھجوریں خوب پیٹ بھر کر کھائیں تھوڑی دیر کے بعد باورچی نے آکر کہا کہ کھانا تیار ہوگیا ہے مگر ان سب نے کہا کہ اب تو ہمارے پیٹ بالکل بھرگئے ہیں۔ ہم تو کچھ بھی نہیں کھاسکتے۔ تب عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ جب اس قدر سادہ غذا سے پیٹ بھر سکتا ہے تو زیادہ مزیدار اور اچھی غذائیں کھانے کے لئے آدمی ناجائز طریقہ پر روپیہ کیوں حاصل کرتا ہے۔

عزیز بھائیو۔ آئندہ جب تم کمانے کے قابل ہو تو اچھے اور قیمتی لباس اور عمدہ غذا کیلئے ناجائز طور پر روپیہ حاصل نہ کرنا اس سے زیادہ بہتر اور خدا و رسول کے نزدیک اچھا یہی ہے کہ نیک کمائی کے ساتھ اگر معمولی غذا اور کم قیمت کپڑے میسر آئیں تو وہی اچھے ہیں۔

سوال و جواب

محمد علی صاحب آغاپورہ۔

سوال۔ گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو۔ وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے ایسے شخص کو مبتدع اور بدعتی کہتے ہیں۔ اور جو کوئی شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو رہتا ہے لیکن ناقص مسلمان ہے اُسے فاسق کہتے ہیں۔

محمد قاسم صاحب گھوڑواڑی شریف

سوال۔ اگر مسجد کا امام معین ہو اور جماعت کے وقت اُس سے افضل کوئی شخص آجائے تو امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟

جواب۔ امام معین اس اجنبی آنے والے سے زیادہ مستحق ہے۔ اگرچہ یہ اجنبی شخص امام معین سے زیادہ افضل ہو۔

عبدالرؤف صاحب متعلم بدر بشر شریف۔

سوال۔ اگر غسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگائے یا بارش میں کھڑا ہو جائے اور تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب۔ غسل ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال لے۔

شرف الدین صاحب کنڈلواڑی۔

سوال۔ بعض لوگ خلاف شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے داڑھی منڈاتے ہیں

اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے۔

جواب۔ بالکل غلط ہے یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا ہے۔

عبدالعلیم صاحب قدیم جالنہ

سوال۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

جواب۔ بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے والے اندھے اور ولدالزنا یعنی حرامی کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو اور ولدالزنا عالم اور نیک بخت ہو اور ان سے افضل اور شخص موجود نہ ہو تو ان کی امامت بلاکراہت جائز ہے۔

سید صلاح الدین الغازی

مبلغ اسلام

حضرت علی ابن ابوطالب رض

بچو! آج ہم تمہیں حضرت علی ابن ابوطالب کے متعلق کچھ باتیں بتاتے ہیں۔ دنیا میں وہی لوگ کامیاب زندگی گذار سکتے ہیں جو اپنے بزرگوں کے حالات زندگی کو اپنا "عمل" بنائیں۔ اور ان کی ہر نصیحت پر عمل کریں۔ گزشتہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کے تھوڑے سے حالات سے تمہیں واقف کرایا تھا۔ بڑی بڑی کتابوں میں تو تفصیل سے واقعات پڑھ سکو گے۔

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ نے "اسلام" کے کام کو چلانے کیلئے جن لوگوں کو منتخب کیا ان کو خلفاء کہتے ہیں۔ (خلفاء جمع ہے لفظ خلیفہ کی)

پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔
تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ چوتھے خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(۱) حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا زمانہ سوا دو سال۔	ربیع الاول ۱۱ھ تا جمادی الثانی ۱۳ھ م جون ۶۳۲ء تا اگست ۶۳۴ء۔
(۲) حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ ساڑھے دس سال	۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ تا ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ م اگست ۶۳۴ء تا ۳ نومبر ۶۴۴ء
(۳) حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کا زمانہ بارہ سال۔	یکم محرم ۲۴ھ تا ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ م ۷ نومبر ۶۴۴ء تا جون ۶۵۶ء۔
(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دور خلافت پانچ سال نو ماہ۔	۲۴ ذی الحجہ ۳۵ھ تا ۱۷ رمضان ۴۰ھ۔ م ۲۳ جون ۶۵۶ء تا ۲۵ جنوری ۶۶۱ء

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان کو شیر خدا بھی کہتے ہیں۔

علی نام ہے ابو الحسن کنیت تھی والد کا نام ابو طالب تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
چچا تھے۔ دادا کا نام عبد المطلب تھا۔ ماں کا نام فاطمہ تھا۔ خاندان قریش میں بنو ہاشم سب سے
عزیز خاندان تھا۔ اور خانہ کعبہ کی خدمت کا کام اسی خاندان کے ذمہ تھا۔ حضرت علیؓ "عام الفیل"
کے تیسویں سال یعنی بعثت نبوی سے دس سال پیشتر پیدا ہوئے۔ ابو طالب بڑے بال بچے والے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو بچپن ہی سے اپنی کفالت میں لے لیا تھا۔ حضرت علی
نے آنحضرتؐ کے گھر میں ایک بچہ کی طرح پرورش پائی اور نبی اکرمؐ کی صحبت سے بہت زیادہ فیض پایا۔
جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے (پیغمبر بنائے گئے) آنحضرتؐ نے اپنے خاندان کے
لوگوں کو دعوت پر بلایا اس دعوت میں تبلیغ کی اور لوگوں سے پوچھا کہ اس "حق" کو پہچاننے میں
کون میری بیعت کرتا اور میرا بھائی اور دوست بنتا ہے سب ہی خاموش رہے لیکن حضرت نے
جبکہ دس سال کے تھے آپ نے ہاتھ اٹھایا اور اپنے آپ کو نصرت دین کے لئے پیش کیا۔

بچو یاد رکھو سر نیک کام میں تم کو بھی حضرت علی کی طرح پہل کرنا چاہئے۔

جب تبلیغ ہدایت کا کام بڑھنے لگا اور لوگوں نے آنحضرتؐ کو تکلیفیں پہنچانی شروع کیں تو اللہ نے ہجرت کا حکم دیا۔ آنحضرتؐ کو لوگ امانت دار جانتے تھے اور اپنی اپنی چیزیں آپ کے پاس بطور امانت رکھواتے تھے جب اللہ کے حکم سے ہجرت کرنے لگے تو آپ کو وہ امانتیں واپس کرنی تھیں۔

اس لئے آپ نے وہ حضرت علی کے حوالہ کیں تاکہ وہ امانتیں ان کو لوٹا دیں۔ جن کی امانتیں تھیں لوگ آنحضرت کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے اور آپ کے مکان کو گھیر لیا تھا۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلا دیا اور ہجرت کی۔ گھیرا ڈالے ہوئے لوگوں کے سامنے سے آپ گذر گئے جب آنحضرت کی خوابگاہ پر پہنچے تو آنحضرتؐ کے بجائے علیؓ کو پایا۔

آپ نے سب کی امانتیں واپس کردیں اور مدینہ واپس ہوگئے

ہجرت کے دو سال بعد آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علی سے کردیا۔ اس وقت حضرت علی کی عمر چوبیس سال کی تھی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر انیس[19] بیس[20] سال کی تھی۔ حضرت علی غریبانہ زندگی بسر کرتے تھے مہر اور شادی کے لئے ۴۸۰ درہم، اونٹ اور ڈھال کو فروخت کرکے فراہم کرسکے۔

حسنؓ، حسینؓ اور محسن آپ کے صاحبزادے ہیں محسن کا انتقال بچپن ہی میں ہوگیا۔ رسول اللہ صلعم کی اور کوئی اولاد زندہ نہ رہی اس لئے خاندان سیادت علیؓ اور فاطمہؓ کی اولاد ہی سے چلتا ہے۔

حضرت نے بہت سے بڑے بڑے معرکے فتح کئے آپ کی اس بہادری کی وجہ لا فتیٰ الا علی کا مقولہ مشہور ہے۔ آپ بہت بڑے پہلوان بھی تھے۔ خندق کی لڑائی میں عرب کے مشہور پہلوان عمرو بن عبد ود جس کو اپنی پہلوانی پر بڑا غرور تھا۔ آپ نے اس کو بہت بڑی طرح پچھاڑا اور آپ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ جنگی کارروں میں خیبر کی فتح آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

آپ کے زمانۂ خلافت میں بہت سی اختلافی باتیں پیدا ہو گئی تھیں۔ ان کا حال تم خود بڑی بڑی کتابوں میں پڑھ لینا۔ حضرت علی کی کسی سے لڑائی بھی تھی تو اللہ کی خوشنودی کے لئے ہی تھی۔ ایک بار میدانِ جنگ میں آپ نے ایک کافر کو پچھاڑا اور اس کے سینے پر بیٹھ گئے اور قریب تھا کہ آپ اُس کو قتل کر دیتے اس نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا وہ حیران ہو گیا کہ میں نے تو اس شخص کے منہ پر تھوک دیا ہے یہ مجھے اب سوائے ختم کئے نہیں چھوڑے گا۔

آپ نے اس کو چھوڑ دیا تو اُس نے حیرت سے پوچھا میں نے اتنی بڑی گستاخی کی اور آپ نے مجھے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا اے انسان جب تک تو نے میرے منہ پر نہیں تھوکا تھا میں خدا کے لئے لڑ رہا تھا جب تو نے تھوکا اور میں تجھے قتل کر دیتا تو یہ سمجھ لیا جاتا کہ میں نے تجھے اس لئے قتل کیا کہ تو نے مجھ پر تھوکا ہے اور اپنے نفس یعنے اپنی ذات کی بے عزتی کی خاطر قتل کیا آپ کے اس جواب سے وہ متاثر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔

آپ بہت عبادت گزار تھے۔ بہت متقی تھے۔ سادگی کی انتہا یہ کہ آپ مٹی ہی پر لیٹ جایا کرتے تھے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ابو تراب کے پیارے نام سے پکارا۔ آپ کو ایک شقی ابن ملجم نے جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت زخمی کیا۔ آپ نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ میرے قاتل کو اگر میں مر جاؤں تو قتل کرنا اس وقت تک اس کیساتھ نہایت اچھا سلوک کرنا۔ اچھا کھانا دینا اور اچھی جگہ رکھنا۔ اس ارشاد سے آپ کی دشمن کے ساتھ اچھے سلوک کرنیکا بہترین سبق ملتا ہے۔

معذرت

بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر وقت پر اشاعت نہ ہو سکی اس لئے دو شمارے ایک ساتھ شائع کر رہے ہیں آئندہ سے ہم ہر ماہ ہلال کی پندرہ تاریخ کو پابندی سے شائع کیا کریں گے۔

اچھی اچھی باتیں

حضرت علی شیر خدا کے نصائح

(۱) علم مال سے اچھا ہے علم تمھاری حفاظت کرتا ہے اور تم کو مال کی حفاظت کرنی پڑتی ہے علم حاکم ہے مال محکوم۔

(۲) آپ نے فرمایا دو شخصوں نے میری کمر توڑ دی۔ عالم بے عمل۔ جو شریعت کی ہتک کرتا ہے اور دوسرا جاہل عبادت گذار۔ عالم بے عمل اپنی بداعمالیوں سے لوگوں کو اپنے سے متنفر بنا دیتا ہے۔ علم کو دیکھ کر لوگ اس کے پاس آتے ہیں تاکہ سیکھیں مگر جب اس کی بدروگی کو دیکھتے ہیں تو بغیر کچھ سیکھے اس سے متنفر ہو کر چلے جاتے ہیں۔ جاہل اپنی عبادت گزاری کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ لوگ اس کی عبادت کو دیکھ کر اس کی پیروی کرتے ہیں۔ چونکہ خود نہیں جانتا کہ حلال کیا ہے حرام کیا ہے من مانے کام کرتا ہے لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔

بچو علم سیکھو۔ عالم باعمل بنو۔

(۳) جو شخص اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ شرمندگی اٹھاتا ہے۔

(۴) جو شخص تیرے عیب بتائے اس نے تیری خیر خواہی میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی

(۵) وہ شخص بڑا نادان ہے جو دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھتا ہے۔

(۶) عقل جس سے تو ہدایت و گمراہی میں تمیز کر سکے نہایت کامل عقل ہے۔

تبصرہ

کل ہند حریم ادب

اقبال منزل
اچھرہ لاہور

یہ ایک انجمن ہے جس میں کم عمر اردو لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تاکہ وہ زبان اردو کی ترقی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں۔ آجکل بعض لوگوں کی طرف سے جو اردو دشمنی ہو رہی ہے وہ ظاہر ہے اس کے باوجود اردو ہندوستان میں شمال سے جنوب تک بولی اور سمجھی جاتی ہے اور اس کی جڑیں اتنی مضبوط ہو چکی ہیں کہ صفحۂ ہستی سے ان کا مٹانا ناممکن ہے پھر بھی چند کوتاہ اندیش لوگ اس زبان کو برباد کرنے کی نازیبا کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں اردو کے شیدائیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان مخالفین کی کوششوں کے خلاف قدم اٹھائیں ہم سمجھتے ہیں کہ مولوی عبدالباسط صاحب نعیم و مولوی محمد اقبال صاحب کی کوششیں انجمن کل ہند حریم ادب کے لئے ایک موثر اقدام ہیں۔ اور ہم تمام اردو دوست احباب سے گزارش کرتے ہیں وہ اس انجمن کے ممبر بن جائیں اور جس قدر خدمت ہو سکے انجام دیں اس کے لئے قواعد و ضوابط کی علٰحدہ کاپیاں طبع کی گئی ہیں جو انجمن کے دفتر سے مل سکتی ہیں آخر میں ہم ایک اہم اپیل اخباروں و رسائل سے کرتے ہیں کہ وہ اس انجمن کی تشہیر میں حصہ لیکر انجمن کی مضبوطی کا سامان مہیا کریں۔

بچوں کی مسلم لیگ برادری کے نئے ممبر

اس سلسلہ نمبر کو اپنا لیگ نمبر تصور فرمائیے

(۱) میر اقبال علی مکان میر جمشید علی صاحب اڈوکیٹ (۲) عبدالقیوم ولد عبدالرحمٰن صاحب رسالہ عبداللہ

(۳) محمد اسلم خاں ولد ہوشدار خاں صاحب یاقوت پورہ (۴) عبدالحفیظ ولد عبدالحکیم صاحب لال دروازہ

(۵) محمد شریف اللہ خاں ولد محمد نصر اللہ خاں صاحب گلبل گوڑہ۔

(۶) سید رحمت اللہ ولد ابوالحسن سید طیب صاحب ایڈوکیٹ بیت الخیر ملک پیٹھ

(۷) سید محمد کریم الدین ولد سید مصطفےٰ صاحب فتح بیڑی فیاکٹری نام پلی

(۸) سید حسین ولد سید جمال صاحب چمن گولی گوڑہ (۹) سید نظیر حسین ولد سید نور الدین علی مرحوم حسینی منزل گانہ جاگہ

(۱۰) محمد احمد علی مرشد کوٹلہ احسن اللہ خاں۔

(۱۱) سید امین الدین ولد سید مصطفےٰ صاحب فتح بیڑی فیاکٹری نام پلی۔

(۱۲) علی شریف ولد امام شریف صاحب مدرسہ عربیہ دارالسلام کاروم پیٹھ جرچرلہ

(۱۳) محمد فضل خاں ولد سلطان احمد خاں مبارک منزل رام کوٹ۔

(۱۴) شیر محمد خاں ولد سردار خاں مدینہ مسجد قدیم جالنہ (۱۵) میر شرافت علی ولد میر امداد حسینی صاحب تعلقہ دیور کنڈہ

(۱۶) سید باقر حسین صاحب صفوی ولد سید نور الدین علی گارڈ جاگیر (۱۷) عبدالرشید ولد عبدالوحید صاحب شاہ علی بنڈہ

(۱۸) عبدالحامد ولد عبدالرحمٰن صاحب مغل پورہ (۱۹) خواجہ علی ولد ابراہیم علی صاحب چنچلگوڑہ

(۲۰) کاظم الدین ولد رفیع الدین صاحب اعظم پورہ۔

(۲۱) خواجہ بشیر الدین ولد خواجہ بہاء الدین صاحب کمان سحر باطل۔

(۲۲) خادم حسین ولد علی حسین حسینی محلہ۔ (۲۳) محبوب صاحب ولد دادے صاحب گوشہ محل

(۲۴) عبدالشکور ولد عبدالرحیم صاحب بازار گھانسی (۲۵) رضی احمد ولد فرید احمد صاحب نام پلی۔

(۲۶) محمد احمد علی ولد محمد ہاشم علی صاحب جلو خانہ صمصام الدولہ (۲۷) سلیم فاروق ولد محمد اسلم صاحب تسلیم حیدر گوڑہ

(۲۸) نسیم قریشی ولد عبدالستار قریشی کشمنڈی (۲۹) کریم الدین ولد قاضی خیر الدین صاحب ٹیکمال

(۳۰) کمال خاں ولد رحمان خاں صاحب رزاق پورہ (۳۱) عبدالسلام ولد عبدالسبحان منڈی محلہ میسور

(۳۲) عبدالقدیر ولد غوث محی الدین صاحب لال ٹیکری (۳۳) منظور محمد ولد نعیم الحسن صاحب آمبور

(۳۴) خواجہ نواب ولد محمد شریف صاحب مولن روڈ مدراس (باقی آئندہ)

بچوں کی مسلم لیگ برادری میں شرکت کا کوپن

نام مع ولدیت :

جماعت مدرسہ

پتہ مکمل

میں عہد کرتا ہوں کہ "مسلم لیگ" برادری کے پیام کو گھر گھر پہنچاؤں گا اور اس کے قواعد کی پوری پابندی کرونگا۔

دستخط

قواعد "مسلم" لیگ برادری کے شرکت کے کوپن کے ساتھ بچوں کے مضمون یا نظم وغیرہ کا آنا ضروری ہے ورنہ کوپن قبول نہیں کئے جائیں گے۔

(۱) صرف وہی بچوں کے مضامین یا نظم وغیرہ شائع کئے جائیں گے جو "مسلم" لیگ برادری کے رکن ہوں۔

(۲) "مسلم" لیگ برادری کے مطبوعہ کوپن ہی قابل قبول ہوں گے۔

(۳) "مسلم" لیگ برادری میں ہر ماہ نئے شریک ہونے والے بچوں کے نام لیگ نمبر کے ساتھ ساتھ رسالہ "مسلم" میں شائع کئے جائیں گے۔

(۴) "مسلم" لیگ برادری کے اس رکن کو جو چار خریدار بنائے رسالہ مسلم سال بھر مفت جاری رہیگا۔

(۵) "مسلم" لیگ برادری کے رکن کو بوقت خط و کتابت لیگ نمبر کا لکھنا ضروری ہوگا۔

(۶) "مسلم" لیگ برادری کے شرکت کے کوپن کے ساتھ (۱/) کا ٹکٹ بھیجنا لازمی ہوگا۔

(۷) "مسلم" لیگ برادری میں بچے بلا امتیاز مذہب و ملت شرکت کرسکتے ہیں۔

(۸) تمام مضامین وغیرہ ہر ماہ بالائی کی ۲۰ تاریخ تک دفتر رسالہ "مسلم" خلد گلبرگہ پر آنے چاہئیں۔

مبلغ تیس روپیے کے نقد انعامات کی تقسیم

صحیح حل آسان معمہ نمبر (۴۳)

۳ ج		ط	ب	ر	ب
گ	۴ س		ا		چ
ر	ا	۶ ع	ز	۵ م	پ
	ز	ل		ں	ن
۸ ھ		م	۷ ز		
م	ح		ر	ا	۹ ز

عظمت سلطانہ بنت شرف النساء بیگم متعلمہ مدرسہ شرف النسوان مراد نگر کو پہلا انعام صحیح حل پر مبلغ ۱۵ روپے دیا گیا۔

دوسرا انعام مبلغ دس روپیے ایک غلطی والے دس حلوں پر بحساب ایک روپیہ فی حل تقسیم کیا گیا۔

نوید مصطفٰے بمکان مرزا احمد بیگ صاحب برکت پورہ۔ محمد ریاست علی صاحب بمکان محمد محبوب علی صاحب وکیل کنڈلواڑی۔ شاہدہ بیگم بمکان نمبر ۱۰۳۴ جدید ملے پلی۔ عبد الکریم نمبر ۱۳۶۵ مغل پورہ۔ فصیح الدین نمبر ۱۲۲۵ بازار عیسیٰ میاں عبد السلام نمبر ۲۰۵ چپل بازار۔ عبد الرحمن نمبر ۳۲۶ رسالہ عبد اللہ۔ محمد قاسم نمبر ۱۳۰۱ برکت پورہ۔ اقبال احمد صاحب نمبر ۵۴۲ بیگم بازار۔ خواجہ معین الدین نمبر ۱۰۳ نام پلی۔

تیسرا انعام مبلغ پانچ روپے۔ دو غلطی والے ۱۸ حلوں پر بحساب ۴ر کے ٹکٹ فی حل روانہ کئے گئے۔

محمد عثمان علی صاحب بمکان محمد محبوب علی صاحب قادری وکیل کنڈلواڑی۔ بدر الاسلام صدیقی بتوسط محمد عثمان صاحب ایڈوکیٹ عثمانیہ لاج کوچہ مقرب جنگ۔ علی احمد صاحب مکان نمبر ۱۰۳۴ جدید ملے پلی۔ مبارک بیگم مکان نمبر ۱۰۳۴ جدید ملے پلی رضی احمد مکان نمبر ۱۰۳۴ جدید ملے پلی۔ شاہ جہاں مکان نمبر ۱۰۳۴ جدید ملے پلی۔ عبد الرؤف مکان نمبر ۱۲۵۶ چوڑی بازار آغا میاں بتوسط تحصیلدار صاحب گارلہ جاگیر۔ نصیر الدین مکان نمبر ۱۲۵۵ ۔ حیدر گوڑہ کاظم علی نمبر ۸۰۱ خیریت آباد عبد الخالق صاحب کوٹلہ احسن اللہ خاں۔ محمد حنیف صاحب نمبر ۱۲۵۶ چوڑی بازار۔ عبد العلیم صاحب نمبر ۱۲۵۶ چوڑی بازار۔ قاسم علی نمبر ۱۲۵۶ چوڑی بازار۔ حنیفہ بیگم نمبر ۳۴۵ سلطان شاہی۔ قادر حسین مکان نمبر ۲۱۱ دریچہ تا۔ عبد الحسین مکان نمبر ۳۱۶ درگاہ برہنہ شاہ صاحب۔ خورشید علی نمبر ۱۲۹۶ چوڑی بازار۔

آسان معمہ نمبر ۲

اوپر سے نیچے

(۱) ایک خلیفہ کا نام

(۲) اللہ بڑا ۔۔ ہے

(۳) ایک رنگ

(۴) ایک قسم کی دھات

(۵) ایک سمت

(۶) ملک کا نام

(۷) اردو کا اسم اور فارسی کا امر

دائیں سے بائیں

(۱) بستی دنیا

(۵) انسان کو اس سے زیادہ رغبت ہوتی ہے۔

شرائط

(۱) اسے "مسلم" کا ہر پڑھنے والا مفت بھر کر بھیج سکتا ہے۔

(۲) صرف مطبوعہ کوپن ہی قابل قبول ہوں گے۔

(۳) حل روشنائی سے خوشخط لکھا جائے۔

(۴) تمام حل ۵ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ تک دفتر ماہنامہ مسلم کے پتہ پر آجانے چاہیں۔

(۵) صحیح حل اور انعام پانے والوں کے نام ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ کے ماہنامہ مسلم میں شائع کئے جائیں گے۔

(۶) صحیح حل وہی تسلیم کیا جائے گا جو ایڈیٹر کے حل کے مطابق ہو۔

(چار مینار پریس میں طبع ہوا)

دنیائے خوشبو کی امتیازی مصنوعات

عطر جناح

رجسٹرڈ

بالکل انوکھی خوشبو

بھی بے مثل ہیں

ہمیشہ

جناح سینٹ

رجسٹرڈ

اور پائیداری میں

دوسروں پر ان کو

ترجیح دیجئے

عطر جناح

پیکیٹ کلاں عا/ خورد ۶/

جناح سینٹ

پیکیٹ کلاں عا/ خورد ۶/

روح تازہ کمپنی چمن گول گوڑہ حیدرآباد دکن

شاخ مچھلی کمان